نوائے افغان جہاد

ذوالحجہ ۱۴۳۸ھ، محرم ۱۴۳۹ھ ستمبر ۲۰۱۷ء

”اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے پروردگار! ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما“۔

برمـــا

خلیفۃ الرسول، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خطاب

حضرت عبداللہ بن عکیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''میں تمہیں اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ سے ڈرو اور اللہ کی شایانِ شان تعریف کرو اور اللہ کے عذاب کا خوف تو ہونا ہی چاہیے لیکن ساتھ کے ساتھ اس کی رحمت کی امید بھی رکھو...... اللہ سے خوب گڑگڑا کر مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کی قرآن مجید میں تعریف فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَباً وَرَهَباً وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ

''یہ سب نیک کاموں میں دوڑتے تھے اور امید و بیم کے ساتھ ہماری عبادت کیا کرتے تھے اور ہمارے سامنے دب کر رہتے تھے''......

اے اللہ کے بندو! تم یہ بھی جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حق کے بدلہ میں تمہاری جانوں کو گروی رکھا ہوا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ نے تم سب سے پختہ عہد کیا ہوا ہے اور اس نے تم سے (دنیا کے) تھوڑے اور ختم ہو جانے والے مال اور سامان کو (آخرت کے) زیادہ اور ہمیشہ رہنے والے اجر کے بدلہ میں خرید لیا ہے۔ یہ تم میں اللہ کی کتاب ہے جس کے عجائب ختم نہیں ہو سکتے اور اس کا نور کبھی بجھ نہیں سکتا لہٰذا اس کتاب کے ہر قول کی تصدیق کرو اور اس سے نصیحت حاصل کرو اور اندھیرے والے دن کے لیے ان میں سے روشنی حاصل کرو...... اللہ تعالیٰ نے تمہیں صرف عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور لکھنے والے کریم فرشتوں کو تم پر مقرر کیا ہے جو تمہارے ہر فعل کو جانتے ہیں...... اے اللہ کے بندو! یہ بھی جان لو کہ تم صبح اور شام اس موت کی طرف بڑھ رہے ہو جس کا وقت مقرر ہے لیکن تمہیں وہ بتایا نہیں گیا، تم اس کی پوری کوشش کرو کہ جب تمہاری عمر کا آخری وقت آئے تو تم اس وقت اللہ تعالیٰ کے کسی عمل میں لگے ہوئے ہو اور ایسا تو تم صرف اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی کر سکتے ہو...... لہٰذا عمر کے پورے ہونے سے پہلے تمہیں جو مہلت ملی ہوئی ہے اس میں نیک اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو ورنہ تمہیں اپنے برے اعمال کی طرف جانا پڑے گا کیوں کہ بہت سے لوگوں نے اپنے آپ کو بھلا رکھا ہے اور اپنی عمر دوسروں کو دے دی ہے یعنی اپنے ایمان و عمل کی انہیں کوئی فکر نہیں۔ میں تمہیں ان جیسا بننے سے سختی سے روکتا ہوں، جلدی کرو کیونکہ تمہارے پیچھے موت کا فرشتہ لگا ہوا ہے جو تمہیں تیزی سے تلاش کر رہا ہے، اس کی رفتار بہت تیز ہے!!!''

(رواہ حاکم، بیہقی وابن ابی الدنیا)

بسم الله الرحمن الرحيم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۱۰، شمارہ نمبر ۹

محرم ۱۴۳۹ھ — ستمبر 2017ء

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جہاد جاری رہے گا، جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے یہاں تک کہ میری امت کے آخری لوگ دجال سے لڑیں گے، کسی ظالم کا ظلم اور کسی عادل کا عدل جہاد کو نہیں روک سکے گا''(ابو داؤد)

اس شمارے میں

اداریہ		
تزکیہ و احسان	ذکر اللہ اور اطمینانِ قلب	۴
دروس حدیث	توحید باری تعالیٰ۔۔ سلسلہ دروس احادیث	۷
نشریات	اللہ تعالیٰ کی نصرت تقویٰ اور شریعتِ مقدسہ پر عمل کرنے سے ملتی ہے	۱۰
	لائحہ عمل۔۔ جماعۃ قاعدۃ الجہاد برصغیر	۱۲
	پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا!	۱۷
	النفیر بلیٹن	۲۶
یوم تفریق	گیارہ ستمبر کے مبارک غزوات کے بعد شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کا اہم خطاب	۲۷
	معرکہ گیارہ ستمبر سے متعلق شبہات کا ازالہ	۳۳
	امتِ مسلمہ پر معرکہ گیارہ ستمبر کے فیوض و برکات	۳۶
	امریکہ کی عالمی طاقت کے زوال میں القاعدہ کا کردار	۳۷
	۲۰۰۱ء میں ۱۱ ستمبر کا دن	۳۸
فکر و منہج	وادیٔ پُر خار	۳۹
	اسلامی نظام کے لیے مسلح جدوجہد	۴۱
مہاجر کے لیے جائے پناہ، انصار کی بستی	نصرتِ دین کے امین۔۔ انصار	۴۴
پاکستان کا مقدر۔۔ شریعتِ اسلامی کا نفاذ	خیالات کا ماہنامچہ	۴۸
	خدمات برائے صلیب کا صلہ	۵۰
	مجاہدین کے ساتھ پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کا ''تعاون''!	۵۶
	ذلتوں بھری تصویریں!	۵۹
	ہم ایک ہیں، ہم ایک ہیں!!!	۶۰
	یہ خونِ خاک نشیناں تھا۔۔	۶۲
	بلوچستان میں فوج منشیات کے کاروبار کا سب سے بڑا حصہ دار بن چکی ہے	۶۵
وادیٔ جنت نظیر	انھیے انکار کریں!	۶۶
جرح الامۃ	برما پکار رہا ہے!	۶۸
	برما۔۔ وہ زخم جو بھلا دیا گیا	۷۰
	اراکان مدد کے لیے پکار لگا رہا ہے۔۔ ہے کوئی جواب دینے والا!	۷۳
	برما۔۔ مظلومیت کے اندھیرے 'جہاد فی سبیل اللہ' ہی سے چھٹیں گے!	۷۵
	برما۔۔ ایک رستا زخم ہے امت کا!	۷۸
	قنوتِ نازلہ سے پہلے۔۔	۸۲
	کوئی فکر نہیں!!!	۸۳
	یہ عبرت کی جا ہے	۸۴
افغان باقی کہسار باقی	خاندانِ حقانی۔۔ سعادت و شہادت اور عزت و شرف کی روایتوں کا امین	۸۶
	ٹرمپ کی پالیسی اور امارت اسلامیہ کی حکمتِ عملی	۸۹
	افغان فوج کی بڑھتی ہوئی ہلاکتیں۔۔!!!	۹۲
	کو دے کا جو اس آگ میں۔۔ کامیاب ہو جائے گا	۹۴
افسانہ	مسافرانِ نیم شب	۹۵

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

nawai.afghan@tutanota.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawai-afghan.blogspot.com

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع 'نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

ہم تم سے یونہی ٹکراتے رہیں گے!!!

اسلامی لشکروں کے اقدامی و دفاعی دونوں طرح کے جہاد کی تاریخ تیرہ صدیوں پر محیط ہے کہ جب عساکرِ اسلام نے مشرکین، ملحدین، یہود، نصاریٰ اور مجوس کے خلاف پیہم جہاد کیا... سقوطِ خلافت کے بعد امت کا مرکزی شیرازہ بکھرا تو عبادتِ جہاد 'جس کی بدولت دنیا بھر کا کفر صدیوں تک مغلوب رہا' سے بھی امت نے منہ موڑلیا اور کئی دہائیوں تک غفلتوں میں گزار کر جہاد کا دینی فریضہ بھلائے رکھا... جس کے بھیانک نتائج امت کو جابجا بھگتنے پڑے اور بحیثیت مجموعی امت تاحال ان نتائجِ بد کا شکار دکھائی دیتی ہے... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تنبیہ کے مطابق کہ

> ''جب تم بیع عینہ کرنے لگو گے، گائے بیلوں کے دُم تھام لو گے، کھیتی باڑی میں مست و مگن رہنے لگو گے، اور جہاد کو چھوڑ دو گے، تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط کر دے گا، جس سے تم اس وقت تک نجات و چھٹکارانہ پاسکو گے جب تک اپنے دین کی طرف لوٹ نہ آؤ گے''۔(ابوداؤد)

اس ذلت کو امت مسلمہ نے گزشتہ ایک صدی میں خوب بھگتا ہے... تاہم ۷۰ء کی دہائی میں اللہ تعالیٰ کا امت پر فضل ہوا کہ ''دین کی طرف لوٹنے'' یعنی جہاد فی سبیل اللہ کے میدان میں اترنے کے نتیجے میں امت کو اُس مہیب آزمائش سے نجات ملی جسے دنیا کمیونزم کے نام سے جانتی تھی... یہ اللہ تعالیٰ کی ہی ترتیب اور حکمتِ خاص تھی کہ جس کے تحت جہادی کاررواں دوبارہ سے رواں دواں ہوئے... امت میں جہادی بیداری کے نتیجے میں ایک سرکش ''سپرپاور'' کو شکست ہوئی اور زمین پر فساد برپا کرنے والی شیطانی قوتوں میں سے ایک نے اپنے گھر کی راہ لی... مجاہدین نے اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے سوویت روس کے خلاف اُس وقت جہاد کا عَلم بلند کیا جب روس جیسی جابرانہ طاقت کے خوف سے صلیبی امریکہ اور پورے یورپ کی بھی گھگی بندھی ہوئی تھی... حالت یہ تھی کہ امریکہ ''بہادر'' اور یورپی طاقتیں 'روس کے خلاف ''گرم محاذ'' سجانے کے تصور سے ہی کانپ جاتی تھیں اور اپنی ساری توانائیوں کو ''کولڈ وار'' تک محدود کیے ہوئے تھیں جب کہ آدھے یورپ کو کمیونسٹ نظریات ہڑپ کر چکے تھے... لیکن مجاہدین نے اللہ رب العزت کی مدد سے کئی سال تک دَرّے کی رائفلوں اور توڑے دار بندوقوں کے ذریعے سوویت روس کو افغانستان میں زخم زخم کیا... اس وقت امریکی و یورپی دماغ حیران و ششدر انداز میں، دَم سادھے اور مبہوت کھڑے 'سرخ ریچھ' کے خلاف مجاہدین کی معرکہ آرائیاں دیکھ رہے تھے...

یہ سب دفاعی جہاد کا نتیجہ تھا کہ جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجرمین کے ایک بڑے سردار کی ''چودھراہٹ'' کا خاتمہ فرمایا... لیکن ابلیس نے اپنے لشکروں میں سے ایک کو مات کھاتے دیکھا تو اپنے دوسرے لشکروں کو آگے کر دیا... شیطان نے اپنے دیگر 'اولیاء' کو ''نیو ورلڈ آرڈر'' کے جھنڈے تلے مجتمع کیا، امریکہ کے یہودی و صلیبی مفکرین نے ''دی اینڈ آف ہسٹری'' اور ''یونی پولر ورلڈ'' کے نظریات کو عام کیا... اب مجاہدین کے سامنے بھی ایک نیا چیلنج تھا اور وہ چیلنج لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰه کی منزل کی رکاوٹ بنا ہوا صلیبی و صیہونی امریکہ، اُس کا اتحادی پورا صلیبی یورپ، اُن کی جدید ترین ٹیکنالوجی، آلاتِ حرب و ضرب کی فراوانی اور اُن کی مضبوط ترین معیشتیں تھیں... اس سب پر یہ مشکل مستزاد تھی کہ سوویت یونین کی طرح یہ شیطانی قوتیں براہ راست میدان میں موجود نہیں تھیں کہ اِن سے مجاہدین آمنے سامنے دو دو ہاتھ کرتے... بلکہ دنیا کے نئے ''ارباب'' کی مضبوطی کو قائم رکھنے کے لیے شیطان نے اُنہیں یہ سبق ازبر کروادیا کہ اپنے ایجنٹوں، غلاموں اور زر خرید نظاموں کے ہاتھ مضبوط کرو اور اُنہی کے ذریعے امت مسلمہ کی گردنوں پر سوار رہو... اب ابلیس کے یہ لشکر بحر اوقیانوس اور بحیرہ روم کے پار بیٹھ کر اپنے ان غلاموں اور جنگی ٹیکنالوجی کے زور پر مسلمانوں کو تاراج کر رہے تھے...

ایسے میں امت کے حق میں اللہ تعالیٰ کی وہی ترتیب اور حکمتِ خاص روبہ عمل آئی اور اُس کے لشکروں میں سے ایک لشکر نے کفر کے سردار، ہبلِ عصر امریکہ کے خلاف دفاعی نہیں بلکہ اُس کی اپنی سرزمین پر اقدامی معرکہ لڑ کر اُسے عسکری و معاشی طور پر نا صرف بُری طرح گھائل کیا بلکہ اُسے اپنی بل سے نکال کر اپنے ہی چنیدہ اور منتخب میدانوں میں لے آئے کہ دوبدو مقابلہ ہو اور شر و فساد کے اس منبع کے سر کو کچل کر اُسے معاشی و عسکری طور پر اس قدر مضمحل کر دیا جائے کہ اُس کی بھاری بھرکم اور جدید ٹیکنالوجی ہی اُس کے لیے وبالِ جان بن جائے اور اُس کی معیشت کے مضبوط قلعے خود اُسی پر آ گریں! اللہ کے اس لشکر کے سپاہی کون ہے؟ جی ہاں! محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے جیوش کو اللہ تعالیٰ نے اس توفیق سے نوازا کہ وہ امریکی طواغیت کے غرور و تکبر اور کبر و نخوت کو خاک میں ملائیں... اُسے ایک ضرب تو ایسی بھیانک لگائیں کہ وہ تلملا اور بلبلا کر نکلے اور بدلے کی آگ میں ایسا جلے کہ اپنے پورے کروفر کے ساتھ "This is Crusade" کی ہانک لگاتا ہوا نکلے... پھر مجاہدین اُسے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے مسلسل تازیانے لگا لگا کر اس قدر نڈھال و بے حال کر دیں کہ "نیو ورلڈ آرڈر" کو پوری دنیا میں نافذ کرنے والا اور "دی اینڈ آف ہسٹری" کے غرے میں مبتلا طاغوت' بے بس ہو کر دھڑام سے گر جائے! یہ معرکہ گیارہ ستمبر کے شہدا کی قربانی بھی ہے اور کرامت بھی! وہ نوجوان جن کے کردار اور رعنائیوں سے متعلق شاعر نے کہا

شباب جس سے تخیّل پہ بجلیاں برسیں
وقار، جس کی رفاقت کو شوخیاں ترسیں

لیکن یہ اللہ والے اس شباب اور وقار کو اللہ کی راہ میں کھپا گئے... جب دنیا کے حریص اور دو دو ٹکے کے لیے ایمان و غیرت بیچنے والے اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الأَرْضِ کی تصویر بنے ہوئے تھے، اُس وقت یہ نوجوان اٹھے اور مَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ قَلِيلٌ کہتے ہوئے عالمی کفر کے سردار کا سر کچلنے کو نکل کھڑے ہوئے... بلاشبہ صرف ایک اللہ رب العالمین کی نصرت کی بدولت معرکہ گیارہ ستمبر کے جاں بازوں کی لگائی گئی عظیم ضرب نے تاریخ انسانی کی سفاک ترین طاقت' ہبلِ عصر امریکہ کو ہمیشہ کے لیے تاریخ کے صفحات میں دفن کرنے کے عمل کا آغاز کیا اور ایسا بہترین آغاز کہ اس کے اولین مراحل میں ہی منزلِ مقصود کے آثار صاف دکھائی دینے لگے... یہ اللہ تعالیٰ ہی کا احسان ہے کہ اُس نے محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی حکمت عملی اور تدبیر میں اس قدر برکت ڈالی کہ اُس کے نتائج آج پوری دنیا کے سامنے ہیں... الحاد و لادینیت کو دنیا میں پروان چڑھانے والوں کی ہوا اکھڑ رہی ہے... کفر کی شان و شوکت روبہ زوال ہے... مضبوط معاشی قلعوں میں شگاف پڑ چکے ہیں... ہیبت ناک اسلحہ اور جدید ترین ٹیکنالوجی کا رعب اُٹھ چکا ہے اور اب وہ دن بھی دنیا کے سامنے آئیں گے کہ عالمی کفر کا سرغنہ اپنے ہی بوجھ تلے آ کر اپنے پورے کفریہ و طاغوتی نظام سمیت دفن ہو جائے گا، باذن اللہ...

امریکہ کی فرعونیت کے دن گنے جا چکے ہیں... اور 'فراعین' کی تو تاریخ ہے کہ جب اِن کے دن پورے ہونے کے قریب ہوتے ہیں تو اپنے ظلم و جور اور سرکشی و عدوان میں انتہاؤں کو جا چھُوتے ہیں... پھر اللہ تعالیٰ کے فیصلے صادر ہوتے ہیں اور فراعین کی نابودی کے بعد اللہ کا قرآن اعلان کرتا ہے:

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ٥ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ٥ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ٥ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ٥ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ٥ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ٥ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ٥ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ٥

☆☆☆☆☆

ذکر اللہ اور اطمینانِ قلب

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہ

اللہ کے دو حق:

ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ عبادت تو اللہ تعالیٰ کی محبت کا حق ہے مگر گناہ سے بچنا اللہ تعالیٰ کی عظمت کا حق ہے۔ حق دو ہیں، ایک محبت کا حق اور ایک عظمت کا حق۔ محبت کا حق ہے نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور جو بھی احکام ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کا حق یہ ہے کہ ہم ان کو ناراض نہ کریں۔

اہل اللہ کی صحبت:

لیکن اللہ کی ناراضی سے بچنے کے لیے اور تقویٰ کے لیے جب تک ہم اللہ والوں کی اور اہل تقویٰ کی صحبت اختیار نہیں کریں گے، ہمت نہیں ہو گی۔ یہ نسخہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے، عبادت کرنا آسان ہے لیکن تقویٰ اختیار کرنا اور گناہ چھوڑنا، جب تک تقویٰ والوں کے ساتھ نہ رہو گے گناہ چھوڑنے کی ہمت نہیں پاؤ گے۔ کونوامع الصدقین کی تفسیر علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی میں فرمائی ہے کہ اللہ والوں کے ساتھ رہو تاکہ تقویٰ والے ہو جاؤ۔ عبادت سے ولی اللہ نہیں ہو سکتے جب تک تقویٰ نہ ہو۔ ان اولیاء ہ الا المتقون۔ جب تک متقی نہیں بنو گے ہم تم کو ولی نہیں بنائیں گے۔ لاکھوں حج کر لو لیکن جب تک گناہ نہیں چھوڑو گے ہمارے ولی نہیں ہو سکتے۔ ہماری ولایت حج عمرہ اور تسبیحات سے نہیں تقویٰ سے ملے گی اور تقویٰ ملے گا اہلِ تقویٰ کی صحبت سے۔

اہل اللہ کے پاس کتنا رہے؟

لیکن کتنا رہے اللہ والوں کے پاس؟ روح المعانی میں لکھا ہے کونوامع الصدقین کی تفسیر میں کہ خالطوھم لتکونوامثلھم اتنے دن رہو اللہ والوں کے پاس کہ تم بھی ان ہی جیسے ہو جاؤ۔ دیکھئے نمک کی کان میں ایک گدھا گر گیا، کچھ دن بعد وہ نمک بن گیا، صحبت کا اثر ہوا یا نہیں؟ تو اگر ہم نالائق بھی ہیں، انسانیت کے لحاظ سے پست ہیں لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ تفسیر روح المعانی کی روشنی میں عرض کرتا ہوں کہ کسی اللہ ولاے کے پاس کچھ دن رہ لو تو ہمارا نالائق نفس لائق ہی نہیں ولی اللہ بھی ہو جائے گا۔ کونوامع الصدقین کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا لہٰذا بغیر معیتِ صادقین کے کوئی ولی اللہ نہیں ہو سکتا۔

ایک شرط:

مگر ایک شرط ہے۔ گدھا نمک کب بنتا ہے؟ جب تک سانس لیتا رہتا ہے اس وقت تک نمک نہیں بنتا، گدھے کا گدھا ہی رہتا ہے۔ جب مر جاتا ہے تب بنتا ہے۔ ایسے ہی نفس کو جب مٹا دو گے تب ولی اللہ بنو گے۔ جب تک نفس کو زندہ رکھیں گے نالائق ہی رہیں گے۔ گدھا سانس لیتا رہے اور نہ مرے تو نمک نہیں بنے گا۔ مگر مٹانا بھی اللہ والوں کی صحبت میں رہنے سے ہی نصیب ہو گا۔

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کا ملفوظ:

بڑے شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اے مولوی حضرات! اے علما حضرات! مدرسوں سے نکل کر فوراً مسجد کے منبر پر مت بیٹھو۔ کچھ دن اللہ والوں کی صحبت میں رہ لو۔ اخلاص، احسان حاصل کر لو پھر ان شاء اللہ تمہارا منبر ہو گا، جب دردِ دل عطا ہو جائے گا تو منبر تمہارا ہو گا۔ اشک بار آنکھوں سے تڑپتے ہوئے دل سے تمہارا بیان ہو گا۔ ان شاء اللہ زلزلہ پیدا ہو جائے گا، تڑپو گے تڑپاؤ گے لیکن اگر دردِ دل نہ ہو گا تو باتوں میں بھی اثر نہ ہو گا۔

؎ نہیں جب چوٹ ہی کھائی تو زخمِ دل دکھاؤں کیا

نہیں جب کیف و مستی دل میں تو پھر گنگناؤں کیا

اللہ تعالیٰ کی یاد کے بغیر چین نہیں۔

غم پروف دل:

آپ کہیں گے کہ اگر ایک شخص غم و پریشانی میں مبتلا ہے تو اللہ کی یاد سے کیسے چین نصیب ہو گا؟ میں یہی عرض کرتا ہوں کہ اہل مغرب، اہل یورپ، اگر واٹر پروف گھڑی بنا سکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے عاشقوں کے دل کو غم پروف رکھ سکتے ہیں۔ ہزاروں غم ہوں گے لیکن دل میں غم نہیں گھسے گا ان شاء اللہ۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ ان کے غم کو بھی لذیذ کر دیتا ہے۔ جیسے شامی کباب مرچوں والا کھا کر رو رہا ہے یا نہیں؟ لیکن ذرا اس سے پوچھو کہ بھائی آپ شامی کباب کھاتے وقت کیوں رو رہے ہیں؟ اگر آپ کو تکلیف ہے تو یہ کباب ہم کو دے دیجیے۔ تو وہ کیا کہے گا؟ ارے بے وقوف! یہ آنسو مزے کے ہیں، تکلیف کے نہیں ہیں۔ تو اللہ والا روتا ہوا بھی نظر آئے تو تسلیم و رضا کی لذت سے اس سے سے پوچھو کہ اس کے قلب کا کیا عالم ہے۔

غم میں چین کیسے؟

اب آپ کہیں گے کہ غم و پریشانی میں کیسے چین ملے گا؟ اس پر میرا ایک شعر اس کی تعبیر کرتا ہے

؎ صدمہ و غم میں مرے دل کے تبسم کی مثال

اس سے پہلے میرا ایک اور شعر سن لیجیے

؎ زندگی پُر کیف پائی گرچہ دل پر غم رہا

ان کے غم کے فیض سے میں غم میں بھی بے غم رہا

اور علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

؎ ترے غم کی جو مجھ کو دولت ملے

غم دو جہاں سے فراغت ملے

اے خدا! اگر تیرے غم کا ایک ذرہ مل جائے تو دونوں جہاں کے غم سے ان شاء اللہ نجات مل جائے گی۔ اللہ کی محبت کے درد کا ایک ذرہ اتنا قیمتی ہے کہ آسمان وزمین، سورج وچاند، وزارت عظمیٰ کی کرسیاں، بادشاہوں کے تخت وتاج اس کی قیمت ادا نہیں کر سکتے۔ اللہ کی محبت کا درد معمولی چیز ہے؟! اب دوسری مثال سنئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ صدقہ و غم میں خوشی کس طرح حاصل ہو گی۔ اس کی دوسری تعبیر سنئے

ے صدمہ و غم میں مرے دل کے تبسم کی مثال

جیسے غنچہ گھِرے خاروں میں چٹک لیتا ہے

چاروں طرف کانٹے ہیں، لیکن غنچہ ان کانٹوں کے درمیان کھِل جاتا ہے یا نہیں؟ نسیم صبح آتی ہے اور کلیوں کو کانٹوں کے درمیان کِھلا دیتی ہے اور پھول کِھل جاتا ہے۔ تو نسیم صبح میں تو یہ اثر ہو اور اللہ کی رحمت کی جو ہوائیں اللہ کے عاشقوں پر برستی ہیں ان میں یہ طاقت نہ ہو کہ غموں میں ان کا دل اللہ خوش رکھے۔

غم کیوں؟

غم اس لیے دیتے ہیں کہ اللہ کو بھول نہ پائیں یا دل میں تکبر نہ پیدا ہو جائے۔ اللہ میاں بھی بیلنس رکھتے ہیں اپنے عاشقوں کو۔ زیادہ تعریف سننے سے بیلنس خطرہ میں پڑ تا ہے یا نہیں؟ تو کبھی کچھ غم بھیج دیتے ہیں تاکہ میرے بندے کی عبدیت کا زاویہ قائمہ نوے ڈگری سے ذرا سا بھی ادھر اُدھر نہ ہو، بندگی قائم رہتی ہے ورنہ تکبر آسکتا ہے یا نہیں؟ یہ تو میری تعبیر تھی۔

اب مولانا رومی رحمہ اللہ کی تعبیر بھی پیش کرتا ہوں۔ مولانا رومی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس سے خوش رہتا ہے اور جو بندے زمین پر اللہ کو خوش رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو زمین پر خوش رکھنے کی ضمانت اور کفالت قبول کرتا ہے۔

کیوں صاحب! کوئی بیٹا اپنے ابا کو ہر وقت خوش رکھے، ابا اس کو خوش نہیں رکھے گا اپنی طاقت بھر؟ یہاں ابا کمزور بھی پڑ سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طاقت میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی۔ تو جو بندہ اللہ کو خوش رکھے گا تو کیا اللہ تعالیٰ اس کو خوش رکھنے کی ضمانت قبول نہیں کرے گا؟ مولانا رومی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سن لو اے اہل دنیا!

ے گر او خواہد عین غم شادی شود

اگر وہ اللہ چاہے تو غم کی ذات کو خوشی بنا دے۔ ہم لوگ اور یہ سائنس دان تو غم کو ہٹا کر اس کی جگہ خوشی کو لائیں گے لیکن وہ اللہ تعالیٰ قادر ہیں کہ اس غم کی ذات پر رحمت کی نگاہ ڈال دیں اور وہ غم ہی خوشی بن جائے۔ عین بہ معنی ذات۔ یعنی خود غم خوشی بنا جائے۔

ے گر او خواہد عین غم شادی شود

عین بند پائے آزادی شود

جو چیز پیر کی بیڑی معلوم ہو رہی ہے، ہر وقت پریشانی میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہی آزادی بنا دیتا ہے۔

دنیا کے غم اور اللہ کے غم میں فرق:

اور مولانا رومی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دیکھو بھائی! دنیا کے خوف میں پریشانی ہے، پولیس کے خوف میں پریشانی ہے، سانپ کے خوف میں پریشانی ہے، حاسد سے پریشانی، ظالم ڈاکو سے پریشانی۔ لیکن اللہ کے خوف میں امن ہے، چین ہے اطمینان ہے۔ جو اللہ سے ڈرتا ہے، خوف کے آتے ہیں دل میں چین آجاتا ہے۔ اللہ سے ڈرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پورے عالم سے بے ڈر کر دیتا ہے۔ اسی کو مولانا رومی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

ے درج در خوفے ھزاراں ایمنی

اللہ کے ڈر میں ہزاروں امن اور چین وسکون پوشیدہ ہے۔

خوف میں امن کیسے؟

لیکن ایک اشکال ہوتا ہے کہ یہ بتاؤ کہ خوف اور امن متضاد ہیں یا نہیں؟ مولانا رومی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں خوب سمجھتا ہوں کہ کچھ لوگ مجھے اعتراض کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ مولانا رومی اعلان کر رہے ہیں کہ خدا سے خوف کرنے اور ڈرنے والوں کو اللہ تعالیٰ امن وسکون بھی دیتا ہے۔ سارے عالم سے بے خوف کر دیتا ہے تو خوف وامن میں تضاد ہے یا نہیں اور اجتماع ضدین محال ہے یا نہیں؟

مولانا رومی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس فلسفیانہ اعتراض سے تم ہم کو دیکھ رہے تو ہم تمہاری آنکھوں میں اپنے دعویٰ کا ثبوت پیش کرتے ہیں، اس لیے دوسرا مصرعہ سنئے

ے در سواد چشم چندیں روشنی

تمہاری آنکھ کی سیاہ پتلی میں نور کا خزانہ رکھا ہے۔ روزنی اور سیاہی میں تضاد ہے یا نہیں؟ تو جب آنکھ کی کالی پتلی میں نور کا خزانہ اللہ نے رکھ دیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر بھی قادر ہیں کہ اپنے خوف والوں کو امن وسکون بخش دیں۔

امن کہاں ہے؟

تو میں عرض کر رہا تھا الا بذکر اللہ تطمئن القلوب دل کا چین اللہ کے ذکر میں ہے اور کہیں بھی نہیں۔ میں بتاتا ہوں کہ اس وقت مسجد کے اندر مسافر ہوں، آپ سے مخاطب ہوں اور قسم کھا کر آپ سے کہتا ہوں کہ واللہ! چین اور سکون نہ قالینوں میں ہے، نہ ایئر کنڈیشنوں میں ہے، نہ بریانیوں میں ہے، نہ پونڈ کی گڈیوں میں ہے، نہ وزارت عظمیٰ کی کرسیوں میں ہے، نہ سلاطین کے تخت وتاج میں ہے... اگر چین ہے تو اللہ کے نام میں ہے۔ خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمہ اللہ کا شعر ہے

ے خدا کی یاد میں بیٹھے ہیں جو سب سے بے غرض ہو کر

تو اپنا بوریا بھی پھر ہمیں تخت سلیماں تھا

اور میں نے ایئر کنڈیشنوں میں خود کشی کرتے ہوئے پایا ہے۔ کروڑوں روپیہ والوں کو خود کشی کرتے ہوئے پایا ہے لیکن کسی اللہ کے ولی سے آج تک خود کشی ثابت نہیں۔ یہ دلیل کیا معمولی ہے؟ اللہ کی رحمت کا سایہ اللہ والوں پر رہتا ہے کچھ بھی ہو ان کا دل غم پروف رہتا ہے۔ مولانا رومی رحمہ اللہ اسی کو اپنی تعبیر میں فرماتے ہیں

آں یکے در کنج مسجد مست و شاد

واں یکے در باغ ترش نامراد

ایک شخص مسجد کی ٹوٹی چٹائی پر اللہ اللہ کر رہا ہے اور مست و خوش ہو رہا ہے اور دوسرا شخص باغ میں ہے، پھولوں میں ہے مگر رو رہا ہے۔ پھولوں میں اس کے دل میں کانٹے گھسے ہوئے ہیں۔ اللہ چاہے تو پھولوں میں رُلا سکتا ہے اور کانٹوں میں ہنسا سکتا ہے۔ تو دوستو! دنیا میں کہیں چین نہیں۔ اگر چین ہے تو اللہ کو راضی کرنے میں ہے مگر ذکر سے مراد دونوں ذکر ہیں۔ اللہ کو راضی بھی رکھیے اور اس کی ناراضی سے بھی بچیئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اتنی مزے دار زندگی گزرے گی کہ سلاطین کو اس کا تصور بھی نہ ہو سکے گا۔

تو اللہ کے نام میں کیا لذت ہے؟ مولانا رومی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اے دنیا والو! تم بے وقوف ہو، مٹھائی کی دکان پر کھڑے ہو کر بھیک منگے بنے ہو۔ ارے جاؤ تسبیح اٹھا، اللہ کا نام لو، جو شکر پیدا کر سکتا ہے اس کی مٹھاس کا کیا عالم ہو گا۔

اے دل ایں شکر خوشتر یا آں کہ شکر سازد

اے دل یہ چینی اور شکر زیادہ میٹھی ہے یا شکر کا پیدا کرنے والا زیادہ میٹھا ہے

اے دل ایں قمر خوشتر یا آں کہ قمر سازد

اے دل یہ چاند جیسے چہرے زیادہ حسین ہیں یا جو چاند بنانے والا ہے۔ وہ مولائے کائنات جس کسی کے دل میں آتا ہے تو ساری لیلائے کائنات سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ چاند اور سورج کی روشنی اس کو پھیکی معلوم ہوتی ہے کیونکہ چاند و سورج اپنی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے نور کے محتاج ہیں جس نے انہیں نور دیا ہے وہ اللہ تعالیٰ خود جس کے دل میں آئیں اس کے نور کا کیا عالم ہو گا۔ مولانا رومی رحمہ اللہ سے پوچھو، فرماتے ہیں

گر تو ماہ و مہر را گوئی خفا

گر تو قد سرو را گوئی تا

گر تو کان و بحر را گوئی فقیر

گر تو چراغ و عرش را گوئی حقیر

اے خدا! اگر چاند و سورج کو آپ فرمادیں کہ تم بے نور ہو، تمہاری روشنی ہیچ ہے، کچھ نہیں ہے تمہاری حقیقت۔ اور اگر سرو کے درخت کو آپ فرمادیں کہ تم ٹیڑھے ہو اگر سونے اور چاندی کے خزانوں کو اور سمندر کے صدف اور موتیوں کو آپ فرمادیں کہ تم فقیر ہو محتاج ہو بھیک منگے ہو تمہاری کوئی حقیقت نہیں اور اگر عرش عظیم اور آسمانوں کو آپ فرما دیں کہ تم حقیر ہو تو

ایں بہ نسبت باکمال تو رواست

آپ کے کمال و عظمت کے مقابلہ میں سب آپ کو رواہے۔ آپ کے لیے سب زیبا ہے کہ آپ سورج و چاند کو بے نور کہہ دیں اور عرش اعظم اور آسمانوں کو حقیر فرمادیں

ایں نہ نسبت باکمال تو رواست

ملک و اقبال غنا ہا مر تو راست

کیونکہ سلطنت و عزت آپ کے لیے ہے۔ العظمۃ للہ ساری عظمت اللہ کے لیے ہے۔

اللہ کے نام کی عظمت:

دوستو! حافظ شیرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں اللہ کا نام لیتا ہوں اور مست ہوتا ہوں تو دو سلطنت کاؤس اور کے کی ایک جو کے برلہ میں خریدنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ یہ ہیں ہمارے اسلاف! یہ ہیں ہمارے باپ دادا!

چو حافظ گشت بے خود کے شارد

بیک جو مملکت کاؤس و کے را

حافظ شیرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے نام کی لذت مجھے ملتی ہے تو کاؤس و کے کی سلطنت کو ایک جو کے بدلے میں نہیں خریدتا ہوں۔ مولانا رومی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

بوئے آں دلبر چو پراں می شود

ایں زبانہا جملہ حیراں می شود

جب عرشِ اعظم سے اللہ کے نام کی لذت اُڑ کر زمین پر اترتی ہے تو ساری زبانیں حیران ہو جاتی ہیں کہ میں اس کی تعبیر نہیں کر سکتا۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

"جہاد کی محبت میرے جذبات و احساسات، میرے جسم و جان اور میری زندگی کے ہر معاملے پر چھائی رہی ہے۔ سورۃ توبہ، جس کی محکم ایات جہاد کے حتمی احکامات بیان کرتی ہیں اور قیامت تک کے لیے اس دین میں جہاد کے عظیم مقام و مرتبے کا تعین بھی کیے دیتی ہیں، یہ مبارک سورہ میرے دل کو خون کے آنسو رلاتی اور میرے سینے کو شق کیے دیتی رہی، کیونکہ میں کھلی انکھوں سے دیکھتا رہا ہوں کہ میں اور تمام مسلمان قتال فی سبیل اللہ جیسے عالی شان فریضے کی ادائیگی میں انتہائی کوتاہی اور غفلت کا شکار ہیں"۔

وصیت شیخ عبد اللہ عزام شہید رحمہ اللہ

شہیدِ عالمِ ربّانی استاد احمد فاروق رحمہ اللہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وعلی آلہ وصحبہ وذریتہ اجمعین، امابعد:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تَفَكَّرُوا فِى آلاءِ اللّٰهِ، و لا تَفَكَّرُوا فِى اللّٰهِ عزَّ و جلَّ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، جس کو حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے روایت کیا ہے آپؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی نشانیو ں میں غور کرو اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور نہ کرو"۔(طبرانی، بیہقی)

یہ حدیث جو طبرانی و بیہقی میں روایت کی گئی ہے۔ صحیح حدیث ہے اس میں ہمیں غور وفکر کرنے کے معاملے میں ہماری عقلوں کو ایک ادب سکھایا گیا ہے۔چونکہ اس عقیدے پر ہماری زندگی گزرنی ہے کہ ہمارا ایک خالق ہے ایک مالک ہے، ایک رب ہے جو ہمیں ہم سے بہتر جانتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا

هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ (النجم:۳۲)

"جب اس نے تمہیں پیدا کیا یا تخلیق کیا زمین سے مٹی سے اور جب تم جنین تھے اپنی ماں کے پیٹ کے اندر"

تو ان سارے مرحلوں میں رب ہمیں بہتر جانتا تھا اور آج بھی رب ہمیں بہتر جانتا ہے۔

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (الملک:۱۴)

"کیا وہی نہیں جانتا ہو گا جس نے تخلیق کیا اور باریک بین اور باخبر ہے"۔

اس عقیدے کے اُوپر ہمارے ایمان کی عمارت تعمیر ہوتی ہے کہ ہم سے اوپر ہم سے زیادہ علم والا موجود ہے اور ہمیں ہم سے بہتر جاننے والا موجود ہے۔تو عقل کیسے استعمال کرتی ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ ہمیں سکھاتے ہیں، ہم عقل کے غلام نہیں ہیں! اور اپنی خواہشوں کو کیا رخ دینا ہے اور کون سی خواہشات وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں اُن کو روکنا ہے۔ ہم خواہشات کے غلام بھی نہیں ہیں۔ ہم ان خواہشات میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں۔

تو اس لئے ہماری عقل کو بھی یہ ادب سکھایا گیا ہے کہ غوروفکر کرنا ہے تو غوروفکر کی بھی کچھ حدود ہیں۔ ہماری عقل جو ہے یہ ڈارون کی عقل نہیں ہے اور بنیتھم اور روسو کی عقل نہیں ہے یا یہ ایڈم سمتھ کی عقل نہیں ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی شان میں بھی صریح گستاخی کر دے اور زندگی گزارنے کا جو بنیادی ڈھنگ ہے وہ بھی خود ہی ایجاد کرنے لگے اور زندگی کا مقصد کیا ہے، یہ بھی خود ہی طے کرنے لگے۔

یہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی اور اللہ تعالیٰ کے عبادالرحمٰن کی عقل ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے پوچھتے ہیں کہ کس چیز میں مجھے عقل کو ڈورانا چاہیے اور کس میدان میں عقل کو رک جانا چاہیے، اُس سے آگے نہیں سوچنا چاہیے۔

تو حدیث یہ سکھاتی ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کو پہچاننا ہو، اللہ تعالیٰ کی عظمت کو پہچاننا ہو، اللہ تعالیٰ کی قدرت کو پہچاننا ہو تو اس کے لیے اللہ کی ذات میں غور نہ کرو۔ اس لئے کہ وہ ذات تمہارے ادراک اور تمہارے فہم سے باہر ہے۔ تمہاری عقلیں اتنی چھوٹی ہیں کہ وہ اس ذات کا احاطہ نہیں کو سکتیں، اس کو سمجھ نہیں سکتیں۔ جیسے آخرت اور غیب کے بے تحاشہ اُمور ایسے ہی کہ جس کی ہم حقیقت یقیناً نہیں سمجھ سکتے۔ جہنم کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے۔ حشر کے میدان کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے۔ جتنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادیا سب اُتنا ہی ہے ہمارے پاس، اس سے جو مفہوم ہماری سمجھ میں آ گیا اس سے آگے ہم نہیں جاسکتے۔ اپنی طرف سے اس کے اوپر حاشیہ آرائی نہیں کر سکتے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی ذات کے میں نہ سوچو بلکہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننا ہو تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی عظمت کو پہچاننے کی کوشش کرو۔ اپنی عقل کو دوڑاؤ تو اللہ تعالیٰ نے کائنات میں جو اپنی نشانیاں بکھیری پڑی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو مخلوقات تخلیق کی ہیں اس کے اوپر غور کرو۔ اسی سے تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ ان کو تخلیق کرنے والا کتنا عظیم، کتنا مدّبر و حلیم ہے، کتنا عزیز و قوی ہے۔

یہ وہ بنیادی ادب ہے جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کے بارے میں غور وفکر کرنے کے بارے میں سکھایا گیا۔ اس سے جڑ کٹ جاتی ہے الحاد کی طرف جانے کی۔ کفر کے بہت سے دروازے اسی سے بند ہو جاتے ہیں کہ جب انسان اپنی عقل کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کا غلام بنالیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اُس عقل کو لے کر چلتا ہے۔ نہ کہ عقل کو حاکم بنا کر خود اس کا غلام بن جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور نہ کرو، اس لئے منع فرمایا کہ وہ ذات ہمارے فہم و ادراک سے باہر ہے، اس سے بالاتر ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جتنا کچھ اپنی ذات کے بارے میں ہمیں بتلایا، جو صفات بتلائی، جو اسماء بتلائے، ہم اس کے اوپر اکتفا کرتے ہیں۔ بس وہیں تک رُک جاتے ہیں۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ پچھلی حدیث میں اپنے "دائیں ہاتھ" کا۔ اب ہمیں جتنا بتلا دیا گیا ہم اس پر ایمان لے آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا "دائیاں ہاتھ" ہم مانتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے چہرے کا ذکر قرآن میں آیا ہے ہم مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا چہرہ ہے۔ لیکن ہم یہ سوال نہیں کرتے ہیں کہ اُس کے چہرے کی کیفیت کیسی ہے؟ کیسا چہرہ ہے؟ اس کی تفصیل کیسی ہے؟ اس کی ماہیت کیسی ہے؟ یہ سوال کرنے کی ہمیں نہ شرعاً اجازت ہے اور یہ بدعتوں کا طریقہ ہے کہ وہ اس پر سوال کریں۔

اس کی کیفیت جاننے کی کوشش کریں۔اس سے معتزلہ کی گمراہیوں کا آغاز ہوا۔نہ ہم کیفیت پوچھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں اور نہ ہم تشبیہ دیتے ہیں۔اور نہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جیسا کہ نعوذ باللہ انسانوں کا ہاتھ ہے جتنا اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں،اس کو تشبیہ نہیں دیتے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے کسی مخلوق سے تو یہ متفق علیہ عقیدہ ہے اہل سنت والجماعت کا۔

جس کو امام ابو حنیفہ ان الفاظ میں کہتے ہیں کہ

هويدليس كايدناوهووجه ليس كوجوهنا

"اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے لیکن ہمارے ہاتھوں جیسا نہیں اور اللہ تعالیٰ کا چہرہ ہے لیکن ہمارے چہروں جیسا نہیں"۔

کیوں کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں "لیس کمثلہ شی" اللہ تعالیٰ جیسی کوئی اور ذات نہیں۔اللہ تعالیٰ جیسی کوئی اور ہستی نہیں اس کے مشابہ کوئی اور ہستی نہیں۔تو اللہ تعالیٰ کو مشابہت بھی نہیں دیتے ہم کسی سے اور اس طرح تحریف بھی نہیں کرتے کہ جو ذکر آچکا، جن صفات کا، وہ ہے ہی نہیں کہ ہم کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا ذکر آیا، اللہ تعالیٰ کے چہرے کا ذکر آیا، یہ صفات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں ہی نہیں، ان کے معنی ہی کچھ اور ہیں۔یہ بھی نہیں کرتے ہیں۔بغیر کیفیت پوچھے ہوئے، بغیر تشبیہ دیے ہوئے بغیر ان کے معنی معطل کیے ہوئے، جو صفات اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں۔جیسے ذکر آگیا یا جن الفاظ میں ذکر آگیا بس اس پر ہم اکتفا کر لیتے ہیں۔یہ عقل مندی اور دانش مندی کا تقاضا ہے۔یہ ہم عمل کو معطل نہیں کر رہے ہیں۔یہ عقل کی وہ حدود ہیں کہ انسان جب ان کی پاسداری نہیں کرتا تو گمراہیوں میں گر جاتا ہے اور اپنے لئے آخرت کا وبال اور دنیا کے اندر خسارہ، پریشانی ، حیرت اور اضطراب کماتا ہے۔قرآن میں سورۃ آل عمران میں یہ ادب سکھایا گیا ہے کہ جو راسخ ہے علم میں، جو گہرا علم رکھتے ہیں اُن کی نشانی یہ نہیں بتائی کہ وہ اپنی عقل کو بے لگام چھوڑ دے، نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُوْلُواْ الأَلْبَابِ (آل عمران:۷)

"جو علم میں راسخ ہوتے ہیں گہرے علم والے لوگ ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ ہم ان پر ایمان لے آئے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں"۔

اس پر مزید سوال نہیں کرتے۔پس جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے بارے میں ان متشابہ اُمور کے بارے میں، جو ہماری عقل کے ادراک سے باہر ہے، جتنا بتا دیا اُس پر رُک جاتے ہیں۔

تو پیارے بھائیو! یہ اس حدیث کے جز کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں نہ سوچو۔اس لئے کہ وہ ذات ہمارے فہم و ادراک سے باہر ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کو کیسے جانیں؟ اللہ تعالیٰ سے محبت کیسے بڑھائیں؟ اللہ تعالیٰ کی خشیت کیسے دل میں پیدا کریں؟ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا ادراک کیسے سینوں میں اُترے؟

وہ ایسے اُترے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی جو وسیع کائنات بنائی ہے۔اس لئے بنائی ہے کہ اس کے ذریعے سے رب کو پہچانا جائے۔ان ساری مخلوق میں جن دو مخلوقات کا حساب ہونا ہے ان سے سوالات ہونے ہیں جس کو مکلف ٹھیرایا ہے وہ 'انسان اور جن ہیں'۔باقی ساری مخلوقات تو ہمارے ہی لئے تخلیق کی گئی ہے۔ہم نے ان کے ذریعے سے اپنے رب کو پہچاننا ہے۔ان میں غور و فکر کرنا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سورۃ آل عمران کی آخری آیات میں اہل ایمان کی نشانی بتائی ہے:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِّأُوْلِي الألْبَابِ (آل عمران:۱۹۰)

"بلاشبہ زمین و آسمان کی تخلیق میں اور دن رات کے آنے جانے میں نشانیاں ہیں غور و فکر کرنے والوں کے لئے"۔

یہ کون ہیں "اولوالالباب" غور و فکر کرنے والے لوگ؟

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىَ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:۱۹۱)

وہ جو کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی تخلیق میں مخلوقات میں غور کرتے ہیں۔تفکیر کرتے ہیں۔غور و فکر کرتے ہیں۔اور غور و فکر کے بعد کس نتیجے پر پہنچتے ہیں؟

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

"یقیناً تو پاک ہے۔پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا"۔

یعنی وہ اپنے رب کی وحدانیت پہچان لیتے ہیں کہ وہ یہ پہچان لیتے ہیں کہ یہ ساری دنیا اتفاقاً وجود میں نہیں آگئی۔یہ محض کسی Big Bang اور دھماکے کے نتیجے (Automatically) میں وجود میں نہیں آگئی۔یہ محض کسی (Evaluation) کا نتیجہ نہیں ہے۔بلکہ اس کے پیچھے حکیم صالح ذات ہے جس نے اس کی کسی مقصد کے لئے تخلیق کیا ہے اور اس میں سے ایک ایک مخلوق، ایک ایک جمادات، ایک ایک حیوان خود بول بول کر کہہ رہا ہے۔اپنے رب کی عظمت کی گواہی دے رہا ہے۔تو ہماری عقلیں آج اتنی صدیاں، اتنے اربوں سال گزر جانے کے بعد، انسانیت ابھی تک کتنے جانور ایسے ہیں، کتنی مخلوقات ایسی ہیں جس کو جان ہی نہیں سکی، ہر کچھ عرصے بعد کوئی نئی چیز، کیڑا دریافت ہوتا ہے، کوئی نئی جانوروں کی نسل انسانوں کے علم میں آرہی ہوتی ہے... پھر کچھ عرصے بعد کہکشاؤں میں کوئی سیارہ کوئی نیا ستارہ جو ہے وہ انسانوں کے علم میں آرہا ہوتا ہے۔تو ہم اللہ تعالیٰ کی عظمتوں کا کیسے

ادراک کرسکتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کو ہم ٹھیک سے آج تک دریافت نہیں کر سکے کہ ان کی بھی حقیقت اور گہرائی کا علم نہیں ہے۔ خود انسان اپنے جسم کے بارے میں کتنی چیزیں ہیں جو ابھی تک اسرار ہیں۔ انسان کہنے کو چاند تک پہنچ گیا لیکن جسم کے بل خصوص انسانی دماغ کے بارے میں کتنے پہلو ایسے ہیں جو ابھی تک انسان نہیں جانتا مانسنای سائنس ابھی تک اس میں اسٹڈی کر رہی ہے اس نتیجے تک نہیں پہنچ سکی۔

ان نشانیوں پر غور کرے۔ ہر نشانی پر غور کرے ایک مومن بالآخر اس نتیجے تک پہنچتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا کے ایک خالق اور مالک ہیں اور یہ جتنی چیزیں ترتیب کے ساتھ آپس میں ہیں ہم آہنگی اور centralization کے ساتھ چل رہی ہے کائنات، سب کچھ بول بول کے اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کا خالق ایک ہے ایک سے زیادہ نہیں ہیں اور اس خالق کی کوئی حکمت ہے ان ساری چیزوں کو تخلیق کرنے میں اور اس کی عظمت اور اس کی باریک، اس کا حسن و جمال سب کچھ ان نشانیوں پر غور کرنے سے انسان کے سامنے کھلتا چلا جاتا ہے۔

پیارے بھائیو! یہ فرق ہے ہمارے اور کفار کے محققین میں۔ اُن کے اور ہمارے ریسرچ کرنے والوں میں، ہمیں ہمارے دین نے سکھایا ہے ... مغرب آج کہتا ہے کہ وہ دین سے آزاد تو اس نے سائنس میں ترقی کی ہم کہتے ہیں ہمیں ہمارے دین نے سکھایا ہے کہ کائنات پر غور و فکر کرو۔ ہم نے جب اپنے دین کو چھوڑا تو اس کے بعد ہم ان علوم سے دور ہوئے، اس کے بعد ہم علوم طبیعہ، نیچرل سائنس کو چھوڑ کر آہستہ آہستہ پستی کے کھڈوں کے اندر گرے۔ جب تک ہم اپنے دین قائم رہے کہ ایک مومن کے ایمان کا جز تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کائنات کے اندر غور و فکر کرے۔ اگر وہ کیمسٹری کے "Laws" وغیرہ دریافت کرتا تھا تو یہ کوئی بے دین یا دنیاوی عمل نہیں ہوتا تھا۔ یہ اس کے دین کا جز ہوتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور کر کے اللہ تعالیٰ کی عظمت کو پہچانے۔

اگر وہ انسان کے جسم کے حوالے سے مسلمان سائنس دانوں نے یا مسلمان غور و فکر کرنے والوں، ان کے خون کی گردش کے پورے (Cycles) دریافت کیے اور علاج کے مختلف طریقے دریافت کیے۔ وہ اپنے دین کا جز سمجھتے تھے اس پر عمل کر رہے ہوتے تھے۔ تو یہ ہمیں ہمارے دین نے سکھایا۔ ان علوم کے اوپر اللہ تعالیٰ کی کائنات کی تسخیر کرنا اور اس کو دریافت کرنا، اس پر غور و فکر کرنا... نیچرل سائنسز (Sciences Natural) مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قدرت تخلیق کی اس پر غور و فکر کرنے والے علوم میں، فزکس، کیمسٹری، بائیو شامل ہیں، یہ ہمارے دین کا جز ہیں کہ ان چیزوں کے اوپر غور و فکر کریں اور اللہ تعالیٰ کی کائنات کے اندر جو اسرار ہیں ان کو منکشف کریں۔ اور ان کے ذریعے سے اس نتیجے تک پہنچیں

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

مغرب کہتا ہے کہ اس نے دین کو چھوڑا اور چرچ کو لات ماری، اس نے بائبل سے منہ پھیرا۔ اس کے بعد اس نے اس سمت چڑھنا شروع کیا۔ حالاں کہ جھوٹ اس اعتبار سے کہ خالص خرافات پر مبنی بات ہے۔ انھوں نے جو علوم آج کھڑے کیے ہیں وہ سارے علوم تعصب کی بنیاد پر مبنی علوم ہیں۔ ان کے پیچھے یہ بنیادی تعصب اور جہالت موجود ہے کہ وہ ہر تحقیق یہ سوچ کر شروع کرتے ہیں کہ کائنات کا کوئی خالق یا مالک نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ غور و فکر شروع کرتے ہیں۔ اپنی سیکولر عقل کے ساتھ، اور پھر جو بھی غور و فکر دنیا میں کر رہے ہوتے ہیں۔ اس چیز تک پہنچ جاتے ہیں وہ خلیوں اور خلیوں کے اندر موجود چھوٹی چھوٹی Particular's and Bodies تک پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن وہ اس سے اس نتیجے تک نہیں پہنچتے کہ

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

وہ اپنے رب تک نہیں پہنچتے۔ جس نے سب کو تخلیق کیا ہے وہ ایک سیکولر ذہن سے ریسرچ کرتے ہیں۔ ایک مسلمان کا معاملہ ہی کچھ اور ہے۔ اس کی ریسرچ عبادت ہوتی ہے اور وہ اس لیے کرتا ہے کہ وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کو اس کے ذریعے سے پہچانے۔ تو ہمارے اور ان کے تعلیمی نظام کا جو جھگڑا ہے، وہ بنیادی طور پر اسی کے گرد گھومتا ہے کہ وہ سیکولر اور لادین، اللہ تعالیٰ سے باغی اور ملحدانہ علوم ہیں ان کے تحت جو بھی ریسرچ ہوئی اُن میں بعض چیزیں جو حقائق کے موافق بھی ہوں، تو بہت کچھ وہ جو ان کے کفریہ عقیدے سے پھوٹا ہوا ہے اور اگر وہی کام مسلمان کر رہا ہوتا تو ہر قدم میں اس کے ایمان میں اضافہ ہو رہا ہوتا۔ ہر نئے ستارے کا دریافت ہونا، نئے جانور کے بارے میں تحقیق میں کسی نتیجے تک پہنچنا، اس کو اپنے رب کے قریب اور اس کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔

پیارے بھائیو! یہ ہمارے اور ان کی نگاہ میں بنیادی فرق ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو غلبہ دیں گے تو وہ علوم کا جو پورا پہلو ہے "سوشل سائنسز" ویسے ہی خرافات کا پہلو ہے اور مطلقاً رد کیے جانے کے قابل (کفریات) ہیں۔ جو علوم (Natural Sciences) ہیں۔ اس پر مسلمان غالب ہوں گے جو ان علوم کے غلبے کا بنیادی جز ہے تو وہ اللہ کی اس کائنات کو مسخر کریں، اور اس کو دریافت کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو پہچاننے والے ہیں۔ جتنا وہ دین میں مضبوط ہو گا اتنا زیادہ وہ ان علوم کی طرف متوجہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے کی کوشش کرے گا۔

تو یہ ہماری اور ان کی سائنس کا بنیادی فرق ہے اور یہ حسن بھی ہے اسلام کا کہ آپ دیکھتے ہیں کہ قرآن کی ایک آیت، جہاں کائنات پر غور و فکر کرنے کے لیے اُبھارا اور کائنات کی تسخیر پر ابھارا جا رہا ہے، اسی آیت کے شروع میں کثرت سے اٹھتے بیٹھتے، لیٹے اللہ تعالیٰ کے ذکر پر بھی ابھارا جا رہا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۴۳ پر)

اللہ تعالیٰ کی نصرت تقویٰ اور شریعت مقدسہ پر عمل کرنے سے ملتی ہے

عید الاضحیٰ کی مناسبت سے عالی قدر امیر المؤمنین شیخ الحدیث ہبۃ اللہ اخندزادہ حفظہ اللہ کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحَمْدُ للہ القَوِيّ العَزِيز، بَطْشُهُ شَدِيدٌ، وَحَبْلُهُ مَتِينٌ، وَنَصْرُهُ قَرِيبٌ، وَهُوَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ، نَحْمَدُهُ حَمْدَ الشَّاكِرِينَ، وَنَسْتَغْفِرُهُ اسْتِغْفَارَ الْمُذْنِبِينَ، وَنَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلِهِ العَظِيمِ؛ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَى اللهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ إِلَى يَومِ الدِّينِ. امابعد: قال اللہ تبارک و تعالیٰ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا (الکہف:۱۱۰)

افغان مجاہد عوام اور مسلم امہ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں سب سے پہلے آپ کو عید الاضحیٰ کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی تمام جانی و مالی عبادات اور قربانی قبول فرمائے۔ جن حضرات کو فریضہ حج نصیب ہوا، اللہ تعالیٰ ان کے حج کو مبرور فرمائے۔ جو مجاہدین باطل کے خلاف مقدس جہاد کے ہر شعبے میں مصروف خدمت ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی تمام تکالیف اور فداکاریوں کو منظور فرمائے۔ بالخصوص اللہ تعالیٰ شہدا کی شہادت کو قبول فرمائے۔ زخمیوں کو جلد شفا نصیب فرمائے اور قیدیوں کو جلد از جلد رہائی عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

قابلِ قدر اہلِ وطن!

بقر عید ہمیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ کے اولوالعزم پیغمبر سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کے فرزند سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی سرگزشت یاد دلا کر اس جانب متوجہ کرتی ہے کہ مسلمانوں کے لیے دنیا میں اپنے اسلامی اصولوں کا وفادار رہنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی کی راہ میں امتحانات، مصائب اور تکالیف ضرور آتی ہیں۔ اس پر ہمارا ایمان ہے کہ امتحانات جتنے سخت ہوتے ہیں تو اس سے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد قریب تر ہوتی جاتی ہے۔

وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا (الاحزاب:۲۲)

”اور جب مؤمنوں نے کافروں کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے؛ یہ وہی ہے، جس کا اللہ اور اس کے پیغمبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے پیغمبر نے سچ کہا تھا اور اس سے ان کا ایمان اور اطاعت مزید زیادہ ہو گئے“۔

ہمارا اس پر بھی ایمان ہے کہ کسی نے مخلص ہو کر اللہ تعالیٰ کے لیے ذرہ بھر عمل کیا ہو اور تکلیف اٹھائی ہو، وہ ضائع نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ (البقرۃ: ۱۴۳)

”اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان کو یوں ہی ضائع کر دے“۔

ایک نیکی کا بدلہ دس گنا، سات سو یا بے حساب ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (سورۃ الانعام:۱۶۰)

”جو کوئی اللہ کے حضور نیکی لے کر آئے گا، اس کو ویسی دس نیکیاں ملیں گی۔ اور جو برائی لائے گا تو اسے سزا اس جیسی ہی ملے گی اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا“۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

مَّثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (البقرۃ:۲۶۱)

”جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان کے مال کی مثال اُس دانے کی سی ہے، جس سے سات بالیں اُگیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اور اللہ جس کے اجر کو چاہتا ہے اَور زیادہ کرتا ہے اور اللہ کشائش والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے“۔

جس طرح ان آیات میں اجر کا ذکر ہوا، اسی طرح دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ اُنہیں سعادت اور کامیابی عطا فرماتا ہے۔ مَیں اسی لیے اپنے مصیبت زدہ اہل اسلام کو تسلی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و نصرت سے وہ وقت قریب ہے، جس میں ہماری قربانیوں کا صلہ ہمیں ملے گا۔ ہمارا خطہ ایک خود مختار اور پُرامن اسلامی نظام سے مزین ہو گا۔ کابل پر مسلط دشمن مستقبل سے متعلق ہمارے عوام کی امیدوں کو ختم کرنے کی کوشش میں ہے۔ وہ جھوٹی تشویش پیدا کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ”اگر استعمار نکل جائے تو افغانستان میں ایک بار پھر بدنظمی اور انارکی پھیل جائے گی۔ قوم اور مذہب کے نام پر امتیازی سلوک برتا جائے گا۔ مجاہدین کی جانب سے ایسی حکومت قائم کی جائے گی، جو صرف اُنہی کے مفادات کا تحفظ کرے گی یا امارت اسلامیہ کے مجاہدین اپنے مخالفین سے انتقام لینے کی کوشش کریں گے“۔ عوام کو سمجھنا چاہیے کہ اس نوعیت کے خود ساختہ تحفظات پھیلانے والے عناصر درحقیقت استعمار کے منتخب نمائندے ہیں۔ یہ لوگ بیرونی جارحیت کو افغان عوام کے لیے ضروری چیز باور کراتے ہیں۔

ہم نے حال ہی میں افغانستان کے نصف سے زیادہ رقبے پر اپنی حکمرانی سے ثابت کر دیا ہے کہ ہم کسی سے انتقام لینے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ ہم امتیازی سلوک کرتے ہیں اور نہ ہی اقتدارِ محض کی تلاش میں ہیں۔ ہمارے خیال میں ایک جامع اور عوام کی امنگوں کا نظام وہ ہے، جس میں معاشرے کے تمام طبقات اور اقوام انصاف سے بہرہ ور ہو سکیں۔ صلح کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ جارحیت ہے۔ جارحیت کے اختتام سے پرامن طریقے سے افغان مسئلے کا حل

امارت اسلامیہ کی پالیسی کا اہم جز ہے۔اسی لیے سیاسی دفتر کو پُرامن حل کے تلاش کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔خطے اور عالمِ اسلام کی حکومتوں سے ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ ہمارے خلاف کوئی بھی مؤقف سامنے آنے یا ہم پر لگائے جانے والے کسی بھی الزام پر اندھا یقین کرنے سے قبل ہماری پالیسی اور مؤقف سے آگاہ ضرور ہو لیا کریں۔ہم کون ہیں اور ہم کیا چاہتے ہیں؟ یہ جاننے کے لیے دشمن کی آنکھ کا اور اُس کی سوچوں کو مت استعمال کریں۔ہم کو ہم ہی سے پہچانیں۔امارت اسلامیہ کسی کو ضرر پہنچانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

یہ امر دنیا کی ان حکومتوں کے لیے بھی واضح کرتے ہیں، جو غلط تاثر کی وجہ سے افغانستان میں ہماری موجودگی کو اپنے لیے خطرہ سمجھے ہوئے ہیں۔انہیں جاننا چاہیے کہ ہماری پالیسی اس اصول پر مبنی ہے: 'لاضرر ولا ضرار فی الاسلام'۔اسلام کے (احکام میں) ضرر (کسی کو بلاوجہ تکلیف دینا) نہیں ہے اور (مؤمن) بھی ضرر کا عمل نہ کرے۔عالمی برادری کو یقینی طور پر مطمئن رہنا چاہیے کہ امارت اسلامیہ کسی کو بُری نگاہ سے نہیں دیکھتی۔اہل افغانستان اور عالمی برادری اس حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ امارت اسلامیہ نے افغانستان میں بہت سی معاشرتی و سیاسی برائیوں کا سدباب کیا ہے۔ناقابل تصور خون ریز حادثات کی روک تھام کی ہے۔خطے بھر کے لیے امن و سلامتی کا کام کیا ہے۔فی الحال جن علاقوں پر امارت اسلامیہ کا کنٹرول ہے، وہاں عوام کے جان ومال محفوظ ہیں۔ان علاقوں سے ہمسائیہ ممالک اور دنیا کو نقصان پہنچنے کا سلسلہ رُک گیا ہے۔

مَیں عالم اسلام، خصوصاً مشرق وسطیٰ میں مسلسل رونما ہونے والے حادثات پر بہت دل گرفتہ ہوں۔تمام مسلم حکمرانوں اور عوام کے سامنے یہ بات رکھتا ہوں کہ اپنے باہمی اختلاف کو ختم کرکے مظلوموں کے دفاع کی کوشش کی جائے۔ہر قسم کی باہمی تنازعات کو افہام و تفہیم کے ذریعے حل کیا جائے، تاکہ ہمارا دشمن مزید ظلم وستم پر قادر نہ ہوسکے۔یاد رہے کہ ہم ایک آزاد، خودمختار اور ترقی یافتہ افغانستان چاہتے ہیں۔اس سلسلے میں عوام سے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ بیرونی غاصبوں کے لالچ میں نہ آئیں۔کیوں کہ غاصبین صرف نعرے بازی کے ماہر ہیں۔اہل افغانستان کو اپنے ملک کی تعمیر نو اور ترقی کے لیے کمربستہ ہونا چاہیے۔اپنی مالی اور انسانی صلاحیتوں کو آزاد افغانستان کے لیے صرف کریں۔خاص طور پر تاجر برادری افغانستان ہی میں سرمایہ کاری کرے، تاکہ یہاں بے روزگاری ختم ہو اور اہل افغانستان دیگر ممالک میں کٹھن مزدوری اور بے راہ روی سے محفوظ رہ سکیں۔اگر تاجر حضرات شہروں میں اغواکاروں اور غاصبوں سے خوف زدہ ہیں تو وہ امارت اسلامیہ کے زیرِکنٹرول علاقوں میں اپنے کارخانے اور فیکٹریاں قائم کریں۔وہ مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری کریں۔زراعت اور مویشیوں کے شعبے کو ترقی دیں۔امارت اسلامیہ نہ صرف اپنی بھرپور قوت سے ان کی حمایت کرتی ہے، بلکہ ہر اُس اقدام، جس کا فائدہ افغان عوام اور افغانستان کو پہنچتا ہو، اس کی حمایت و حفاظت کرتی ہے۔شاہراہوں، پُلوں، پانی کے ذخائر، تعلیمی اداروں، صحت کے مراکز، فیکٹریوں کا قیام اور ہر قسم کے زیرزمین منصوبوں کے تحفظ کے لیے خصوصی کمیشنز کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔وہ افغانستان کے ہر حصے میں اسی نوعیت کے منصوبوں کی نگرانی اور حفاظت کرتے ہیں۔جو رفاہی ادارے امارت اسلامیہ کے اصولوں کی رعایت کرتے ہوئے عوام کی فلاح وبہبود کے لیے کام کرتے ہیں، انہیں دعوت دی جاتی ہے کہ وہ امارت اسلامیہ کے زیرکنٹرول علاقوں میں عوام کے ساتھ تعلیم، صحت، زراعت اور دیگر سماجی شعبوں میں تعاون کریں۔امارت اسلامیہ کے تمام مجاہدین کو ہدایت دیتا ہوں کہ عوام کی خیر وبھلائی کے لیے راہ ہموار کریں۔اگر کوئی اس راہ میں خدمت کرتا ہو تو اس کی سرگرمی اور سکیورٹی کے تعاون کو اپنی ذمہ داری سمجھا جائے۔عوام کی بھلائی اور سلامتی ہمارے جہاد کے عظیم مقاصد میں سے ہیں۔

دشمن کی صفوں میں موجود افغان فوجیوں کو مطلع کرتے ہیں کہ تم لوگوں نے جس راستے کا انتخاب کررکھا ہے، وہ دنیاوی اور اخروی زندگی کی ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔تم استعمار کے زیرکمان اپنے مؤمن عوام کے خلاف لڑرہے ہو۔اگر اس راہ میں مارے جاتے ہو تو تمہاری موت خراب (مردود) ہے۔اور اگر زندہ ہو اور اسے جاری رکھتے ہو تو ہر گزرتا لمحہ تمہارے گناہوں میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔تمہیں غاصبوں کے تسلط زدہ افغانستان کے دفاع اور سرحدوں کی حفاظت کے لیے جو نعرے یاد کرائے جاتے ہیں، وہ سب تمہیں فریب دینے کی خاطر ہے۔اس لیے کہ جو افراد تم لوگوں کو تربیت یا اسلحہ فراہم کررہے ہیں، انہیں افغانستان کی سرحدوں اور اس کے دفاع سے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔اپنے آپ پر رحم کرو اور یقین کرو کہ امارت اسلامیہ تمہاری خیرخواہ ہے۔ہمیں تم سے کوئی ذاتی اختلاف نہیں ہے، بلکہ ہمارا تم سے تمہارے کردار سے اختلاف ہے۔

افغانستان کے تعلیم یافتہ طبقے اور بااثر شخصیات سے گزارش ہے کہ امارت اسلامیہ کے مجاہدین کو اپنی امنگوں کا ترجمان اور مکمل افغانستان کی آزادی کی خاطر قربانی دینے والے مخلص بھائی سمجھا جائے۔مجاہدین کو اپنے قریب کریں۔مجاہدین کو ان کی ذمہ داریوں کے حوالے سے متوجہ کرتے ہوئے مخلصانہ علمی اور ملی مشوروں سے نوازیں۔ہماری سرزمین اللہ تعالیٰ کی نصرت سے ضرور آزاد ہوگی۔اس کا مستقبل آپ اور انہی غازیوں کے ہاتھ میں ہے۔ان شاءاللہ

عزیز مجاہد بھائیو!

کامیابی اور اللہ تعالیٰ کی نصرت تقویٰ اور شریعت مقدسہ پر عمل کرنے سے ملتی ہے۔ہمیں تمام تر توجہ شریعت اسلامی پر عمل کرنے پر مرکوز رکھنی چاہیے۔سب سے پہلے اپنے آپ کو شریعت کا پابند بنایا جائے۔نماز کی پابندی کی جائے۔ممکنہ حد تک نمازوں کو باجماعت ادا کیا جائے۔دعا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ رہا جائے۔علمائے کرام اور نیک افراد کی صحبت کو لازم پکڑا جائے۔

(بقیہ صفحہ ۲۵ پر)

لائحہ عمل

جماعۃ قاعدۃ الجہاد برصغیر

چھٹا باب: وہ کارروائیاں جن سے اجتناب ضروری ہے اور ان سے متعلق ضوابط

1. ہم ہر ایسی کارروائی سے اجتناب کرتے ہیں جو عام مسلمانوں کو مجاہدین سے متنفر کرنے والی ہو یا جو ان کی سمجھ سے بالاتر ہو۔ اس مسئلہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حکمت عملی پر عمل کرتے ہیں جس میں لوگوں کو دعوت سے متنفر نہ کرنے کی غرض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کو قتل نہیں کروایا۔
2. ہم عمومی طور پر ایسے تمام لوگوں کے خلاف قتال کرنے اور انہیں زک پہنچانے سے اجتناب کرتے ہیں جو ہمارے خلاف ہتھیار نہ اٹھائیں اور نہ اس میں معاونت کریں اور بالاصل تمام تر توجہ شریعت کے دشمنوں اور نظامِ کفر کا دفاع کرنے والوں پر مرکوز کرتے ہیں، ان شاء اللہ۔
3. مساجد، جنازوں، بازاروں اور کچہریوں سمیت ایسے تمام عوامی مقامات میں جہاں عام مسلمانوں کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو دھماکے کرنا ہم بالکل غلط سمجھتے ہیں، ایسی جگہوں پر جائز ہدف کو مارنے سے بھی اجتناب لازمی سمجھتے ہیں کیونکہ ایسی کارروائیوں سے عام مسلمانوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے جو اللہ کی پکڑ کا موجب ہے۔ ان کارروائیوں سے چونکہ مجاہدین کی دعوت مسخ ہو جاتی ہے اس لیے ان سے اسلام کو فائدے کے بجائے نظامِ کفر کو تقویت ملتی ہے۔
4. ہم دشمن سے تعلق رکھنے والے غیر مقاتلین (یعنی وہ لوگ جو جنگ میں حصہ نہیں لیتے ہیں مثلاً خواتین اور بچوں) کو نشانہ بنانے سے اجتناب کرتے ہیں۔
5. 5. ہم پاکستان اور بنگلہ دیش میں فوجیوں کی بیویوں اور بالغ ونابالغ بچوں کو مارنا شریعت کی رو سے غلط سمجھتے ہیں۔ فوجیوں کی نظام کفر کی تقویت اور نفاذِ شریعت کے خلاف لڑائی ان کے ارتداد اور محاربے کا سبب ہے جبکہ ان کی بیویوں اور اولاد سے محض رشتے کی وجہ سے ارتداد یا محاربہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کے بارے میں اصل حکم مسلمان ہونے کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: وَلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيرَةِ أَبِيهِ وَلَا بِجَرِيرَةِ أَخِيهِ (کسی شخص کو اس کے باپ یا اس کے بھائی کے جرم میں نہیں پکڑا جائے گا) (سنن النسائی و مسند احمد)۔ ہاں ان میں سے کسی کا مسلمانوں کے خلاف لڑنا ثابت ہو جائے تو پھر جنگ میں عملی حصہ لینے کے سبب اس کا حکم بھی اس کے باپ اور اس کے شوہر جیسا ہوگا۔
6. مروجہ نظام تعلیم فاسد اور کفار کا تراشیدہ ہے البتہ ہم تعلیمی اداروں کو ہدف بنانا انتہائی غلط اور غیر شرعی سمجھتے ہیں، اس لیے کہ مسلمان ممالک اور مسلم اکثریتی علاقوں میں ان اداروں کے اساتذہ، طلبہ وطالبات اور دیگر وابستہ افراد بالعموم مسلمان ہیں۔ ہمارے نزدیک فاسد نظامِ تعلیم کی اصلاح اجتماعی نظام کی تبدیلی سے ہی ممکن ہے۔
7. مزاروں وغیرہ میں دھماکوں کو ہم غلط سمجھتے ہیں، ہم شریعت مطہرہ کی روشنی میں شرک فی القبور اور بدعات کے خلاف فی الوقت دعوت وتربیت کے ذریعے سے اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔ فتح کے بعد علماء کی رہنمائی میں ان امور کے تدارک کے لیے مؤثر اقدامات اٹھائے جائیں گے، ان شاء اللہ۔
8. ہماری جماعت کی طرف سے کسی کارروائی میں خطا کی صورت میں عام مسلمانوں کو نقصان پہنچ جائے تو:
   i. بلاتردد اپنی خطا کا اعلان کریں گے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے معافی کے بعد مسلمانوں سے بھی معافی کی درخواست ہوگی۔
   ii. کارروائی کی تنفیذ کرانے والے مجاہدین کا محاسبہ ہوگا۔ اگر کسی فرد سے اس ضمن میں کوتاہی ہوئی تو جماعت کی لجنۂ شرعیہ کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا جائے گا اور کوتاہی ثابت ہونے پر اس کا ارتکاب کرنے والوں کو سزا دی جائے گی۔
   iii. جن مسلمان بھائیوں کا نقصان ہوا ہو ان سے جماعت یہ درخواست کرے گی کہ وہ نقصان کی تفصیل جماعت کی قیادت کو پہنچا دیں۔ جماعت کی جب بھی استطاعت ہوئی، دیت یا مالی تاوان کی صورت میں ان شاء اللہ نقصان کی تلافی کرے گی۔
9. چونکہ ہم نظام کفر سے جنگ کے علاوہ جانبی لڑائیوں سے اجتناب کرتے ہیں، اس لیے عیسائیت، ہندومت کے مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کی بستیاں جو صدیوں سے پاکستان، بنگلہ دیش اور دیگر مسلم اکثریتی علاقوں میں مخصوص جگہوں پر موجود ہیں، ان کے خلاف جماعت جنگ میں پہل نہیں کرتی، سوائے اس صورت میں کہ کسی جگہ کسی بستی کے عیسائی، ہندو وغیرہ مسلمانوں کے خلاف صف بستہ ہو جائیں یا ان میں سے کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے یا قرآن کی

بے حرمتی کرے۔ اس صورت میں اُس مخصوص بستی کے عیسائیوں کے ضرر سے مسلمانوں کو بچانے کے لیے بس انہی کے خلاف جنگ کی جائے گی۔

10. جماعت عیسائیوں کے گرجاگھروں، ہندوؤں کی عبادت گاہوں کو نشانہ نہیں بناتی۔ باذن اللہ فتح کے بعد علماء کے فتاویٰ کی روشنی میں ان کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

ساتواں باب: روافض، قادیانیوں اور اسماعیلیوں کے حوالے سے حکمت عملی

1. روافض، قادیانیوں اور اسماعیلیوں کو جماعت شریعت کی نظر سے کافر سمجھتی ہے اور مسلمانوں میں ان فرقوں کی گمراہی کو واضح کرتی ہے۔
2. جماعت کی پالیسی ہے کہ وہ ظالم کفری نظام اور اس کی محافظ قوتوں کے خلاف جنگ کے علاوہ جانبی لڑائیوں میں نہیں الجھتی۔ اس لیے روافض، قادیانی اور اسماعیلی اگر اہل سنت کے خلاف عملی جنگ نہیں کرتے تو ان کے خلاف جماعت بھی جنگ میں نہیں الجھتی بلکہ اپنی ساری توجہ نظامِ کفر پر مرکوز رکھتی ہے جو ان فرقوں سمیت تمام دشمنانِ دین کی حفاظت بھی کرتا ہے اور ان کے فروغ کے لیے سہولیات بھی فراہم کرتا ہے۔
3. روافض، قادیانیوں اور اسماعیلیوں میں سے اگر کوئی اہل سنت کے خلاف جارحیت پر اتر آئے تو اس جارحیت کو روکنے کے لیے ان کی قیادت اور لڑنے والوں کو بھرپور جواب دیا جائے گا۔ البتہ اس وقت بھی قرآن کے فرمان فقاتلوا أئمة الكفر کی بنیاد پر یہی ترجیح ہوگی کہ دفاعی اداروں اور ایوانوں میں موجود رافضی و قادیانی قیادت کو نشانِ عبرت بنایا جائے جو اہل السنۃ والجماعۃ کے خلاف اصل منصوبہ ساز ہیں۔
4. جب تک نظامِ کفر کو شکست نہ ہوئی ہو ان فرقوں کے حوالے سے مندرجہ بالا حکمتِ عملی پر ہم عمل کریں گے، مگر فتح کے بعد علمائے امت ان کے بارے میں جو بھی فیصلہ کریں گے ان شاءاللہ اسی پر عمل ہوگا۔
5. روافض، قادیانیوں اور اسماعیلیوں کے وہ لوگ جو پانچویں باب میں بیان کردہ جماعت کے بنیادی اہداف میں کسی ہدف پر موجود ہوں تو جماعت انہیں اہل السنۃ والجماعۃ کے خلاف ان کے بغض کی بنا پر ترجیحاً نشانہ بنائے گی۔

آٹھواں باب: سیکولر جماعتوں کے ساتھ تعامل کے حوالے سے اصول

1. تشریح: سیکولر (لادین) جماعت سے وہ جماعت مراد ہے جو اپنے منشور میں اسلام کو ریاستی اور اجتماعی معاملات سے خارج سمجھتی ہے۔ سیکولر (لادین) جماعت حکومت میں بھی ہو سکتی ہے اور حکومت سے باہر بھی ہو سکتی ہے، پھر لادین جماعتوں میں بعض مجاہدین کے خلاف لڑتی ہیں، تحریض دلاتی ہیں اور بعض ایسی بھی ہیں جو جنگ میں فریق نہیں بنتی ہیں، اسی طرح بعض جماعتیں سیاسی مقاصد کی خاطر بعض اوقات حکومتی فیصلوں کی مخالفت کرتی ہیں۔۔۔ ان سب کو ایک لاٹھی سے نہیں ہانکا جائے گا بلکہ ہر جماعت کے ساتھ اس کے طرزِ عمل کے مطابق تعامل ہوگا۔
2. سیکولر (لادین) جماعتوں کی اعلیٰ قیادت جو کہ کھلم کھلا شریعت دشمنی کا اظہار کرتی ہے اور قرآن کے قانون کے مقابلے کفریہ قوانین کا نفاذ چاہتی ہے انہیں ہم واضح شرعی نصوص کی بنیاد پر طائفہ مرتدۃ (مرتد گروہ) میں سے سمجھتے ہیں، انہیں مارنا بھی جائز ہے۔ البتہ ان میں سے کس کو مارنا ہے، کب مارنا ہے اور کس کو نہیں مارنا ہے، یہ جماعت کی اعلی قیادت کی اجازت سے ہوگا۔ جماعت کی قیادت مصالح ومفاسد کو دیکھ کر ان کے خلاف اقدام کا فیصلہ کرتی ہے۔
3. جو سیکولر جماعت مجاہدین کے خلاف لڑ رہی ہو یا لڑنے میں معاونت کر رہی ہو اس کے خلاف جنگ کو ہم ترجیح دیں گے۔
4. نفاذِ شریعت کے خلاف فوج کے ساتھ پیش پیش رہنے والی سیکولر جماعت کی قیادت کو ہدف بنانا اول ترجیح ہوگی، خواہ وہ حکومت میں ہو یا ماضی میں حکومت میں رہی ہو۔
5. کسی بھی سیکولر جماعت کے خلاف ایسی عمومی جنگ نہیں ہوگی کہ ان کے ہر ووٹر اور ہر چھوٹے بڑے کارکن کو ہدف بنایا جائے، بلکہ صرف ان کی قیادت اور اُن افراد کو ہدف بنایا جائے گا جو مجاہدین کے خلاف لڑ رہے ہوں، باقی ان کی خواتین، بچے، رشتہ دار اور عام کارکنان ہمارے ہدف ہرگز نہ ہوں گے۔
6. سیکولر جماعتوں کے عام ووٹر جو کہ ان کے روٹی، کپڑا، مکان اور نوکری وغیرہ جیسے پر فریب وعدوں کے سبب ان لادین جماعتوں کے ساتھ ہیں، نہ ان کی ہم تکفیر کرتے ہیں، نہ انہیں ہدف بناتے ہیں، البتہ ان کا اس جماعت کی تائید کرنا گناہ ہے، چنانچہ ہم انہیں یہ سمجھانے کی بھرپور کوشش کریں گے، ان شاءاللہ۔
7. ہم اپنی دعوت میں یہ واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہماری ان سیکولر جماعتوں سے دشمنی لسانی، قومی اور دیگر نعروں کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ ان کی اسلام دشمنی ہی ان کے ساتھ جنگ کا سبب ہے۔

8. جہاں ان جماعتوں کو نشانہ بنانے سے فائدے سے زیادہ نقصان کا اندیشہ ہو، یا عام مسلمانوں کے سامنے ان کی اسلام اور جہاد دشمنی واضح نہ ہو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منافقین کے بارے میں حکمت عملی کی پیروی میں انھیں ہدف بنانے میں تاخیر کریں گے حتیٰ کہ ان کا معاملہ واضح ہو جائے اور ممکنہ نقصان کا سدِّباب ہو جائے۔

نواں باب: دشمن کے قیدیوں اور تسلیم ہو جانے والے افراد کے معاملات

1. دشمن کے قیدیوں اور تسلیم ہو جانے والے افراد کے معاملات میں فیصلہ کرنے کا اختیار امیر جماعت اور نائب امیر کے پاس ہے۔ ان کے سوا کوئی اور فرد اس معاملے میں تصرف کا حق نہیں رکھتا۔ البتہ امیر جماعت اور نائب فیصلہ کرنے سے پہلے مسؤول لجنۂ شرعیہ اور مسؤول لجنۂ عسکریہ سے مشورہ کریں گے۔
2. حربی اصلی کافروں (جیسے یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ، وغیرہ) میں سے جو لوگ قید ہو کر آئیں گے ان کے حوالے سے جماعت کے پاس چار اختیارات ہیں:
   - i. ان قیدیوں کے بدلے مسلمان قیدیوں کا تبادلہ کیا جائے یا
   - ii. ان قیدیوں کے بدلے فدیہ لیا جائے یا
   - iii. ان قیدیوں کو احساناً چھوڑ دیا جائے یا
   - iv. ان قیدیوں کو قتل کر دیا جائے۔
3. اگر حربی اصلی کافر قیدی، مسلمان ہو جائے تو اس صورت میں اس کا قتل جائز نہیں۔ البتہ اس کا تبادلہ اس شرط پر جائز ہو گا کہ قیدی کی رضا اس میں شامل ہو اور دوبارہ کافر ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔
4. مرتدین میں سے جو لوگ گرفتار ہو جائیں تو ان کے معاملے میں درج ذیل اختیارات میں سے کوئی ایک استعمال کیا جائے:
   - i. اس قیدی کا مسلمان قیدیوں کے عوض تبادلہ کیا جائے۔
   - ii. اس قیدی کو تعزیراً یا حداً قتل کر دیا جائے۔ اس معاملے میں امیر جماعت اور نائب امیر، لجنہ شرعیہ کے قاضی کے حکم کی مدد سے فیصلہ کریں گے۔
   - iii. اس قیدی کا مال کے عوض تبادلہ کیا جائے۔ مذکورہ امور کا فیصلہ امیر اور نائب کے اختیار میں ہے، کوئی اور فرد اس میں تصرف کا حق نہیں رکھتا۔
5. وہ لوگ جو شریعت کے دشمنوں کی صف میں شامل ہوں، جماعت کے ہاتھ پر تسلیم ہو جائیں اور شریعت کے دشمنوں کو یکسر چھوڑ دیں تو جماعت ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے، نیز مسلمانوں سے کہتی ہے کہ وہ دشمن کی صف میں موجود اپنے قریبی لوگوں کو دعوت دیں کہ وہ شریعت کے خلاف جنگ کرنا چھوڑ دیں۔ ایسے لوگ اگر جماعت میں شمولیت چاہیں تو جماعت ایسے فرد سے جہادی کام لے سکتی ہے۔
6. وہ لوگ جو دشمنوں کی صف میں شامل ہوں اور جماعت کے ہاتھ پر تسلیم ہو جائیں، تاہم دشمن کے درمیان موجود رہیں تو ایسے لوگوں کو خاص جماعت کی طرف سے امان حاصل ہو گی اور ان کی معلومات کو صیغۂ راز میں رکھا جائے گا۔

دسواں باب: جہادی جماعتوں کے حوالے سے ہماری حکمت عملی

1. وہ جماعتیں جو برصغیر میں نظامِ کفر کے خلاف برسرپیکار ہیں اور شریعت کے قیام کے لیے جہاد کر رہی ہیں ان کے ساتھ محبت، اخوت اور تعاونوا على البر والتقوى پر مبنی تعلق ہو گا۔ انہیں ہم اپنے جسم کا حصہ سمجھتے ہیں، ان کے دکھ پر دکھی اور ان کی خوشی پر ہم خوش ہوتے ہیں۔
2. جماعت کی کوشش ہو گی کہ الدين النصيحة کے تحت جہادی جماعتوں کے ساتھ باہمی نقد و اصلاح کی مثبت فضا قائم ہو۔ اس سلسلے میں ایک دوسرے کی پوشیدہ خطاؤں پر اصلاح کی پوشیدہ کوشش کریں گے جبکہ اعلانیہ خطاؤں پر تمام مجاہدین اور عام مسلمانوں کو مسئلہ واضح کرنے کے لیے اعلانیہ توجہ دلائی جائے گی۔ اسی طرح غیر شرعی فعل یا ایسی کارروائی جس کا مفسدہ اس کی مصلحت سے زیادہ ہو اور اس کارروائی کا سیاستِ شرعیہ کے خلاف ہونا واضح ہو اس سے برأت کی جائے گی۔
3. جہاد کو ایک مثبت رخ تب ہی مل سکتا ہے جب پاکستان میں برسرِپیکار جہادی جماعتیں عسکری کارروائیوں کے حوالے سے اہداف کے تعین میں چند واضح اصولوں پر متفق ہوں۔ مطلوبہ اتفاق پیدا کرنے کے لیے تنظیموں کے مختلف ہونے کے باوجود انہیں ایک حکمتِ عملی پر اکٹھا کرنے کی جماعت کی طرف سے خیر خواہانہ کوشش ہو گی۔ اس سلسلے میں جماعت برادر جہادی تنظیموں کے ساتھ متفقہ اصولوں پر معاہدوں کی صورت میں اتحاد قائم کرنے کے لیے کوشاں رہے گی اور ان سے ہر قسم کی معاونت کے لیے تیار ہے۔
4. بیان شدہ نکتہ نمبر 3 ہی کی تکمیل میں برصغیر کے اندر برسرِ جہاد جماعتوں کو امارت اسلامیہ افغانستان کی بیعت کی بھی دعوت دیتے ہیں۔ اس لیے کہ خطے میں ایک نافع اور تعمیری اتحاد امارتِ اسلامیہ افغانستان کی بیعت، جہادی امور میں شریعت کی اتباع اور سیاستِ شرعیہ کی بنیاد پر ہی قائم ہو سکتا ہے۔

5. جماعت برادر جہادی تنظیموں کو اپنے مذکورہ لائحہ کے مطابق مشترکہ کارروائیوں کی بھی دعوت دیتی ہے۔ اس صورت میں جماعت ہر تنظیم کے ساتھ غلبۂ دین اور جہاد کی تقویت کے لیے کھلے دل کے ساتھ تعاون کرے گی۔
6. نکتہ نمبر 3 ہی کے تحت تمام جماعتوں میں دعوتی، فکری، تربیتی، شرعی اور عسکری امور میں باہمی تعاون پیدا کرنے کی کوشش ہو گی۔
7. مشکلات اور مصائب میں ان جماعتوں کے ساتھ ہر قسم کا ہمدردانہ اور معاونت پر مبنی تعلق قائم رکھیں گے۔
8. ایسے امور پر جو سب جماعتوں کو یکسر متاثر کرتے ہوں مشاورت کا دروازہ کھلا رکھیں گے اور ایسے ہر فیصلے میں ان جماعتوں کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کریں گے، ان شاء اللہ۔
9. اگر کوئی مجموعہ یا تنظیم منہجی موافقت کی بنیاد پر جماعت میں شمولیت اختیار کرنا چاہے تو ہمارے دروازے ان کے لیے کھلے ہیں۔
10. کشمیر، بھارت، بنگلہ دیش اور اراکان (برما) میں بھی جہادی جماعتوں (جو ایجنسیوں سے آزاد ہوں) کے ساتھ انہی اصولوں پر عمل کیا جائے گا، ان شاء اللہ۔
11. وہ جہادی جماعتیں جو شریعت دشمن ایجنسیوں کی سرپرستی میں کسی خطے میں مصروفِ عمل ہیں، ہم دعوت دیتے ہیں کہ وہ خود کو ان کی محتاجی سے نکالیں تاکہ مظلوموں کی نصرت اور نفاذِ شریعت کی جانب حقیقی قدم بڑھایا جاسکے، کیونکہ تاریخ شاہد ہے کہ طاغوتی افواج آخر کار ان کے جہادی ثمرات کو برباد کر دیتی ہیں۔ جہادِ کشمیر اس کی واضح مثال ہے۔

گیارہواں باب: مذہبی جمہوری جماعتوں کے حوالے سے ہماری حکمت عملی

1. جمہوریت کو ہم شریعت کی رو سے کفر سمجھتے ہیں۔ اس میں کسی بھی نظریے کے ساتھ کسی بھی جماعت کی شمولیت، نفاذِ شریعت کی بجائے، نظام کفر کی تقویت واستحکام پر منتج ہوتی ہے۔ مگر اس سب کے باوجود ہم جمہوریت میں شامل ہر شخص کو ہرگز کافر خیال نہیں کرتے۔
2. جمہوریت میں شامل مذہبی جماعتیں ''دینی مصلحت'' کی خاطر جمہوریت میں شامل ہونے کی بودی تاویل کرتی ہیں، مثلاً مدارس کا تحفظ، پارلیمنٹ کے ذریعے لادینیت کے سیلاب کے خلاف بند باندھنا یا جمہوریت کے ذریعے اسلامی شریعت کو نافذ کرنا وغیرہ وغیرہ... دین کی خدمت یا نفاذِ شریعت کی غرض سے پارلیمنٹ میں بیٹھنے کی یہ تاویل ہم باطل تاویل سمجھتے ہیں، مگر اس کے سبب نہ ان کی تکفیر کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں ہدف بنانا ہم جائز سمجھتے ہیں۔ تاہم چونکہ اس فعل سے نظامِ کفر کو تقویت مل رہی ہے اس لیے جملہ دعوتی ذرائع استعمال کرتے ہوئے انہیں اس حرام فعل سے روکنے کی بہر صورت کوشش کرتے ہیں۔
3. ان جماعتوں کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسے نیک کاموں کی کھلے عام حوصلہ افزائی کریں گے اور جمہوری کھیل تماشوں اور دیگر غلطیوں اور کوتاہیوں پر علی الاعلان نقد و نصیحت کریں گے۔

بارہواں باب: عمومی دینی تنظیمات کے ساتھ تعامل کے اصول

ایسی دینی جماعتیں جو معاشرے میں دعوت و تبلیغ اور اصلاح کا کام کر رہی ہیں:

1. ان کے افراد کو ہم اپنے بھائی اور شرعی معاشرہ قائم کرنے کی سعی میں اپنے ساتھی سمجھتے ہیں۔
2. ان کے تمام اعمالِ خیر کی تحسین کرتے ہیں اور جب بھی موقع ملے ان کے کارِ خیر میں ان سے تعاون کرنے کے خواہش مند ہیں۔
3. ساتھ ہی ساتھ ان کو جہاد کی تائید اور نصرت کی دعوت اور ترغیب دیتے ہیں اور شریعت کے تمام فرائض کی ادائیگی کی طرف بلاتے ہیں۔
4. ہماری کوشش ہے کہ اس خطے میں موجود اہل السنۃ والجماعۃ کے تمام مکاتبِ فکر کو امارتِ اسلامی افغانستان کے جھنڈے تلے خطے میں شریعت کے نفاذ اور شریعت دشمن قوتوں کے خلاف متحد کیا جائے، انھیں فروعی اختلافات سے نکال کر امت کے ان اجتماعی اور اصولی مسائل پر متفق کیا جائے جس سے یہ امت شریعت کے دشمنوں کے مقابلے میں سیسہ پلائی دیوار بن جائے۔

تیرہواں باب: علمائے دین کے حوالے سے ہمارا مؤقف اور تعامل کے اصول

خطے میں موجود علماء و مدارس کو جماعت نظامِ کفر کے خلاف تحریک اور خلافت کے قیام کے لیے جہاد میں بنیادی قوت سمجھتی ہے اور ان کے حوالے سے درج ذیل اقدامات کو اپنے لیے لازم گردانتی ہے:

1. علماء اسلامی معاشرے کے قائدین ہیں۔ ان کی اطاعت اور رہنمائی میں ہی شریعت کا نفاذ اور اسلامی معاشرت کا قیام ممکن ہو سکتا ہے۔ ان کا احترام کرنا اور معاشرے میں انہیں ان کا مقام دلانا ہم اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں تاکہ وہ اللہ کی شریعت کو نافذ کریں اور اللہ کی کتاب کو پارلیمنٹ کا محتاج نہ بننے دیں۔

2. جماعت علماء، خاص کر اہلِ حق علماء اور دینی مدارس کا دفاع اپنی اولین ذمہ داریوں میں سے سمجھتی ہے۔ اس سلسلے میں ان پر حکومتی یا غیر حکومتی ہر قسم کی جارحیت کا بھرپور دفاع کرے گی اور اپنی استطاعت کے بقدر ان پر ہونے والے کسی بھی قسم کے ظلم کا انتقام لے گی ان شاءاللہ۔
3. ہم اپنا تمام جہادی سفر اہلِ حق علماء کی رہنمائی اور سرپرستی میں طے کریں گے۔ اس کے لیے علمائے کرام سے مضبوط روابط رکھنے اور ان سے علمی مسائل میں مشاورت کی کوشش کرتے رہیں گے، ان شاءاللہ۔
4. جماعت، علماء اور مدارس کی قوت بن کر انہیں انگریزی نظام کے خلاف مضبوطی سے جم جانے کی قوت فراہم کرے گی، ان شاءاللہ۔
5. جو علماء معاشرہ میں کسی بھی طرح کا اصلاح و تربیت کا کام سرانجام دے رہے ہیں جماعت ان کی ہر ممکنہ تائید کرے گی اور کسی بھی علاقے میں غلبہ حاصل ہونے کی صورت میں ایسے کاموں کی سیاسی اور مالی پشت پناہی کرے گی، ان شاءاللہ۔
6. جماعت اس امر کی خواہش مند ہے کہ علماء اور طلباء کو جہادی صفوں میں شامل کیا جائے تاکہ وہ اس جہاد کی دینی اور دنیاوی کامیابی کی طرف رہنمائی کر سکیں۔
7. علمائے سوء، یعنی علم دین سے منسوب وہ افراد جو دنیاوی حقیر مال و متاع کی خاطر اپنا علم بیچ کر اپنے پیٹ جہنم کی آگ سے بھرتے ہیں اور لوگوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے روکتے ہیں، ان کی حقیقت ہم لوگوں کے سامنے واضح کریں گے، ان کے سرکاری فتووں کا جواب علم کی روشنی میں دیں گے۔ اگرچہ مجاہدین فی سبیل اللہ کے دلوں کو کفار و مرتدین سے زیادہ کاری زخم انہی نے لگائے ہیں، لیکن پھر بھی ہم انہیں قتل یا گرفتار کرنے سے اُس وقت تک گریز کریں گے جب تک کہ یہ شواہد ہمارے پاس نہ ہوں کہ یہ نفاذِ شریعت کے خلاف عملاً قتال میں حصہ لے رہے ہیں۔

چودھواں باب: مسلکی و فقہی تفاوت کے حوالے سے ہمارا موقف

1. مسلکی تعصب (حنفی و سلفی یا حیاتی و مماتی وغیرہ) اور اس کی بنیاد پر بحث و مباحثہ اور افتراق واختلاف کو ہم امتِ مسلمہ کی وحدت کے لیے نقصان دہ تصور کرتے ہیں۔ اس لیے ہماری کوشش ہے کہ امت کو فروعی اختلافات سے نکال کر اہل السنۃ والجماعۃ کے ان اجتماعی اور اصولی مسائل پر متحد کیا جائے جن سے یہ امت شریعت کے دشمنوں کے مقابلے میں سیسہ پلائی دیوار بن جائے۔
2. اس ضمن میں ہر فقہی مسلک والے کو اپنے متعلقہ مسلک کے حق پرست اور معتدل علماء سے جڑنے، ان کی رہنمائی حاصل کرنے اور ان کی کتب سے مستفید ہونے کو ضروری خیال کرتے ہیں تاکہ علمی مسائل میں آزادروی، خود رائی اور خود اجتہادی جیسے مہلک امراض کا تدارک ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں جہاد کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، ہمیں اور ہمارے جہاد کو دشمنانِ دین کے لیے عبرت کا تازیانہ جب کہ مسلمانوں کے لیے خیر اور رحمت کا باعث بنائیں، آمین۔

والله الموفق لكل خير

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين وصلى الله على النبي الكريم وعلى آله وصحبه أجمعين

جماعت قاعدۃ الجہاد برصغیر

شوال ۱۴۳۸ ہجری بمطابق جون ۲۰۱۷ء

☆☆☆☆☆

امریکہ ایک ایسے ہی دین کا پرچار چاہتا ہے جس کا الولاء والبراء کے عقیدے سے دور کا بھی واسطہ نہ ہی، یہاں تک کہ اسلام محض چند ظاہری اعمال کا نام بن کر رہ جائے، جن کا اجتماعی زندگی سے کوئی تعلق نہ ہو۔ جو صرف مسجد کی حد تک محدود ہو، اُس سے باہر نہیں۔ اہلِ پاکستان پر لازم ہے کہ وہ اس حقیقت کا درست طور پر ادراک کریں کہ امریکہ اس وقت مسلمانوں پر ایک ایسی شدید صلیبی جنگ مسلط کیے ہوئے ہے، جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور یہ کہ اس صلیبی حملے کا ایک اہم ہدف خود پاکستان کو بھی ایسی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کر دینا ہے، جو ہر وقت صلیبی امریکہ کے ایوانوں کا طواف کرتی رہیں۔ سوات اور قبائلی علاقوں میں جاری اس جنگ کی حیثیت محض پاکستان کے ایک داخلی مسئلے کی حد تک محدود نہیں بلکہ یہ اُس جدید صلیبی جنگ کے میدانوں میں سے ایک میدان ہے جس میں پاکستانی حکومت اور فوج، صلیب اور صلیب کے پجاریوں کے ہر اول دستے کا کردار ادا کر رہی ہے۔ اگر واقعی یہ پاکستان کا داخلی مسئلہ ہوتا تو امریکہ اور نیٹو اس میں ایک ڈالر بھی خرچ کرنے اور ایک گولی بھی چلانے پر تیار نہ ہوتے"۔

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا!

پاکستان میں تحریک جہاد برصغیر مختلف صورتوں کی آزمائش کا سامنا کر رہی ہے، اس تناظر میں میدان دعوت وقتال کے سب مجاہدین وانصار کے لیے استاذ اسامہ محمود حفظہ اللہ کا درس

بسم اللہ الرحمان الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ أما بعد

پس منظر:

پچھلے تین چار سال کے عرصے میں عالمی سطح پر پوری دنیا میں تحریکِ جہاد ایک خاص اور منفرد مرحلے سے گزری اور گزر رہی ہے۔ اس عرصے میں خیر اور شر کے درمیان ایک بڑی تفریق ہوئی اور اسی عرصے میں جہادِ پاکستان پر بھی نشیب وفراز آئے۔ جہاد کے نام پر جہاد مخالف کئی واقعات ہوئے۔ ان واقعات پر ہماری جماعت کی طرف سے مستقل ردعمل بھی آتا رہا۔ پھر مجاہدین پر اس دوران آزمائش میں اضافہ ہوا یہاں تک کہ آج جہاد سے منسوب، جہاد کو بدنام کرنے والے بعض افراد اعلانیہ طور پر آئی ایس آئی کی گود میں بیٹھ گئے اور اپنے علاوہ جہادِ پاکستان سے وابستہ تمام افراد کو جن میں اکثریت مخلص مجاہدین اور صالح قیادت کی ہے، ان سب کو وہ دشمن کے آلہ کار بتا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ گفتگو اللہ کے اذن سے آپ کے سامنے رکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خیر کی بات کرنے اور خیر پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ان باتوں کو حق کی نصرت اور حق والوں کی نصرت کا ذریعہ بھی ثابت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ حق کے راستے پر ہمیں ثابت قدم رکھے اور اللہ رب العزت ہمیں حق کی نصرت کی توفیق فرمائے۔ آمین

یہ معمولی دور نہیں!

عزیز بھائیو! اس دور کی نزاکت ہمیں ہر وقت ذہن میں رکھنا چاہیے، یہ ایمان کے لیے کوئی معمولی دور نہیں ہے بلکہ انتہائی خطرناک دور ہے، یہ وہ دور ہے جب حدیث کے مطابق فتنے بارش کی طرح برس رہے ہیں اور یہ کہ ایک آدمی صبح مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوگا يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، اور شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کافر ہوگا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، ويُصْبِحُ كَافِرًا اور اس سارے کا سبب بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں: يَبِيعُ فِيهَا أَقْوَامٌ خَلَاقَهُمْ وَدِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا قَلِيلٍ کہ اس دور میں لوگ دنیا کی قلیل مال ومتاع کی خاطر اپنا دین اور اخلاق بیچ ڈالیں گے۔ ایک اور حدیث کے مطابق اس دور کو دھوکے کا زمانہ کہا گیا ہے کہ اس میں يُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ سچے کو جھوٹا کہا جائے گا اور جھوٹے کو سچا مشہور کرایا جائے گا۔ وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ دیانت دار کو خائن مشہور کرایا جائے گا اور خائن کو دیانت دار بتایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق کے راستے پر ثابت قدم رکھے اور حق کی نصرت کی توفیق فرمائے اور ہمارا شمار اپنے دین کے انصار میں فرمالے۔ آمین

جہاد اور آزمائش:

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ میں تمہیں ضرور بالضرور آزماؤں گا، اور اس آزمائش کا مقصد کیا ہوگا؟ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ کہ اللہ کے رستے میں لڑنے والے، حقیقی معنوں میں قربانی دینے مجاہدین کو جان لوں، وَالصَّابِرِينَ اور جہاد کے اس رستے پر ڈٹنے والوں کا پتہ چل جائے، وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ اور جو دعوے تم کرتے ہو کہ میں مؤمن ہوں، میں مجاہد ہوں، ان دعووں کو میں ضرور بالضرور آزماؤں گا۔

اور اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ

اللہ کی سنت یہ نہیں ہے کہ تم مؤمنین جس حال میں ہو، اسی حال میں تمہیں چھوڑے رکھے، بلکہ اللہ رب العزت کو چھانٹی مطلوب ہے! اللہ تعالیٰ آزمائشیں لاتا ہے، تکالیف اور مصائب بھی لاتا ہے اور وقتی طور پر بعض اوقات کچھ طاقت اور چند کامیابیاں بھی دے دیتے ہیں، وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً، اور تمہیں شر اور خیر سے آزمائیں گے، مقصد کیا ہے؟ مقصد آزمائش ہے۔ اور آزمائش کا مقصد کیا ہے؟ حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ تاکہ خبیث کو طیب سے، گندے کو پاک سے جدا کردیں۔

جہاد میں میرے بھائیو! اللہ بروں اور اچھوں کو اکٹھا نہیں چھوڑتا، اللہ تعالیٰ ہمیں اچھا بنائے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس تحریکِ جہاد میں وہ جو اللہ کی رضا کے لیے، مسلمانوں کی ہدایت کے لیے، مسلمانوں کی حفاظت کے لیے اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر رہے ہوں، داؤ پر لگاتے ہوں اور وہ... جو اخلاص و اخلاق سے عاری ہوں، جو جہاد کو بدنام کر رہے ہوں، جن کے سامنے اپنی جان، اپنی ذات، اپنی شہرت، اپنی دنیا ہی مقصد ہو، یہ دونوں طرح کے لوگ اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ کندن بنانے کے لیے سونے کو آگ کی بھٹی میں ڈالا جاتا ہے، آگ میں گرمایا جاتا ہے تاکہ ملاوٹ پگھل کر گندی نالی میں بہہ جائے اور سونا کندن بن کر صاف ستھرا، کھرا، الگ اور واضح نظر آجائے۔ اسی طرح اللہ رب العزت مؤمنین کو بھی آزمائش کی بھٹی میں ڈالتا ہے، اللہ رب العزت فرماتے ہیں: إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ اگر تم پر آج زمین تنگ ہوئی ہے تو تمہارے دشمن پر بھی یہ وقت آتا رہا ہے۔ یہ جو کبھی ایک کو فتح ملتی ہے اور دوسرا آزمائش سے گزرتا ہے، ایک سے زمینیں چھن جاتی ہیں، نقصان در نقصان کی خبریں ہر وقت آنے لگتی ہیں، بم باری ہوئی، چھاپہ پڑا، فلاں بھائی شہید ہوئے، فلاں بھائی گرفتار

ہوئے، اور دشمن تو وہ کامیابی کے بگل بجا رہا ہوتا ہے، کہ کمر توڑ دی شر پسندوں کی، (ان کے مطابق شر پسند)، 'شر پسندوں' سے زمین صاف کر دی... میرے بھائیو! یہ حق اور باطل کی پہچان نہیں ہے۔ یہ جیت اور ہار حق و باطل کی پہچان نہیں ہے۔ یہ تو ہوتا رہتا ہے، وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یہ تو دن ہیں جن کو اللہ تعالیٰ الٹتا پلٹتا ہے... کبھی ایک کو دنیاوی فتح دیتا ہے تو کبھی دوسرے کو۔ پھر مقصد کیا ہے؟ مقصد آزمائش ہے!

جہاد میں آزمائش کے مقاصد:

اس آزمائش کے مقاصد اللہ رب العزت نے اپنی کتاب میں بیان فرمائے ہیں۔

پہلا مقصد: مخلص اور غیر مخلص میں فرق نظر آئے

اللہ رب العزت فرماتے ہیں **وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا!** تاکہ مؤمن اور منافق، مخلص اور غیر مخلص، مجاہد اور غیر مجاہد، جھوٹے اور سچے کے درمیان فرق نظر آئے۔ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ، یہاں تک کہ خبیث پاک سے جدا ہو جائے، وہ جو گندا ہو کر اپنے آپ کو صالحین کا نمائندہ دکھاتا ہے وہ لڑھک کر بھاگ جائے اور جو نیک اور صالح ہوں، انہیں اللہ تعالیٰ ثابت قدمی دے، انہیں اللہ رب العزت سچا دکھائے، جھوٹے لوگ خالق اور مخلوق دونوں کے سامنے ذلیل اور رسوا ہو جائیں، اور سچوں کو اللہ دنیا و آخرت کی رفعتیں عطا فرمائے۔

دوسرا مقصد: مومنین کے اجر میں اضافہ

آزمائش جب آتی ہے، جب تکلیف بڑھتی ہے، جب تنگی محسوس ہوتی ہے تو اس کا مقصد مومنین کے اجر میں اضافہ ہوتا ہے۔ عِظَمُ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: آزمائش جتنی سخت ہوتی ہے، آزمائش جتنی بڑی ہوتی ہے اتنا اجر زیادہ ہوتا ہے۔ جنت کے اندر مومنین کے لیے، مجاہدین کے لیے اللہ نے درجات رکھے ہیں۔ جب اللہ والے پر آزمائش آتی ہے تو وہ اس مقصد کو سمجھتا ہے کہ مقصد میرے گناہ جھڑنے ہیں۔ ان درجات میں اللہ تعالیٰ نے بڑا درجہ میرے لیے رکھا ہے تو اس درجے تک پہنچانا مقصود ہے۔ اس لیے یہ آزمائش آئی ہے۔ لیکن صبر شرط ہے۔ اجر کی نیت سے صبر کرنا۔ کس چیز پر صبر؟... ایمان پر صبر، جہاد پر صبر اور شریعت کی اتباع پر صبر۔

تیسرا مقصد: شہداء کا چناؤ

وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ: اللہ اپنے محبوب بندوں کو، جو اللہ کے راستے میں نکلے ہوتے ہیں، جو اللہ کے لیے قربانیاں دینے کا جذبہ رکھتے ہیں، جن کا دل اخلاص سے بھرا ہوتا ہے، ان کو اپنے پاس بلانا چاہتے ہیں۔ ان اللہ لا ینظر الی اجسامکم ولا اموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے دلوں کو دیکھتا ہے۔ تو ایسے مومنین کو اللہ رب العزت اپنی طرف بلانا چاہتا ہے۔ اور جب اپنی طرف بلانا چاہتا ہے تو ان پر وقتی طور پر اپنے دشمن کو غلبہ دے دیتا ہے اور یوں وہ دشمن کی بمباری کی وجہ سے، دشمن کی گولیوں کی وجہ سے، دشمن کے تشدد کی وجہ سے اس کی اذیت کی وجہ سے شہید ہو جاتے ہیں۔ دشمن خوشی کا اظہار کرتا ہے وہ خوشیاں مناتا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس میں ان مومنین کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ ان کی خواہش پوری ہو جاتی ہے، ان کو اپنی منزل مل جاتی ہے اور وہ اپنے رب کے پاس جنتوں میں پہنچ جاتے ہیں۔

چوتھا مقصد: مجاہدین کی تربیت و اصلاح

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا!، یہ مؤمنین، جب ان پر آزمائش آتی ہے تو اپنے گناہوں پر نظر ڈالتے ہیں، یہ ضد اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ نہیں کرتے ہیں، بلکہ یہ خود احتسابی سے کام لیتے ہیں، فوراً دوڑتے ہیں اور اپنی اصلاح کرتے ہیں، اور جب یہ اپنی اصلاح کرتے ہیں، اپنی تحریک کی اصلاح کرتے ہیں، اپنی جماعت کی اصلاح کرتے ہیں، اپنے پورے سفر کی پھر اصلاح کرتے ہیں، تو یوں اس آزمائش کی بدولت وہ خود بھی پاک ہو جاتے ہیں، صاف ہو جاتے ہیں اور ان کی جہادی تحریک پختہ سے پختہ تر، قوی سے قوی تر سامنے آ جاتی ہے اور تجارب حاصل کرتی ہے اور یوں ان کی یہ تحریک مسلمان عوام کے لیے مزید رحمت اور مزید برکت کا باعث ثابت ہو جاتی ہے۔

پانچواں مقصد: دین دشمنوں کی تباہی

وَيَمْحَقَ الْكَافِرِيْنَ! دین دشمنوں کی تباہی اس آزمائش میں چھپی ہے۔ مؤمنین پر جب ان ظالموں کو وقتی غلبہ دیا جاتا ہے، تو ان کی خباثت، ان کی دین دشمنی، ان کی سنگ دلی اور اہل دین کے خلاف، دین کے خلاف چھپا ہوا شدید بغض اور سینوں کے اندر بھیڑیوں سے بھی زیادہ وحشی دل کھل کر سامنے آ جاتے ہیں۔ پاکستان میں ان ظالموں کا حال دیکھیے، آج جس طرح ان کی خباثت اور دین دشمنی، اہل دین پر بغض اور غصہ واضح نظر آتا ہے... بنگلہ دیش کا حال دیکھیے۔ بنگلہ دیش میں مومنین اور مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے... تو یوں باطل کا باطل ہونا اس آزمائش میں مزید واضح ہو جاتا ہے۔ اور پھر ہر دیکھنے والا، انصاف اور عدل سے کام لینے والے دل و ذہن کے اندر پھر ان ظالموں کی خباثت پر کوئی شک و شبہ نہیں رہتا۔ اور یوں اللہ رب العزت بھی ان پر اپنی حجت تمام کر دیتا ہے اور ان کا وقت پھر قریب ہو جاتا ہے۔ ان کی رسی پھر اللہ رب العزت حجت تمام کر کے کھینچنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا مومنین کی اس آزمائش میں دراصل اہل جہاد کے لیے خیر ہوتی ہے۔

چھٹا مقصد: اماموں کی تیاری

میرے بھائیو! حق کی تحریکیں، ہدایت کی تحریکیں، وہ تحریکیں جو لوگوں کو ہدایت کی طرف بلاتی ہیں اور لوگوں کی ہدایت کے لیے ظالموں کے ساتھ لڑتی ہیں، یہ بغیر مثال اور بغیر امام کے نہیں چل سکتیں، حق کی تحریکوں کے لیے ہر دور میں اور ہر مرحلے پر ایسے افراد کی ضرورت ہوتی ہے کہ جن کے اخلاص کو، جن کے صبر کو، جن کے ڈٹنے، جمنے اور حق کی خاطر قربانیوں کو دیکھ کر دیکھنے والوں کو حق کی دعوت ملے اور ان کے بعد اسی راستے

پر آنے والوں کو حق کی خاطر جمنے اور ڈٹنے کا سبق ملے، اللہ نے ہمیں دعا سکھائی ہے، **وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا**۔ اے اللہ ہمیں متقین کے لیے امام بنا دے یا رب! یہ امام بننا آسان کام نہیں ہے میرے بھائیو، اس کا راستہ آزمائشوں سے گزرتا ہے، **وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ** اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو آزمائش کی بھٹی میں ڈالا، اور جب آپ علیہ السلام اس میں سرخرو ہوئے تو اللہ نے فرمایا: **قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا** میں تمہیں لوگوں کے لیے امام بناتا ہوں... یہ کب فرمایا؟ آزمائش کی بھٹی سے سرخرو نکلنے کے بعد۔ میرے بھائیو! حق راستے پر، اس دین میں جب کسی کو مثال اور امام بنایا جاتا ہے تاکہ بعد میں آنے والے اس مثال کو دیکھ کر دین کی محبت اپنے دل میں اتاریں، دین پر عمل کریں، دین پر قربانی کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں تو ایسے افراد کو اللہ رب العزت آزمائش میں ڈالتے ہیں، عبد الرشید غازی رحمہ اللہ کی مثال دیکھئے، ان کو بھی اس بھٹی میں ڈالا گیا، آپ جم گئے اور ڈٹ گئے ...تو امام بن گئے۔ یہ مثال جو انہوں نے دکھادی اس کے نتیجے میں پاکستان بھر میں جہادی تحریک کھڑی ہوگئی!

جب جان بچانے کے جائز راستے بند ہو جاتے ہیں!

میرے بھائیو! مؤمن کے اوپر جب آزمائشیں آتی ہیں اور اس کے لیے جان بچانے کے سارے جائز راستے جب بند ہو جاتے ہیں، تو وہ کسی ایسے دروازے پر دستک نہیں دیتا جو دروازہ اللہ کو ناپسند ہو، وہ ایسے کسی راستے پر نہیں نکلتا جس راستے سے جان تو بچ جائے مگر ایمان سے وہ محروم ہو جائے، یہی وجہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے واقعے میں جب جادوگر ایمان لاتے ہیں، اور فرعون ان نو مسلموں پر دباؤ ڈالتا ہے، واپس ہو جاؤ! اپنے دین میں واپس ہو جاؤ۔ اس دین کو چھوڑ دو، نہیں واپس ہو گے، نہیں پلٹو گے، نہیں جھکو گے، تو ذبح ہو جاؤ گے، قتل ہو جاؤ گے اور تمہارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے، تو اس وقت یہ مؤمنین اور یہ نو مسلم اہل ایمان، کس چیز کی خواہش کرتے ہیں؟ وہ کیا دعا مانگتے ہیں؟ وہ فرعون کے سامنے جھکتے نہیں، معافی اور امان کا مطالبہ نہیں کرتے، زندگی کی بھیک نہیں مانگتے، وہ سمجھ جاتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ اب بچنے کے سارے راستے مسدود ہو گئے ہیں، اس لیے وہ اللہ سے ایمان ہی پر ڈٹنے اور ایمان ہی کے راستے پر موت کی دعا مانگتے ہیں ۔ **رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ** اے اللہ ہمیں ایمان پر ثابت قدمی دے، اور اسی ایمان کے ساتھ ہمیں موت دے۔ وہ ایمان کے ساتھ موت کی خواہش کرتے ہیں۔ ایسی زندگی کو وہ نہیں چاہتے جس میں جینا ملے، رہائی اور آزادی تو ملے لیکن ایمان سے محروم ہو جائیں۔

مدرسۂ ابتلاء سے سند لینے والے امام!

پاکستان میں آزمائش کے اس مدرسے کو دیکھئے! اس **مدرسۃ الابتلاء** سے سند لینے والے ائمہ کو دیکھیے... کتنے امام اس نے پیدا کیے! مفتی نظام الدین شامزئی، مفتی جمیل الرحمن، غازی شہید رحمہ اللہ کے والد مولانا عبد اللہ شہید رحمہم اللہ۔ اُس وقت جس وقت حق بولنا، مرنے کے مترادف تھا۔ اس وقت یہ سب اور ان جیسے اس وقت کے بہت سے ائمہ بہت سے علما اس آزمائش میں سرخرو ہوئے اور امام بن گئے۔ پھر ان چند سالوں میں دیکھیں، اس آزمائش کی بھٹی نے کیسے کیسے امام پیدا کیے۔ مولانا نصیب خانؒ کی شخصیت دیکھیں، جو اکوڑہ خٹک حقانیہ میں مدرس تھے۔ مولانا عبد الجبار شاکر، ڈاکٹر عثمان، ممتاز قادری اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل فرمائے۔ نوائے افغان جہاد کے مدیر حافظ طیب نوازؒ (حافظ عبد المتین)، یہ میجر ڈاکٹر طارقؒ، میجروں کے لیے اور ڈاکٹروں کے لیے مثال!...ان ائمہ کی فہرست کوئی مختصر نہیں ہے، یہ بہت طویل ہے۔ یہ جو آزمائش کی بھٹی سے نکل رہے ہیں، آزمائش کے اس مدرسے سے سند لے رہے ہیں، پاکستان کی ایجنسیوں کے عقوبت خانوں اور اذیت خانوں سے چھلنی چھلنی لاشیں بن کر نکل رہے ہیں، یہ سب یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ہم مثال ہیں۔ حق پر ڈٹ جاؤ، اللہ کے دین کے لیے ڈٹ جاؤ، اللہ کے دین کے لیے جم جاؤ۔ یہ اللہ کا دین لاوارث نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ورثا پیدا کرتے ہیں۔ اور یہ آج وہ ورثا ہیں جو اس دور میں ہمیں مل رہے ہیں۔ ہر طبقہ سے مل رہے ہیں الحمد للہ۔ پاکستان پر، اس برصغیر پر یہ اللہ کی نعمت ہے، یہ اس آزمائش کی برکت ہے کہ اللہ رب العزت اس خطے کے مسلمانوں کو یہ مثالیں دے رہے ہیں کہ ان مثالوں کے راستے پر چلو۔ جنت جانا ہے؟ اللہ کی رضا مطلوب ہے؟ اللہ محبوب ہے؟ اللہ کی محبت چاہیے؟ رستہ یہ ہے اور یہ اس کے امام ہیں! ان اماموں کے پیچھے چلو اور حق کے اس راستے پر ڈٹ جاؤ! رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ ... یہاں میدان جہاد میں دشمن کے سامنے جو ڈٹ گئے ان کی مثالیں بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ آپریشن ضرب عضب سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی بہت ساری مثالیں ہیں۔ یہ استاد اسلم (قاری یاسین) رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ، امام تھے۔ بہت بڑی مثال تھے، اللہ انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ یہ ہمارے انتہائی محبوب بھائی اور عظیم بھائی، ہمارے اسامہ ابراہیم بھائی (جن کا جہادی نام ظہیر بھائی اور امجد بھائی تھا) ہم سب کے لیے زندگی میں بھی مثال تھے اور اب جب کہ اللہ کے پاس لوٹ گئے، اللہ نے انہیں چن لیا، گئے تو مثال بن کر گئے۔ بنگلہ دیش کے ہمارے انتہائی عزیز اور صدق و وفا، بہادری اور جرأت کے پیکر، عظیم قائد، سہیل بھائی (طارق بنگلہ دیشی بھائی)، ہندوستان کے انتہائی محبوب، انتہائی عزیز، حیدر آباد دکن سے آئے اور یہاں اس قافلے میں انہوں نے خون دیا، یہ محترم قاری عمر رحمہ اللہ۔ رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ۔ اللہ نے ان جیسی مثالوں سے ہمیں نوازا۔ اللہ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان شہدا و ائمہ کے قافلے کا مقتدی بنائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قافلے سے ایک لمحے کے لیے بھی نہ ہٹائے۔ اس قافلے پر ہمیں ثابت قدمی دے اور اللہ

تعالیٰ ان تمام مسلمانوں کو جن کے دل میں اخلاص ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت کرنا چاہتے ہیں، اللہ ان کو جہاد کے قافلے میں شامل فرمائے۔

نفسانی خواہشات: ایک خطرناک آزمائش:

عزیز بھائیو!

آزمائش کی ایک اور نوعیت بھی ہے، اوپر جو نوعیت بیان ہوئی یہ تو مشاکل و مصائب اور تنگی و تکالیف کی ایک آزمائش تھی۔ ایک اور آزمائش ان تمام آزمائشوں سے زیادہ خطرناک اور زیادہ مشکل ہے۔ یہ انسان کی نفسانی خواہشات کی آزمائش ہے۔ یہ مال و متاع اور شہرت و امارت کی محبت، ایمان و جہاد کی تکالیف پر ثابت قدمی کے مقابل عافیت اور راحت کی چاہت کی آزمائش ہے۔ واللہ! نفس کی یہ چاہتیں اور یہ محبتیں ...دیگر تمام فتنوں سے زیادہ خطرناک ہیں، زیادہ سنگین ہیں۔ پھر یہ آزمائش اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے، مزید سنگین ہو جاتی ہے، جب سفر طول پکڑے اور نصرت اور فتح دور دور تک کہیں نظر نہیں آرہی ہو، نکلے تو اس لیے تھے کہ ظلم کا نظام ختم ہو جائے، پانچ سال نہیں تو آٹھ سال، دس سال میں کابل سے دہلی تک شریعت کا جھنڈا نظر آجائے، لیکن جب یہ منزل نظر نہیں آرہی ہوتی ہے تو ایسے میں بہت کم لوگ ڈٹتے ہیں اور اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔ اللہ رب العزت ہمیں اور آپ کو ان میں شامل فرمائے۔ اللہ رب العزت ہمیں ثابت قدمی دے۔

آزمائشوں میں استقامت دکھانے والے مجاہدین کی صفات:

ایسی آزمائش میں جو لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور کھڑے رہتے ہیں، وہ ایمان کا حق ادا کرتے ہیں۔ میرے بھائیو! ایمان اللہ کی امانت ہے، یہ سات آسمان اوپر سے اللہ نے عظیم امانت اتاری ہے، یہ ایمان انتہائی ثقیل امانت ہے اور اسے وہ لوگ ہی اٹھا سکتے ہیں جو اس کے اہل ہوتے ہیں۔ ان عظیم صفات والے خوش نصیبوں کی چند مزید صفات تذکیراً عرض کرنا چاہتا ہوں۔

سپردگی اور اخلاص

یہ لوگ اپنی کسی اچھائی، اپنی کسی خوبی، اپنی کسی صلاحیت کی نسبت اپنے آپ کو نہیں کرتے ہیں۔ زبان سے بھی، قلب سے بھی اور عمل سے بھی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ میری خوبی، میری صلاحیت، میرا کارنامہ، میرے یہ چھوٹے موٹے کام' یہ سب کے سب میرے اپنے زور بازو اور میری اپنی طاقت کی بدولت نہیں ہیں۔ ایسے مومن **لاحول ولا قوۃ الا باللہ، وما توفیقی الا باللہ** ! پر ایمان رکھتے ہیں، کہ یہ سب صلاحیتیں اللہ نے دی ہیں، اللہ توفیق نہ دیں تو کوئی ایک خوبی، کوئی ایک صلاحیت بھی نہیں مل سکتی۔

یہ لوگ اپنے آپ کو اور اپنا سب کچھ اللہ کے سپرد کرتے ہیں، اپنا اسٹیرنگ اللہ کے حوالے کر دیتے ہیں کہ اللہ جس طرف اس کو موڑے وہ راضی رہتے ہیں۔ ان کا مقصد اللہ کی اطاعت ہوتا ہے۔ باقی اللہ انہیں کیسا ماحول دیتے ہیں، کس قسم کا روڈ دیتے ہیں، پہاڑ پر چڑھاتے ہیں یا مید ان پر چلاتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی۔ لہٰذا وہ، **وافوض أمری الی اللہ**' اللہ تعالیٰ کو اپنا سب کچھ سپرد کرتے ہیں۔

ایسے رجال کو لوگوں کی تعریف کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ لوگوں کی تعریف پسند نہیں کرتے، وہ تعریف سے بھاگتے ہیں۔ کوئی ان کی تعریف کرے تو پسند نہیں کرتے، اس پر خوش نہیں ہوتے۔ وہ تعریف طلب نگاہوں سے لوگوں کو نہیں دیکھتے، وہ چاہتے نہیں کہ لوگ ان کی تعریف کریں۔ اس لیے کہ وہ صرف اللہ کو دکھانے کے لیے سب کچھ کرتے ہیں۔

تواضع

ان لوگوں پر جب آزمائش آتی ہے، چاہے وہ نعمت ملنے کی صورت میں، فتح و قوت ملنے کی صورت میں ہو یا نعمت چھننے کی شکل میں ہو، دونوں صورتوں میں ان کے تواضع میں اضافہ ہوتا ہے، وہ اپنے رب کے سامنے جھکتے ہیں، اپنے رب کے سامنے بھی عاجزی اختیار کرتے ہیں، اور اپنے رب کے بندوں کے سامنے بھی وہ متواضع ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا یہ آزمائش مزید اللہ کی قربت کا باعث بنتی ہے اور اللہ کے بندوں کے لیے وہ مزید شفیق اور مزید رحیم بن جاتے ہیں۔

غیر متزلزل یقین

ایسے لوگوں پر جب اللہ تعالیٰ کی آزمائش مصائب اور محرومیوں کی شکل میں آتی ہے اور اس میں اضافہ ہوتا ہے تو اللہ کی نصرت کے معاملے میں ان کا یقین کبھی متزلزل نہیں ہوتا بلکہ قوی رہتا ہے اور قوی سے قوی تر ہو جاتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ جلد اپنی مدد فرمائیں گے۔ مگر اگر اس نصرت میں تاخیر ہو تی ہے، تو وہ اپنے حکیم رب کی حکمت پر راضی ہوتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں **لایقضی اللہ للمؤمن قضاء الا کان خیرا لہ**، کہ اللہ رب العزت مومن کے لیے جو فیصلہ فرماتا ہے اس میں مومن کے لیے خیر ہوتی ہے۔ اس تاخیر میں اُن کے ایمان کے لیے اور اہل ایمان کے لیے، پوری امت کے لیے پوری انسانیت کے لیے وہ خیر سمجھتے ہیں، اور اسی امید کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں کہ ابھی نہیں تو کل نصرت آئے گی۔ تاخیر ہو رہی ہے تو اس کے اسباب کو وہ دیکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حکمت پر وہ یقین رکھتے ہیں اور وہ حکیم رب کے ان فیصلوں پر راضی رہتے ہیں۔

اللہ کی محبت

ان کے زخمی دل اور لہولہان جسموں کے لیے یہ ایک حقیقت بھی مرہم ثابت ہوتی ہے کہ وہ اللہ کے محبوب بندے ہیں اور یہ اللہ کی محبت ہی ہے کہ اس آزمائش کے لیے ان کا انتخاب ہوا ہے۔ **اذا احب اللہ بقوم ابتلاھم** جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت کرنا چاہتا ہے تو اس کو آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پس ان کی ہر آہ اور ہر دکھ، ہر تکلیف اور اللہ کے راستے

میں ہر درد، ہر خوف اور ہر گھبراہٹ، اللہ کی قربت، اللہ کے ساتھ مزید محبت اور اللہ کی محبت اور اللہ کی مغفرت کا باعث بنتی ہے۔ اور یہی اصل مقصد وغایت ہونی چاہیے۔

فتح ونصرت کا یقین

میدان میں فتح ونصرت، کہ اسلام آباد میں شریعت نافذ ہو جائے، اس قوم کو شریعت ملے، اس قوم کو اللہ کی رحمت ملے، اس پر اللہ کی رحمتیں نازل ہو جائیں، دہلی پر توحید کا جھنڈا نظر آجائے، ہندوستان کے مظلوم مسلمانوں کو ظلم سے نجات ملے۔ اس فتح ونصرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس بارے میں بھی ناامید مت ہونا، اس سے بھی ان شاء اللہ محروم نہیں ہوں گے۔ **وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ**۔ وہ جو تم پسند کرتے ہو۔ غور کیجیے، جو تم پسند کرتے ہو! اللہ تو بے نیاز ہے، جو تم پسند کرتے ہو! کون پسند نہیں کرتا کہ میری قوم کو شریعت مل جائے؟ ہم سب پسند کرتے ہیں کہ ہمیں فتح مل جائے، نصرت مل جائے، اللہ کے دین کو ہم اس دنیا میں حاکم دیکھیں۔ تو اللہ فرماتے ہیں جسے تم پسند کرتے ہو وہ بھی قریب ہے، وہ دور نہیں ہے **وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ** اور خوش خبری ہے مومنین کے لیے۔ وہ مومن جو یقین رکھتا ہے کہ اللہ میرا مالک ہے، اللہ میرا خالق ہے، اللہ میرا حاکم ہے، اللہ عزت دیتا ہے، اللہ ذلت دیتا ہے۔ اللہ زندگی دیتا ہے اور اللہ موت دیتا ہے۔ جو دنیا کے تمام امور میں یہ یقین رکھتا ہے کہ جب اللہ چاہتا ہے تو مجھے یہ تکلیف ملے گی اور اگر اللہ نہیں چاہتا تو یہ سب کے سب مل جائیں تب بھی یہ مجھے کوئی تکلیف نہیں دے سکتے ہیں۔ تو **وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ** اللہ فرماتے ہیں ان مومنین کو خوش خبری دے دو، فتح کی خوش خبری، اللہ کی نصرت کی خوش خبری۔ اللہ رب العزت ہم کمزوروں کو مؤمنین بنائے، اور اللہ رب العزت ان خوش نصیبوں میں ہمیں شامل فرمائے... اور اللہ رب العزت نفس وشیطان کی ہر قسم کی چالوں سے ہماری کی حفاظت فرمائے۔ اللہ ہمیں اس آزمائش میں اور ہر آزمائش میں، ہمارے جو بھائی قید میں ہیں، ہمارے جو بھائی پاکستان کی ایجنسی کے پاس ہیں، تمام دینی جماعتوں، جہادی جماعتوں کے مجاہدین، مومنین، داعیوں کو اللہ سرخرو فرمائے اور اس آزمائش کو آسان فرمائے۔ آمین یارب العالمین

استقامت دکھانے والے مجاہدین کا کردار:

آزمائش کا دنیاوی نتیجہ... ایمان اور دین کی عظمت دل میں راسخ ہو جانا

جب مومنین مشاکل ومصائب میں استقامت دکھاتے ہیں، تکالیف پر صبر کرتے ہیں، تو وہ سمجھتے ہیں کہ اس آزمائش سے انہیں ایک عظیم مقصد کے لیے ایک مشقت بھرے نصاب سے گزارا جارہاہے، ان کی تربیت کی جارہی ہے، پھر حق کی خاطر جب وہ عافیت اور سکون کی قربانی دیتے ہیں، دلی خواہشات اور تمناؤں اور آرزوؤں کا جب وہ خون کرتے ہیں، محبوب ترین ساتھیوں کی شہادتوں کی صورت میں جب ان کے دل زخم زخم ہو جاتے ہیں، عزیز ترین رشتہ داروں سے جب وہ دور ہو جاتے ہیں، ملک و وطن کی قربانی دیتے ہیں، ہجرت کی صورت میں دربدری کی زندگی کو اپناتے ہیں، میدان جہاد کے اندر، میدان قتال کے اندر، میدان دعوت کے اندر ہر خوف اور خطرے کے سامنے جب وہ ڈٹتے ہیں، تو ان ساری قربانیوں کی بدولت، ایمان اور اعلیٰ مقاصد کی عظمت ان کے دلوں میں گہرائی تک راسخ ہو جاتی ہے، وہ پھر کسی بھی قیمت پر اپنے ان مقاصد کو نہیں بیچتے۔ وہ اس ملعون دنیا میں چند سانسوں کے اضافے کی خاطر اپنی آخرت کا سودا کبھی نہیں کرتے۔

لالچ اور پیشکش کے مقابل مؤمن کا جواب!

جب کبھی اس دنیا کی پیش کش ایسے رجال کو ہوتی ہے کہ جہاد چھوڑو، 'مین سٹریم' میں داخل ہو جاؤ، جب، مختلف لوگوں کے ذریعے سے انہیں پیشکشیں کی جاتی ہیں، براہ راست رابطے کیے جاتے ہیں۔ یہ شیاطین، ظالم اور قاتل جب عافیت کی زندگی ان کو دکھاتے ہیں، کہ یہ دیکھو کیسی اچھی زندگی ہے! کہاں تم لوگ ہو پہاڑوں میں دربدری کی زندگی گزارتے ہو۔ جب ایسے مومنین کو دنیا کی لالچ دی جاتی ہے تو یہ رجال کہتے ہیں **وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ** اے لوگو! میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو؟ میں تمہیں اللہ کے دین کی طرف اس کی شریعت کی طرف بلاتا ہوں، میں دنیا وآخرت کی سرخروئی کی طرف، عروج کی طرف تمہیں بلاتاہوں اور تم مجھے پستی کی طرف، ذلت ورسوائی اور اس گندی دنیا کی طرف بلاتے ہو؟ تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو؟ **تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ** تم مجھ سے یہ چاہتے ہو کہ میں اللہ کی ناشکری کروں؟ **وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ** اور اپنے رب کے ساتھ میں شرک کروں؟ اس نظام کفر کے سامنے میں جھک جاؤں، اس نظام ظلم کے آگے میں تسلیم ہو جاؤں؟ میں اللہ کی خدائی کو چھوڑ کر امریکہ کی خدائی قبول کروں؟ امریکہ کے غلاموں کے سامنے میں جھک جاؤں؟ اللہ کے دین کی رٹ مجھے کیا کہتی ہے؟ اللہ کا دین مجھ سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟ ان مطالبوں کو چھوڑ کر میں تمہارے، تمہارے خدا کے مطالبے پر، تمہارے الٰہ امریکہ کے مطالبے پر' میں آجاؤں! تمہارے ملحد اور مشرک خداؤں کے مطالبے مان لوں؟ اس لیے کہ تم نے تو اس پاکستان کو ملحدین کا اڈہ بنانا ہے۔ تم نے تو اس پاکستان کو مشرکین کے لیے چراگاہ بنانا ہے۔ اور میں؟ **وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ** میں تمہیں بلاتا ہوں اس رب کی طرف جو عزیز ہے، طاقت والا ہے، غفار ہے، گناہوں کو بخشنے والا ہے، رحم کرنے والا ہے۔ **لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ** جس چیز کی طرف تم مجھے بلاتے ہو، جس چیز کی طرف تم ان مجاہدین کو بلاتے ہو **لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ** اس کی حیثیت نہ اس دنیا میں ہے اور نہ آخرت میں ہے۔ اس ملعون دنیا کی کیا حیثیت ہے؟ **وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ** ہماری بھی واپسی اس اللہ کی طرف ہے اور تمہاری بھی واپسی اس اللہ کی طرف ہے۔ **وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ** اور جو زیادتی کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اولیاء کے ساتھ، اللہ کے

اس راستے کے ساتھ، جہاد کے ساتھ جو دشمنی رکھتے ہیں، اللہ کے راستے کے مسافروں، اللہ کے دین کے علما کے ساتھ جو نفرت کرتے ہیں، جو مدارس پر ظلم کرتے ہیں، جو ان علما کو رسوا کرتے ہیں، یہ سب کے سب **هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ** یہ آگ میں ہوں گے۔ اور یہ رجال پھر مخاطب ہو کر کہتے ہیں **فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ** تم یاد کرو گے جو ہم تمہیں کہتے ہیں۔ **وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ** ہم اللہ کی طرف، اپنا امر سپرد کرتے ہیں۔ **إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ** اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے، اللہ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔

دھمکیوں کے مقابل مومن کا طرزِ عمل

یہ تب جب ان کے سامنے دنیا کی پیشکشیں ہو جاتی ہیں، یہ تب جب دنیا کی طرف ان کو لایا جاتا ہے، مین سٹریم میں داخل کیا جاتا ہے۔ کالم لکھے جاتے ہیں، سوشل میڈیا پر لکھا جاتا ہے، ٹی وی چینلوں پر آکر بار بار کہتے ہیں، ہر ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ مگر جب پیشکشوں سے معاملہ حل نہیں ہوتا، تو پھر اس کے بعد ان پر دباؤ ڈالا جاتا ہے، دھمکایا جاتا ہے۔ ان کو تاریک مستقبل سے ڈرایا جاتا ہے۔ 'تمہارا تاریک مستقبل ہو گا'، 'بند گلی میں تم جا رہے ہو'۔ 'بند گلی' الحمدللہ، یہ راستہ بند گلی نہیں ہے، یہ شاہراہ ہے! یہ شاہراہ ہے! یہ راستہ اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے۔ ہم بند گلی میں نہیں نکلے ہیں، الحمدللہ۔ یہ تمہیں کس نے کہا ہے کہ جس دن ہم اپنے گھر سے نکلے ہیں، اس رستے کا ایک ایک مجاہد، جو شخص بھی اخلاص کے ساتھ نکلا ہے، یہ کس نے تم سے کہا ہے کہ وہ اس لیے نکلا ہے کہ وہ پلاٹ بنائے گا، بڑے بڑے بنگلے بنائے گا، بڑی بڑی گاڑیاں لے گا، اعلیٰ شہرتیں کمائے گا، بڑی بڑی زمینیں اپنے نام لکھوائے گا؟ وہ چیف آف آرمی سٹاف تو نہیں بنے گا! اس رستے کا ہر مجاہد، جس دن وہ نکلا ہے، جس دن اس نے فیصلہ کیا ہے کہ میں نے جانا ہے تو وہ اس شام کے لیے نکلتا ہے جس شام سے تم اس کے ڈراتے ہو۔ قتل قتل موت! جس شہادت سے تم ڈراتے ہو وہ تو اسی شہادت کے لیے نکلا ہے۔ تو جب ان پر دباؤ ڈالتے ہیں دھمکیاں دی جاتی ہیں تو ان مومنین کی مثال ان نومسلم درباریوں کی ہوتی ہے جو فرعون کے دربار میں مسلمان ہوئے۔ جب فرعون نے انہیں ڈرایا، دھمکایا **فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ** میں ضرور بالضرور تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹوں گا، **وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ** اور تمہیں کھجور کے تنوں پر سولی چڑھاؤں گا، پھانسیاں دوں گا میں تمہیں، بچو گے نہیں! بموں سے مار دوں گا، میزائلوں سے مار دوں گا، سروں میں گولیاں اتار دوں گا، قتل کر دوں گا، اذیت اور عقوبت خانوں کے اندر میں تمہیں مار دوں گا۔ فرعون نے جب انہیں ڈرایا تو انھوں نے جواب دیا **قَالُوا لَنْ نُؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا** اللہ کی قسم جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، ہرگز ہم یہ حق نہیں چھوڑیں گے، ہرگز تمہارے سامنے نہیں جھکیں گے، اس لیے کہ ہم نے حق پہچانا ہے، ہم نے زندگی کا رستہ سمجھ لیا ہے۔ کیا شاہراہ ہے اور کیا بند گلی! ہم نے پہچان لیا ہے کہ کیا ترقی ہے اور کیا پستی ہے! کیا عروج ہے کیا زوال ہے! اللہ کی قسم ہم نہیں آئیں تیرے دین کی طرف، ہم نہیں جھکیں گے تمہارے سامنے۔ پھر آگے فرعون کے سامنے کہا **فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ** کرو جو تم کر سکتے ہو **إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا** تم جو کچھ بھی کرو گے، وہ صرف اس دنیاوی زندگی کے لیے ہو گا، تمہیں صرف ہماری اس زندگی پر اختیار ہے، ہماری آخرت پر تمہیں کوئی اختیار نہیں، پھانسی دو۔ دو پھانسی! اور تم کیا کر سکتے ہو؟ بگاڑا تم نے ڈاکٹر عثمانؒ کا کچھ؟ یہ جن کو تم پھانسیاں دیتے ہو؟ دو تین سو کو تم نے پھانسیاں دے دیں، وہ تو اپنی جنتوں میں پہنچ گئے، ان شاءاللہ۔ تو دنیا تمہارے اختیار میں ہے آخرت تمہارے اختیار میں نہیں ہے۔

ایسے مومنین طاقت ور سے طاقت ور قوت کے مقابل بھی اپنے اس انتہائی عظیم اور بے مثال اثاثہ، ایمان، عمل صالح، دعوت اور جہاد کی حفاظت ہی اصل سمجھتے ہیں۔ یہی وہ مخلص لوگ ہوتے ہیں کہ جن کے ذریعے سے اللہ اپنے اس خالص اور اس عظیم دین کی دعوت پھیلاتا ہے۔ داعی ایسے لوگ ہوتے ہیں، ان کے ذریعے سے دعوت پھیلتی ہے، اور ایسے مخلصین کو اللہ کفر کے مقابلے کے لیے، کفر کو ختم کرنے کے لیے اور ان اندھیروں کو ختم کرنے کے لیے چنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان میں شامل فرمائے۔ ہم سب ضعیف ہیں ہم سب کمزور ہیں، ہم دعویٰ کرتے ہیں، زبان سے کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ عملاً دل سے ہمیں یہ بنائے، اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے مومنین کی صفات دے۔ ہم سب بہت کمزور ہیں، اللہ تعالیٰ ہماری نصرت فرمائے، اللہ تعالیٰ ہمیں قوت اور توفیق دے۔

آزمائش سے بھاگنے والوں کا کردار:

عین آزمائش کے وقت موقف میں تبدیلی!

ایک دوسری صفت بھی تاریخ میں رہی ہے اور آئندہ بھی رہے گی۔ کچھ بدنصیب ایسے بھی ہوتے ہیں جو عافیت اور راحت میں تو حق کی بات کرتے ہیں، اس لیے کہ ایسے وقت میں حق کی بات کہنا تکلیف دہ نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ ایسے وقت حق بات کہنے پر بھی داد ملتی ہے۔ مگر جیسے ہی آزمائش کا سامنا ہوتا ہے، جیسے ہی تکلیف آتی ہے، جیسے ہی مصائب و مشاکل بڑھتے ہیں، عین اسی وقت اس کا ایمان، اس کا نظریہ اور اس کے اعلیٰ مقاصد ڈگمگا جاتے ہیں، وہ اپنے راستے پر، اپنے نظریے پر اور اپنے طریقہ کار پر نظر ثانی کا فیصلہ کرتا ہے۔

قرآن نقشہ کھینچتا ہے!

مگر یہ نظر ثانی عین اس وقت ہوتی ہے جب آزمائش سر پر ہو، یہ عافیت میں نہیں ہوتی... سمجھ داری اور دانائی کی یہ باتیں اس وقت الہام نہیں ہوتیں جب جسم و جاں کو خطرہ نہ ہو، آپریشن نہ ہو، جس وقت مجاہدین غالب ہوں، جس وقت مجاہدین کے پاس علاقے در علاقے ہوں، سُلطہ ہو، مجاہدین کی بات جب سنی جاتی ہو۔ اس وقت ان کی مثال اللہ نے کچھ یوں بیان فرمائی ہے **وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ** اگر تیرے پاس تیرے رب کی نصرت آ جائے، کچھ علاقوں میں اختیار مل جائے، قوت مل جائے، سلطہ مل جائے **لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ** تو یہ لوگ

کہیں گے کہ ہم تو آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم تو پہلے بھی آپ کے ساتھ تھے، آج بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم جب اُدھر تھے اُدھر بھی آپ ہی کی بات کرتے تھے۔ ہم لکھتے تھے تو آپ کی تعریفیں لکھتے تھے، ہم تو جہاں ہوتے تھے آپ مجاہدین کی وکالت کرتے تھے، آپ تکالیف میں تھے مشاکل میں تھے، ہم آپ سے زیادہ اُدھر مشاکل میں تھے۔**إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ** ہم آپ کے دست و بازو ہیں، ہم آپ کی زبان ہیں!**أَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ** کیا اللہ کو یہ نہیں جانتے ہیں؟ پوری دنیا کے انسانوں کے دلوں میں جو کچھ ہے ان سب پر اللہ عالم ہے۔ اللہ جانتا ہے کس کے دل میں کیا ہے۔ پھر اللہ فرماتے ہیں میں ایسے نہیں چھوڑتا:**وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا** اور اللہ ضرور بالضرور معلوم کرکے رہے گا کہ کون اہل ایمان ہے،**وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ** اور اللہ رب العزت ضرور بالضرور معلوم کرکے چھوڑے گا کہ کون منافق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نفاق کی ہر صفت سے محفوظ فرمائے۔

لوگوں سے ملنے والی تکلیف کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھنا

جب آزمائش آتی ہے تو ایسے افراد آزمائش کی اس تکلیف کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھنا شروع کرتے ہیں، دربدری، دشمن سے مقابلہ، خوف و گھبراہٹ، بمباریاں اور محاصرے ان سب کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھنے لگتے ہیں۔ راء اور آئی ایس آئی، ایجنسیوں کی تعذیب اور قید کو پھر اللہ کے عذاب کے برابر سمجھنا شروع کرتے ہیں**وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ** لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مومن ہیں، ہم اہل ایمان ہیں**فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللّٰهِ** جب اللہ کے راستے میں ان کو تکلیف ملتی ہے،**جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ** لوگوں کی طرف سے جو تکلیف ملتی ہے، اس تکلیف کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھنا شروع کرتے ہیں۔ وہ اپنے اس زعم میں، اس دربدری، محاصرے، گرفتاری، دوڑ دھوپ کو وہ اصل تکلیف سمجھنا شروع کرتے ہیں اور اللہ کا عذاب، وہ تو ان کے خیال و خاطر میں نہیں ہوتا۔ یہ ایمان کی کمزوری کے باعث ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے بدنصیب لوگ اس عذاب کو اصل سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اللہ کا عذاب تو وہ عذاب ہے کہ جس عذاب کا کوئی تصور نہیں کر سکتا**فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ**

تسلیم ہو جانا "دانائی" سمجھنا!

ایسے سیانے، ایسے موقع شناس، اپنی نہاد میں انتہائی درجہ کے دانشور اور تجزیہ کار ثابت ہو جاتے ہیں، فوراً راستہ تبدیل کرتے ہیں، میزائلوں اور محاصروں، بمباریوں اور دربدریوں کے بیچ، خوف اور دہشت کے تحت کیا ہوا یہ فیصلہ پھر عقل مندی اور سمجھ داری کا فیصلہ بن جاتا ہے... مگر یہ بدنصیب پھر یہاں پر بھی نہیں رکتے، جب شیطان کے بندوں کو اپنا آپ حوالہ کر دیتے ہیں پھر شیطان کہاں ان کو چھوڑتا ہے! پھر حق اور حق کے راہیوں کے خلاف ظالموں کے صف تک میں کھڑے ہو جاتے ہیں، اور اسی کو پھر یہ دانائی کہتے ہیں، اس کو سمجھ داری کہتے ہیں۔ یہی پھر اپنے آپ کو دانشور سمجھتے ہیں۔ اللہ ایسی سمجھ داری سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سب سے پہلے مومن بنائے اور ایمان کے بعد اللہ رب العزت ہمیں سمجھ داری دے۔

اللہ کے ساتھ معاملہ ہے، اللہ سے کہاں بچو گے؟

اللہ رب العزت موت سے بھاگنے والے ان سیانوں سے قرآن میں مخاطب ہوتا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں: **قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ** ان سے کہو، یہ جو اس لیے بھاگ گئے ہیں کہ ہم مارے جائیں گے، بمباری میں مارے جائیں گے، گرفتار ہو جائیں گے، قتل ہو جائیں گے۔ یہ جو آزمائش سے بھاگے ہیں، تکلیف سے بھاگے ہیں، ان سے کہو **لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ** تمہیں یہ فرار، تمہیں یہ بھاگنا، کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ چاہے تم جاکر آج دشمن کے قلعوں میں بیٹھ گئے ہو اور اب وہاں تمہارے بہت دوست بھی پیدا ہو گئے، لیکن ادھر بھی تم بچ نہیں سکتے ہو!**وَإِذًا لَا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا** کتنا وقت گزارو گے؟ سال؟ دو سال؟ دس سال؟ بیس، چالیس، ساٹھ، ستر، اسی کروڑ؟ کتنا گزارو گے؟ کروڑ سال؟ اتنی زندگی گزارو گے؟ آخرت کے مقابلے میں اتنی زندگی بھی کتنی ہے؟ اس لیے اللہ فرماتے ہیں:**قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللّٰهِ** اللہ سے کون بچائے گا تمہیں؟**إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً** اگر اللہ تیرے بارے میں شر کا فیصلہ فرمائے یا خیر کا فیصلہ فرمائے **وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا** تب پھر کوئی تمہارا مددگار نہیں ہوگا، تمہیں بچانے والا نہیں ہوگا، تمہیں کوئی سیف ہاؤس میں جگہ نہیں دے گا۔ آج تو تم دشمن کے سیف ہاؤس میں بیٹھ گئے، کل تمہیں کوئی جگہ نہیں ملے گی۔ امریکہ تمہیں نہیں بچا سکے گا، تمہیں کوئی ملحد اور کوئی مشرک نہیں بچا سکے گا، دنیا کی کوئی فوج تمہیں نہیں بچا سکے گی۔ اللہ کے ساتھ معاملہ ہے میرے بھائیو! اللہ سے کہاں بچو گے؟ اللہ ہمیں ایمان دے، اللہ رب العزت ہماری نصرت فرمائے، اللہ تعالیٰ ہمیں تھامے رکھے۔ ہمیں یہ دعا ہر وقت مانگنی چاہئے: **رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین۔ ربنا اغفر لنا ذنوبنا** اے اللہ ہمارے گناہ معاف فرما، ہم بہت گناہ گار ہیں، اے اللہ ہمارے گناہ معاف فرما۔**وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا** جو ہم سے زیادتیاں ہوئیں**وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ** اے اللہ ہمارے قدموں کو مضبوط کر، ہمارے دلوں کو مضبوط کر، ایمان پر جما ہمارے دلوں کو، اس فتنے کے اس دور میں۔ اور یہ دعا: **رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا** اے اللہ ہم پر صبر انڈیل دے **وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ...** اے اللہ ایمان کے ساتھ ہمیں موت دے۔

آزمائش اور کلام الٰہی:

میرے عزیز بھائیو!

یہاں پر گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ جو ابھی مجاہدین پر آزمائش کا وقت ہے، ہر مجاہد کو، ہر داعی کو، اس مرحلے میں ضرور بالضرور سورۃ احزاب کی تفسیر، اگر فی ظلال القرآن مل جائے تو اس میں، اور اگر فی ظلال نہ ہو تو کسی بھی اچھی تفسیر میں ضرور بالضرور سورۃ

احزاب کی تفسیر پڑھیے، سورۃ توبہ، سورۃ انفال، آل عمران بھی ضرور پڑھیں...واللہ میرے بھائیو! یہ قرآن زندہ کتاب ہے، یہ معجزہ ہے، اللہ کی طرف سے معجزہ ہے۔ **لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ** اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کتاب نازل کی جس میں تمہارا ذکر ہے۔ میرا اور آپ کا ذکر ہے **أَفَلَا تَعْقِلُونَ**، ایسا لگتا ہے جیسے قرآن آج نازل ہو رہا ہے، اللہ کی یہ کتاب آج ان احوال پر بات کر رہی ہے، چہرے مختلف ہیں، اسماء مختلف ہیں، کردار ایک ہیں۔ امتحان میرا اور آپ کا ہے کہ کون سا کردار اپناتے ہیں، کس گروہ میں اپنے آپ کو کھڑا کرتے ہیں۔ اس وقت ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم قرآن پڑھیں، قرآن کے نور سے ان احوال کو ہم دیکھیں، ان حالات کو دیکھیں۔

آزمائش باعثِ خیر:

پس میرے انتہائی عزیز مجاہد بھائیو!

جہاد پاکستان کی عبادت میں مشغول تمام اہل خیر مجاہدین کو، چاہیئے وہ ہماری جماعت کے اندر ہوں یا جماعت سے باہر، تمام داعیانِ جہاد کو جو دعوت کے میدان میں دفاعِ جہاد کے عظیم معرکے کو سر کر رہے ہیں، تمام انصارِ جہاد کو، جنھوں نے پاکستان کے اندر جہاد کی نصرت کی ہے اور آج بھی جہاد کی نصرت اپنی سعادت سمجھتے ہیں، ان تمام اللہ کے شیروں کو میں مبارک باد دیتا ہوں، اس آزمائش پر مبارک باد۔ ایمان، اخلاص اور شریعت کی اتباع شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو یہ شرط پوری کرنے کی توفیق دے۔ واللہ میرے بھائیو! جہاد پاکستان، جہاد ہند پر یہ جو آزمائش آئی ہے ہم سب اس پر اللہ کا شکر ادا کریں، ہم اس نعمت پر راضی ہوں اور خوش ہوں۔ اللہ ہمیں استقامت دے تو یقین رکھیے، اس آزمائش میں خیر ہے، واللہ! ہجرت و جہاد کے میدان میں، جہاں یہ مجاہدین دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں، دشمن کو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں دکھا رہے ہیں، ہر قسم کے مصائب و مشاکل، بم باریوں، چھاپوں، دربدریوں کا سامنا کر رہے ہیں، ان غرباء مجاہدین کی صورت میں، میدان دعوت کے محاذ پر ابطال کی صورت میں، جہاں دجالی میڈیا کے سب شیاطین اور سب مرجفین مل کر اسلام اور جہاد کی اس مبارک دعوت پر حملہ آور ہیں، ان کا مقابلہ کرنے والے بہادر داعیانِ جہاد کی صورت میں، اور جیل و عقوبت خانوں کے اندر جہاں یہ عظیم مؤمنین فرعون کے غلاموں کی ہر قسم کی تعذیب و تشدد کے مقابلے میں جمے ہوئے ہیں، اَحد اَحد کہہ رہے ہیں، نہ جھک رہے ہیں اور نہ بک رہے ہیں، ان تمام عظیم جوان مرد رجال کی صورت میں، آج برصغیر کے اندر ایمان و اخلاص کی ایک عظیم تاریخ رقم ہو رہی ہے! یہ سید احمد شہید رحمہ اللہ کے قافلے کا تسلسل ہے، یہ تاریخ دعوت و عزیمت کا ایک نیا باب ہے! وہ تاریخ کہ جس میں اولیاء اللہ کی ایک کثیر تعداد بھی آپ کو ملے گی اور گنے چنے چند خائنوں کی صورت میں غدارانِ امت بھی آپ کو نظر آئیں گے۔ مگر الحمد للہ جہاد برصغیر پر آئی ہوئی یہ آزمائش نعمت ہے، یہ رحمت ہے کہ ایسے خائنوں کے لیے زمین انتہائی سخت اور انتہائی گرم ہو گئی ہے، ان کے لیے رستہ بند ہو گیا ہے، جہاد کے اندر رہتے ہوئے ان کے لیے کھیل کا میدان اب نہیں مل رہا اور الحمد للہ کہ وہ اپنے جیسوں کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ پس میں تمام اہل خیر مجاہدین، اور جہاد کے داعیوں، جہاد کے انصار کو مخاطب ہوتا ہوں اور انہیں گزارش کرتا ہوں کہ آپریشن ضرب عضب سے لیکر ابھی تک جو آزمائش جاری ہے، اس آزمائش کو اپنے لیے خیر سمجھئے، اس امتحان کو پاکستان کے مسلمانوں کے لیے، ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے، امارت اسلامی افغانستان کے لیے اور امارت اسلامی افغانستان کے مبارک قافلے کے مجاہدین اور اس کے غیور عوام کے لیے اسے خیر سمجھیے، **لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ**۔!

تحریک جہاد برصغیر کی عظمت دل و دماغ میں تازہ رکھئے!

اگلی گزارش یہ ہے میرے بھائیو! کہ جہادِ پاکستان کی یہ جو مبارک تحریک ہے، یہ غزوہ ہند کی تحریک ہے، اس کی عظمت اور منزلت اپنے دل و دماغ میں تازہ رکھئے، یہ کفر و الحاد کے مقابل اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کی تحریک ہے، یہ تحریکِ جہاد، امریکی غلام، دولت اور شہرت کے پجاری جرنیلوں کے مقابل، مخلص، مؤمن اور مظلوم عوام کی تحریک ہے، یہ برصغیر میں امریکہ اور اس کے حلیف مشرک ہندوؤں کی حکمرانی ختم کرنے کی تحریک ہے، یہ امارت اسلامیہ افغانستان کے دفاع اور اس کی تقویت کی تحریک ہے، یہ کشمیر کی آزادی اور برصغیر کو اسلامی برصغیر میں تبدیل کرنے کی تحریک ہے۔ یہ اُس پاکستان کے دفاع کی تحریک ہے جس کا مطلب لا الہ الا اللہ تھا۔ یہ دین کی حفاظت، اہل دین کی حفاظت اور علمائے دین کی حفاظت کی تحریک ہے۔ یہ پاکستان کی مظلوم عوام کو ہندوستان کی مشرک فوج کے مقابل محفوظ کرنے کی تحریک ہے۔ یہ اللہ کی حاکمیت، اللہ کے لیے نفرت، اللہ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی جیسے شرعی اصولوں پر کھڑی تحریک ہے۔ یہ تحریک امریکی نظام کفر ختم کرنے اور تحریک جہاد کے دفاع اور بقا کی تحریک ہے۔ یہ غلبہ اسلام کے لیے دعوت و جہاد کا شرعی راستہ اپنانے اور اس کے مقابل تمام غیر شرعی راستے چھوڑنے کی تحریک ہے۔ یہ کفر و نفاق، خود غرضی اور مکر و فریب کے خلاف ایمان و اخلاص اور سچائی و دیانت کی تحریک ہے۔ یہ جہالت کے خلاف اسلام اور ظلم کے مقابل عدل کی تحریک ہے۔ یہ وہ تحریک ہے جو افغانستان اور پاکستان کے قبائل سے ہوتی ہوئی کراچی و اسلام آباد، ڈھاکہ وفرید پور، دہلی و حیدرآباد دکن، گجرات اور آسام سے ہو کر اب برما میں قدم رکھ رہی ہے۔ اس تحریک کی بنیادوں میں لاکھوں مسلمانوں کی دعائیں، ہزاروں مخلصین کا اخلاص، اور بے شمار اللہ کے اولیا کا مبارک خون گرا ہے۔ یہ مظلوموں کے آنسو، آہیں اور دعائیں سن کر اللہ نے کھڑی کی ہے۔ اس تحریک کو اللہ نے کھڑا کیا ہے۔ یہ چھاؤنیوں کے اندر تشکیل نہیں پائی ہے، بلکہ اس کا آغاز چھاؤنیوں کے خلاف ہوا۔ یہ اس وقت شروع ہوئی جب جرنیلوں نے افغانستان سے کشمیر تک جہاد ختم کرنے اور

اسلام مٹانے کی قسم کھائی تھی۔ یہ اس وقت کھڑی ہوئی جب قوم کی مائیں اور بہنیں بیچنا جرنیلوں کا نفع بخش کاروبار بن گیا تھا۔ اس تحریک کا جھنڈا آزاد قبائل سے اس وقت اُٹھا جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے جرم میں بچوں بوڑھوں اور عورتوں تک کو جلا کر راکھ کیا گیا تھا۔

اس لیے گزارش یہ ہے میرے بھائیو!

اس تحریک جہاد کو کبھی اتنا ہلکا مت سمجھئے کہ یہ جیلوں کی کالی کوٹھڑیوں میں عقوبت اور اذیت تلے دب جائے گی، ریاستی دہشت گردی کی نذر ہو جائے گی یا آئی ایس آئی اور راجیبی خبیث ایجنسیوں کی سازشیں اسے ختم کر دیں گی، نہیں ان شاء اللہ کبھی ایسا نہیں ہو گا، اس کی اللہ حفاظت فرمائیں گے، اس لیے کہ یہ طیب شجرہ ہے، اس کی بنیاد ان صالحین نے رکھی ہے جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کیا اور اللہ کے پاس پہنچ گئے، یہ ان اولیاء کی تحریک ہے الحمد اللہ جو آج بھی جہادِ پاکستان میں بے شمار ہیں، ہماری جماعت سے باہر بھی اور جماعت کے اندر بھی۔ وہ وقت قریب ہے جب یہ تحریک اس افغانستان سے دہلی اور ڈھاکہ تک، طواغیت کے اشاروں پر چلنے والی ان کی کٹھ پتلی بن کر نہیں، بلکہ ان تمام طواغیت اور تمام شیاطین کے خلاف، اسلام اور مسلمان عوام کی حفاظت، ان کی ہدایت اور ان کی خیر خواہی کی ایک عظیم اور مبارک تحریک بن کر کھڑی ہو گی، ان شاء اللہ۔ شاہ عبد العزیز اور سید احمد شہید رحمہما اللہ کے اسلامی برصغیر کا وہ خواب پورا ہو کر رہے گا ان شاء اللہ، جس کی تعبیر کے لیے سید احمد شہیدؒ کا قافلہ دہلی سے قندھار اور سندھ سے پشاور و بالا کوٹ تک خاک چھانتا رہا۔ اللہ ہمیں، ہماری جماعت کو اور اس خطے کے دیگر اہل خیر مجاہدین کو یہ مبارک تحریک بپا کرنے کی توفیق دے۔ اللہ ہمیں اس تحریک میں قبول فرمائے اور اللہ اس مبارک تحریک کا حق ادا کرنے کی بھی ہمیں توفیق دے۔ اللہ ہم سب مجاہدین کو، پاکستان اور ہندوستان کے سب مسلمانوں کے لیے رحمت اور ہدایت کا ذریعہ ثابت فرمائے۔ آمین یارب العالمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ أجمعین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

☆☆☆☆☆

بقیہ: عید بیان

ان کے نیک مشوروں کو سن کر عمل کی کوشش کی جائے۔ شہداء کے خاندانوں کی عزت اور اُن کا احترام کیا جائے۔ انہیں زندگی کے دھارے میں تنہا نہ چھوڑا جائے۔ ان کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کیا جائے۔ زخمیوں کے علاج معالجے پر خصوصی توجہ دی جائے۔ قیدیوں کے حالات سے باخبر رہیں۔ ان کی ہر قسم کی مشکلات حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ ان کے خاندانوں کے حال احوال پر توجہ دی جائے۔ یتیموں اور معذوروں کے مسائل اور مشکلات پر بھرپور تعاون کیا جائے۔ باہم اتحاد، اتفاق، محبت اور بھائی چارے کی مضبوط فضا قائم کی جائے۔ تمام مجاہدین خود کو تفرقہ، اختلاف، عصبیت، پرستی، لسانی تفرقے اور وطن پرستی سے بچائیں۔ کسی بھی شخص کو سونپی جانے والی ذمہ داری اُس کی اہلیت اور استعداد کی بنیاد پر دی جائے۔ اقرباپروری اور ذاتی مفادات کی بنیاد کوئی منصب تفویض نہ کیا جائے۔

مجاہد بھائیو!

آپ کی تحویل میں جتنے بھی قیدی ہیں، ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا کریں۔ کسی بھی ملزم شخص کو عدالتی حکم کے بغیر قید میں نہ رکھا جائے۔ قیدیوں کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا جائے۔ اپنے امراء کی شرعی امور میں اطاعت کی جائے اور اپنے ماتحت مجاہدین کو اپنی اولاد کی نگاہ سے دیکھیں۔ جس مقام و مرتبے پر اپنی اولاد کو استعمال کرتے ہو، اسی طرح ماتحت مجاہدین کو بھی اسی طرز پر استعمال کرنا چاہیے۔ یہ بہت بابرکت مجاہدین ہیں۔ خدانخواستہ یہ سرمایہ ہلاکتِ محض کے مقام پر استعمال نہ ہو جائے۔ ان کی تعلیم و تربیت اور اخلاقی ارتقاء پر بھرپور توجہ دیں۔ ان کے حقوق کا مکمل تحفظ کیا جائے۔ اپنے مفتوحہ علاقوں میں شریعت کو نافذ العمل کرنے اور تعلیم و تربیت پر پوری توجہ دیں۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ انجام دیں۔ اس معاملے پر بھرپور توجہ دیں۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا آغاز اپنی ذات سے کریں۔ امارت اسلامیہ کی قائم عدالتوں کے فیصلوں کا احترام کریں۔ ان کے عملی نفاذ کا بھرپور اہتمام کیا جائے۔ اپنے آپ کو عدالتوں کا تابع اور مطیع بنانے کی کوشش کریں۔ عوام کے حقوق کے تحفظ پر بھرپور توجہ دیں۔ شہریوں کو پہنچنے والے نقصانات کے سدباب کی کوشش کریں۔ شہری نقصانات کے سدباب کے کمیشن کے ساتھ بھرپور تعاون کیا کریں۔

آخر میں تمام اہل وطن، خاص طور ثروت مند حضرات سے گزارش کی جاتی ہے کہ عید الاضحیٰ کے ان مبارک ایام میں تمام غربا، شہدا اور قیدیوں کے خاندانوں کو عید کی خوشیوں میں ضرور شریک کریں اور ان سے تعاون کریں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عالی قدر امیر المؤمنین شیخ الحدیث مولوی ہبۃ اللہ اخندزادہ حفظہ اللہ

زعیم امارت اسلامیہ افغانستان

☆☆☆☆☆

جو بھی ان کے ساتھ اپنے ہاتھوں سے لڑے وہ مومن ہے

جو بھی ان کے ساتھ اپنی زبان سے لڑے وہ مومن ہے

ادارہ السحاب کا النفیر بلیٹن، شمارہ ۱۶

دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ کے آغاز سے ہی مجاہدین اس حقیقت کا بار بار اظہار کرتے آئے ہیں کہ یہ جنگ ہر گز ان چند افراد یا جماعتوں کے خلاف نہیں جو صلیبی صیہونی کو اُس کے انجام بد تک پہنچانے کے لیے برسرپیکار ہیں... بلکہ یہ در حقیقت اسلام کے خلاف جنگ کا ہی ایک تسلسل ہے... یہ ہر اس آزاد اور عزت مند مومن کے خلاف جنگ ہے جو اپنی مظلوم و مقہور اُمت کے لیے عزت و عظمت کا متمنی ہے... ان تمام مخلص علمائے حق کے خلاف جنگ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اپنی اُمت کے حق میں بہتری کے خواہاں ہیں... یہ جنگ اس اُمت کے قدرتی وسائل کو ہتھیانے اور اموال کی لوٹ کھسوٹ کو جاری رکھنے کی جنگ ہے...

یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و احسان ہے کہ اس نے مختلف خطوں میں جہادی محاذ کھولے جنہوں نے نوجوانوں، علماء، طالبان علم کے لیے راہ متعین کر دی... اس کی برکت سے ہی وہ اس قابل ہوئے کہ اپنے دین، اُمت اور اس کے مقدسات کے دفاع میں جہاد کے لیے کھڑے ہو گئے...

لیکن اس راہ کی سختیوں، تکالیف اور اس میں پیش آنے والی آزمائشوں اور قربانیوں کو دیکھ کر کچھ علما اور داعیان نے محفوظ 'دائروں' کے اندر رہ کر اسلام کی تبلیغ کرنے کو ترجیح دے دی... جب کہ دوسری طرف حالت یہ ہے کہ اُمت پر مسلط ظالم حکمران طبقہ خصوصاً نظام آل سعود کو یہ سب کچھ بھی برداشت نہیں ہوتا... انہیں علمائے دین اور طالبانِ علم سے یہی توقعات ہوتی ہیں کہ وہ ان کے ہر عمل میں ان کا ساتھ دیں اور ان کی ہاں میں ہاں ملاتے رہیں، چاہے وہ صریح کفر کا بھی ارتکاب کریں... اور جو کوئی بھی اس درجہ تک ان کی اطاعت نہیں کر سکتا تو اس کا خاتمہ سلاخوں کے پیچھے ہی ہوتا ہے...

پس اے علما اور داعیان دین! خاموشی، جدیدیت کا اظہار اور مجاہدین سے برأت کرنا آپ کو ہرگز ان ظالموں اور مجرمین کے شر سے نہیں بچا سکتا... اس سے صرف ان کے جبر و استبداد اور غرور و تکبر میں ہی اضافہ ہو سکتا ہے... پس یہی مجاہدین بھائیوں کی جانب سے اپنے شیوخ اور جیل میں موجود بھائیوں کے لیے پیغام ہے... ہم تمام تر اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر مظلوم مسلمانوں کی نصرت کے لیے اللہ کی عبادت کرتے ہیں... ہم جزیرۃ العرب میں موجود اپنے بھائیوں سے پوچھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اولاد' آل سعود کے ظالم اور بے وقوف حکمرانوں کی غلامی کو کیونکر قبول کر سکتی ہے؟ کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ آپ اپنے دین، علما اور اس دین کی طرف دعوت دینے والوں کے دفاع میں کھڑے ہو جائیں؟

آخر میں ہم ایک مرتبہ پھر اسلامی جماعتوں اور مسلمانوں کی نصرت کے لیے کام کرنے والوں کی یاددہانی کے لیے وثیقہ نصرت اسلام کی اشاعت کرتے ہیں... پس آیئے کہ ہم کفر کے خلاف ایک ہی صف میں متحد ہو جائیں...

و آخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین

☆☆☆☆☆

کیا ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے نہیں ڈرتے؟ کیا ہمیں اللہ حی و قیوم سے حیا نہیں آتی؟ کیا ہمیں موت کا ڈر نہیں ہے؟ کیا قبر کی وحشت سے خوف نہیں آتا؟ ہمیں بلا مقصد پیدا نہیں کیا گیا نہ ہی بیکار بنایا گیا ہے! ہمارا مقصدِ تخلیق اللہ کی عبادت اور شریعت کا قیام کرنا ہے... کیا اللہ تعالیٰ کی شریعت ہمارے ملک کے اندر نافذ ہے؟ کیا فسق و فجور، نافرمانی اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن محارب جنگی کافروں کو مہمان بنانا ہمارے ملک میں عام بات نہیں؟ کلمہ حق کو اعلانیہ کہنے سے ہم کیوں ڈرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام انہیں لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے کیا خوف روکے ہوئے ہے؟ کیا ہم نے اللہ تعالیٰ کو حساب نہیں دینا؟ ہم نے اللہ کی شریعت کے نفاذ میں سستی سے کام لیا اور مرتد سرکشوں کے سامنے خاموش رہے ہیں... صلیبی اور فاجر مرد و عورت کے قدموں نے بلادِ حرمین کو ناپاک کیا ہے! کیا اس پر ہمارا محاسبہ نہ ہو گا؟ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت کی حفاظت کا یہی طریقہ ہے؟ کیا اس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سرزمین کی حمایت اسی طرح کی جاتی ہے؟ کہ اس سرزمین پر صلیب کے پجاری دندناتے پھرتے ہیں اور ہم دنیا و اس کی زینت کے پیچھے دوڑ رہے ہیں... ہم کیوں ذلت و رسوائی پر راضی ہو گئے ہیں؟ ہم کیوں مجرم سرکشوں کے سامنے جھک گئے ہیں؟ ہم یہ سب کیوں نہیں سوچتے؟ ہم ان باتوں پر کیوں غور نہیں کرتے؟ ہم روز حساب کو یاد کیوں نہیں کرتے؟ مرد کہاں ہیں؟ آزاد لوگ کہاں ہیں؟ کہاں ہیں وہ لوگ جو چہروں کے کریہہ ہونے اور دلوں کو مضطر کرنے والے دن سے اپنے رب کا سامنا کرنے سے ڈرتے ہیں؟ کہاں ہیں سرکشی اور بغاوت کے سامنے کلمہ حق کو بلند کرنے والے؟ کہاں ہیں منافقین کا پیچھا کرنے والے؟ جو انہیں وہی کچھ کہیں جیسا ابن اُبی کو کہا گیا تھا: "او اللہ کے دشمن! بیٹھ جا تو اس کا اہل نہیں"۔

محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ

گیارہ ستمبر کے مبارک غزوات کے بعد، شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کا اہم خطاب

اور ہم اپنے نفس کے شرور سے اور اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کردے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ امابعد:

عالمی کفر کے امام امریکہ پر ہونے والے مبارک حملوں کے تین ماہ بعد اس موقع پر جب کہ عالم اسلام پر صلیبی حملے کو بھی قریب قریب دوماہ کا عرصہ گزرنے کو ہے ضروری محسوس ہوتا ہے کہ ان واقعات کے نتائج وعواقب کا گہری نظر سے جائزہ لیا جائے۔ ان واقعات نے انتہائی اہمیت کے حامل بہت سے امور کو واضح کر دکھایا اور اس کے ساتھ ساتھ مغرب اور خصوصاً امریکہ کا اسلام کے خلاف وہ بغض وتعصب بھی روز روشن کی طرح کھل کر سامنے آگیا جس کی فی زمانہ کوئی مثال ملنا مشکل ہے۔ اور جن لوگوں نے یہ دوماہ انواع واقسام کے امریکی طیاروں سے ہونے والی بارود کی مسلسل بارش کے نیچے گزارے ہیں وہ اس سے بخوبی واقف ہیں۔ سو کتنی ہی بستیاں ایسی ہیں جو صفحہ ہستی سے مٹادی گئیں اور کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کی تعداد کا اگر ہم اندازہ کرنا چاہیں تو لاکھوں تک پہنچتی ہے جنہیں شدید ترین سردی میں کھلے آسمان تلے لاکھڑا کر دیا گیا۔ وہ ضعیف مرد، عورتیں اور بچے جن کے لیے آج پاکستان میں موجود خیموں کے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں اور جن کا قصور بھی کچھ نہ تھا۔

اپنے اس بیان میں، میں چاہوں گا کہ اس جنگ کی اصل حقیقت کو واضح کردوں جو ہمارے اور امریکہ کے مابین جاری ہے۔ اور جس کی وضاحت محض عالم اسلام ہی کے لیے نہیں بلکہ تمام عالم انسانی کے لیے حد درجہ اہمیت کی حامل ہے۔ سو آج امریکہ اللہ کی راہ میں نکلنے والے ان مہاجرین اور مجاہدین پر جو الزام تراشی کرتا دکھائی دیتا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں، بلکہ یہ تو محض بے بنیاد پراپیگنڈہ اور بہتان تراشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عرب مجاہدین کی تاریخ دن کے اجالے کی طرح روشن اور ہر طرح کے عیب سے پاک ہے۔

یہ لوگ بیس سال پہلے اس وقت نکلے جب سوویت یونین نے معصوم افغان بچوں اور ضعیف لوگوں کے خلاف اندھی جارحیت کا مظاہرہ کیا۔ یہ مجاہدین اپنی نوکریاں، اپنی جامعات، اپنے اہل وعیال اور اپنے عزیز واقارب کو خیر باد کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں اس کے دین اور ضعیف مسلمانوں کی نصرت کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ بھلا وہ لوگ جو نکلے ہی ضعفاء کی نصرت کے لیے تھے، ان کے بارے میں عقل کیسے گوارا کر سکتی ہے کہ وہی معصوم لوگوں کی جانیں لینے لگیں، جیسا کہ یہ لوگ بہتان لگاتے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ یہی امریکہ جو روس کے خلاف لڑنے والے ہر مجاہد کی تائید کیا کرتا تھا، اس وقت غضب ناک ہوگیا اور بے ہودگی کے ساتھ پیٹھ پھیر گیا جب افغانستان میں لڑنے والے مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے معصوم بچوں کی نصرت کے لیے فلسطین کا رخ کیا۔ سو آج جو کچھ فلسطین میں ہورہا ہے وہ ایک ایسا واضح امر ہے جس کی ناپسندیدگی پر آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک تمام انسانیت کا اتفاق رہا ہے۔ اگرچہ انسانی فطرت بسا اوقات فساد کا شکار بھی ہو جایا کرتی ہے اور بہت سے امور میں انسانوں کے مابین اختلاف بھی واقع ہو جاتا ہے، تاہم بعض امور ایسے ہیں جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اختلاف سے بچا رکھا ہے۔ اس فطرت سے صرف وہی شخص ہٹتا ہے جو ظلم اور سرکشی کی تمام حدود پار کر جائے۔

لہٰذا یہ فطرت انسانی کی مبادیات میں شامل ہے کہ چاہے انسان کو کتنا ہی ظلم وزیادتی کا نشانہ کیوں نہ بنایا جائے لیکن وہ معصوم بچوں کو قتل کرنا گوارا نہیں کر سکتا۔ جو کچھ فلسطین میں معصوم بچوں کے قتل عام کی صورت میں ہو چکا ہے اور جو کچھ تاحال جاری ہے اس نے ظلم وزیادتی اور بہیمیت کی ایک نئی داستان رقم کی ہے اور یہ صرف اہل فلسطین کے لیے نہیں بلکہ تمام عالم انسانیت کے لیے ایک متوقع خطرے کی حیثیت رکھتا ہے۔ تاریخ انسانی میں اس طرح بچوں کے قتل عام کی مثال تلاش کرنا مشکل ہے بلکہ اصلاً یہ تو فرعون کا طریقہ تھا جس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اپنے فضل وکرم سے نجات عطا فرمائی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ (البقرۃ: ۴۹)

"اور یاد کرو وہ وقت جب ہم نے تمہیں آل فرعون سے نجات عطا فرمائی، جو تمہیں بدترین عذاب میں مبتلا کیے رکھتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو ذبح کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے"۔

بچوں کا یوں ذبح کرنا ہی فرعون کے ظلم وسرکشی اور اس کی سنگدلی کی شہرت کا باعث بنا۔ آج بنی اسرائیل نے فلسطین میں ہمارے بچوں کے خلاف فرعون کا وہی طریقہ اپنا رکھا ہے۔ ساری دنیا نے دیکھا کہ کس طرح اسرائیلی فوجیوں نے "معصوم محمد الدّرہ" کو سرعام قتل کیا اور "محمد الدّرہ" کے علاوہ کتنے اور ایسے ہیں جن کا کوئی شمار ہی نہیں۔ شرق وغرب کی تمام اقوام نے باوجود اپنے ملی اختلافات کے، محض انسانیت کے ناطے اس فعل کی شدید مذمت کی لیکن اس سب کے باوجود امریکہ اپنی سرکشی پر قائم رہتے ہوئے مسلسل ان

فسادی لوگوں کی پشت پناہی جاری رکھے ہوئے ہے جو فلسطین میں ہمارے بچوں کا خون بہارہے ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمادیا کہ کوئی شخص جب بغاوت اور سرکشی پر اتر آئے اور اس حد تک جا پہنچے کہ دوسروں کو قتل کرنے لگے تو یہ اخلاقی گراوٹ کی نشانی ہے۔ جب کہ اس گراوٹ کی بھی آخری انتہا یہ ہے کہ کوئی شخص بچوں کی جانیں لینے لگے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا

(المائدۃ:۳۲)

”ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جس شخص نے کوئی ایک جان بھی ناحق یا بغیر زمین میں فساد برپا کرنے کے لی تو گویا اس نے تمام انسانیت کو قتل کردیا، اور جس نے ایک بھی جان بچائی تو گویا اس نے تمام انسانیت کو زندہ کردیا“۔

لہٰذا اسرائیل اور اس کا پشت پناہ امریکہ گویا تمام دنیا کے بچوں کے قاتل ہیں۔ بھلا کل کو اسرائیل کو تبوک، الجوف اور دوسرے علاقوں میں ہمارے بچوں کو قتل کرنے سے کون روکے گا؟ اور اس وقت یہ حکمران کیا کریں گے جب اسرائیل اپنی خود ساختہ اور جھوٹی مذہبی کتابوں میں بیان کردہ سرحدوں میں توسیع کے ارادے سے خود ان پر بھی چڑھائی کردے گا؟ اور اسرائیلی تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اسرائیل کی حدود مدینہ منورہ تک ہیں۔ یہ حکام جو اس وقت اس امریکی صہیونی ٹولے کے آگے سجدہ اطاعت بجالائے بیٹھے ہیں اس وقت کیا کرسکیں گے؟

عقل کا تقاضا ہے کہ اب یہ لوگ جاگ جائیں۔ محمد الدّرہ کے ساتھ جو سلوک ہوا کل کو یہی کچھ ان کے اپنے بچوں اور عورتوں کے ساتھ بھی ہوگا۔ اور بے شک غلبے اور قوت کا مالک تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے۔ اس لحاظ سے اس مسئلہ سے صرف نظر کرنا ممکن نہیں کہ امریکہ اس مذموم جارحیت کی جو فلسطین اور عراق میں جاری ہے مکمل طور پر پشت پناہی کررہا ہے۔ بدبخت بڑا بش صرف عراق میں مردوں اور عورتوں کے علاوہ دس لاکھ بچوں کے قتل کا سبب بنا۔

۲۲ جمادی الثانی ۱۱ ستمبر کے واقعات، فلسطین، عراق، صومالیہ، اور جنوبی سوڈان اور اس کے علاوہ کشمیر اور آسام میں ہمارے بچوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف صرف ایک رد عمل ہے۔ امت مسلمہ کو چاہیے کہ اب وہ خوابِ خرگوش سے جاگ جائے اور اس عظیم مسئلہ کے حل کی جانب توجہ دے جس سے تمام انسانیت خطرے میں ہے۔

رہ گئے وہ لوگ جو ان حملوں کی مذمت کرتے دکھائی دیتے ہیں تو فی الحقیقت وہ ان واقعات کو اصل پس منظر اور اسباب سے ہٹا کر دیکھ رہے ہیں جن کی جانب میں نے اشارات کیے۔ ان کے فہم ونظر کی رسائی اصل حقائق تک ہے ہی نہیں کہ وہ اس مسئلہ کو شرعی اور عقلی بنیادوں پر پرکھ سکیں۔ ان کا معاملہ تو بس اتنا سا ہے کہ انہوں نے دوسرے لوگوں اور امریکی ذرائع ابلاغ کو ان حملوں کی مذمت کرتے ہوئے دیکھا تو خود بھی ان کی مذمت کرنے لگے۔

ان لوگوں کی مثال اس بھیڑیے کی مانند ہے جس نے بکری کے ایک نوزائیدہ بچے کو دیکھا تو کہنے لگا کہ: اچھا تم ہی وہ ہو جس نے پچھلے سال میرا پانی گدلا کردیا تھا۔ اس نے کہا اے فلاں میں نے ایسا نہیں کیا۔ بھیڑیے نے کہا: نہیں تم ہی نے کیا تھا۔ میمنا کہنے لگا: میں تو پیدا ہی اسی سال ہوا ہوں۔ بھیڑیے نے کہا: تو پھر وہ تمہاری ماں ہوگی، اور یہ کہہ کر اس بچے کو کھا گیا۔ سو اس وقت وہ بے چاری بکری جو اپنے بچے کو بھیڑیے کے دانتوں میں چلّاتے ہوئے دیکھ رہی تھی سوائے اس کے اور کر ہی کیا سکتی تھی کہ اپنی ماممتا سے مجبور ہو کر اس سے الجھ پڑے۔ سو اس بکری نے بھیڑیے کو سینگ مارا جس سے بہر حال بھیڑیے کا کیا بگڑنا تھا، لیکن بھیڑیا یہ کہتے ہوئے چلّایا کہ: ذرا دیکھو تو اس دہشت گرد کو! اس بات پر پاس بیٹھے طوطے بھی چلّانے لگے اور بھیڑیے کی تائید میں بولنے لگے کہ: ”ہم بکری کے بھیڑیے کو سینگ مارنے کی شدید مذمت کرتے ہیں“۔

بھلا اس وقت تم لوگ کہاں تھے جب بھیڑیا بکری کے بچے کو اپنے دانتوں سے بھنجھوڑ رہا تھا۔ لہٰذا یہ مبارک اور کامیاب حملے محض اس ظلم کا رد عمل ہیں جو فلسطین، عراق اور دیگر اسلامی علاقوں پر مسلسل ڈھایا جارہا ہے، اور امریکہ اس چھوٹے بش کی قیادت میں ابھی تک اپنے اس ظالمانہ رویہ کو جاری رکھے ہوئے ہے جس نے اپنے اقتدار کا آغاز ہی عراق پر شدید ترین فضائی حملے سے کیا تاکہ ظلم اور ہٹ دھرمی کی سیاست میں اپنا نام پیدا کرسکے اور یہ ظاہر کردے کہ ان کے نزدیک خونِ مسلم کی ذرہ برابر بھی قدر نہیں۔ لہٰذا یہ حملے ان کی ظلم وزیادتی کا منہ توڑ جواب ہیں۔ ان مبارک حملوں نے بہت سے حقائق کو آشکارا کردیا اور یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ یہ متکبر قوت، جو اس زمانہ کا ہبل بت ہے، اگر کھڑی ہے تو محض اپنی مضبوط معیشت کے سہارے پر۔ اس کی بنیادیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب کھوکھلی ہوچکی ہیں اور یہ عمارت اب زمین بوس ہونے ہی کو ہے۔ ان مبارک حملوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے والے کوئی انیس ممالک نہ تھے اور نہ ہی اس مقصد کی خاطر ان عرب ریاستوں کی افواج اور حکومتی وزرا کو حرکت میں لایا گیا جن کا کام فلسطین اور دیگر مسلم علاقوں میں ہونے والے ہر ظلم وستم پر مجرمانہ خاموشی اختیار کرنا اور ان کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کرنا ہے بلکہ درجہ ثانویہ میں پڑھنے والے صرف انیس (۱۹) طالب علم تھے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی شہادت کو قبول فرمائے۔ان نوجوانوں نے امریکی ریاست کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا اور امریکی معیشت اور وقت کی سب سے بڑی عسکری قوت پر ایسی چوٹ لگائی جسے یہ کبھی بھول نہ سکیں گے۔ لہٰذا اب اس بات کا اندازہ لگانا بالکل مشکل نہیں کہ سودی بنیاد پر کھڑا اقتصادی نظام جسے امریکہ پوری دنیا میں کمزور طبقات پر اپنا کفریہ نظام مسلط کرنے کے لیے اپنی عسکری قوت کے ساتھ استعمال کر رہا ہے اسے گرا لینا کوئی مشکل کام نہیں۔

ان مبارک ضربوں کے ذریعہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم سے امریکہ کو نیویارک اور دوسری مارکیٹوں میں تین ہزار ارب ڈالر سے زیادہ کا خسارہ اٹھانا پڑا جس کا اعتراف امریکہ نے خود کیا۔

یہ نوجوان ان اسباب کو استعمال میں لائے جو بالکل آسانی سے میسر تھے۔انہوں نے کسی باقاعدہ فوجی تربیت کے مرکز سے تربیت حاصل نہیں کی، بلکہ دشمنوں ہی کے جہازوں کو استعمال کیا اور اسی کی درس گاہوں سے تربیت حاصل کی، لیکن پھر بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر فتح کے دروازے کھول دیے اور انہوں نے ان متکبر امریکیوں کو ایک ناقابل فراموش درس دیا جن کے ہاں آزادی صرف سفید چمڑی والوں کے لیے ہے۔یہ لوگ اپنا پیدائشی حق سمجھتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کو غلام بنا کر رکھیں اور انہیں ایسا حقیر جانتے ہیں کہ کہ وہ ان کے آگے حرکت تک نہ کریں۔جب بھی ان کے حکمران ہم پر مظالم کے پہاڑ توڑتے ہیں تو یہ امریکی عوام ان کی مکمل تائید کرتے ہیں جیسا کہ اس سے پہلے عراق کے معاملے میں ہم نے مشاہدہ کیا۔

سو میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگرچہ امریکہ نے افغانستان پر اپنے اس حالیہ حملے میں وہاں کے کمزور اور ناتواں لوگوں پر ظلم وستم کی نئی داستان رقم کر دی تاہم اس متکبر قوت کے خلاف دفاع کی اس حالت میں بھی ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت سے قیمتی اور اہم دروس حاصل کیے۔ مثال کے طور پر دشمن سے مقابلہ کے دوران دفاعی خط اگر لمبائی میں سو کلومیٹر لمبا ہے تو اسے چوڑائی میں بھی زیادہ ہونا چاہیے یعنی اس صورت میں خط دفاع کی چوڑائی سو، دو سو یا تین سو میٹر تک کفایت نہیں کرے گی، بلکہ اسے بھی کئی کلومیٹر چوڑا ہونا چاہیے ،اور طول وعرض دونوں جانب خندقیں کھودی جانی چاہئیں ،لہٰذا اس وجہ سے امریکی بم باری خط کے آخر تک پہنچتے پہنچتے اپنی شدت کھو دیتی تھی۔اس کے ساتھ ساتھ ہلکی اور وسیع الحرکت ٹولیاں مقرر کی جائیں جو تیزی کے ساتھ ایک خط سے دوسرے خط تک اور ایک دفاعی پٹی سے دوسری پٹی تک تیزی سے حرکت کر سکیں۔کابل اور شمالی محاذوں پر شدید ترین امریکی بم باری کے باوجود اس حکمت عملی پر عمل کے باعث ہمیں بہت فائدہ ہوا اور اس طرح سے امریکہ اگر کئی سال بھی لگا رہے تو مجاہدین کے خطوط توڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

یہ بات بالکل واضح ہے کہ قتال کے لیے دو عناصر کا ہونا لازم ہے۔ایک عسکری قوت اور دوسری مالی قوت، جس سے اسلحہ اور دیگر ضروریاتِ جنگ خریدی جاتی ہیں۔اور یہی بات اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کی اور متعدد آیات میں اس کی تاکید فرمائی جیسا کہ فرمان ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (التوبہ:۱۱۱)

”بے شک اللہ نے مومنین سے ان کی جانیں اور اموال جنت کے عوض میں خرید لیے ہیں“۔

لہٰذا مال بھی لازم ہے اور جان بھی۔اب جہاں تک امریکہ کی عسکری قوت کا معاملہ ہے تو اس کے اور ہمارے درمیان فرق وتفاوت بہت زیادہ ہے اور ہمارے اسلحے کی ان کے جہازوں تک رسائی نہیں۔زیادہ سے زیادہ اگر ہم کچھ کر سکتے ہیں تو وہ یہ کہ دفاعی خطوط کو وسعت دے کر فضائی حملوں کی شدت میں کمی پیدا کر دی جائے۔لیکن ایک دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ان کی اقتصادی قوت پر ضرب لگائی جائے۔اور حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کی عسکری قوت محض معاشی قوت کے سر پر کھڑی ہے۔لہٰذا جب یہ جاتی رہے گی تو لازمی سی بات ہے کہ امریکہ کو کمزور طبقات کو اپنا غلام بنانے کی بجائے خود اپنی ہی فکر دامن گیر ہو جائے گی۔

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے امریکہ کی اقتصادی قوت پر ضربیں لگائی جائیں۔یہ لوگ جو انسانی حقوق کے علمبردار اور حریت انسانی کے پاس دار ہونے کے دعوے کرتے تھکتے نہیں ،ان واقعات نے ان کے اصل جرائم سے پردہ اٹھا دیا۔اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک انسان کی ہلاکت کے لیے محض سات گرام بارود کافی ہے، بلکہ یہ بھی زیادہ ہے لیکن اسی امریکہ نے طالبان اور عام مسلمانوں کے ساتھ اپنے بغض وعداوت کا اظہار کرتے ہوئے سات ٹن یعنی سات ہزار کلو گرام تک کے بم برسائے۔

اے حساب کرنے والو حساب کر کے تو دیکھو!سات ٹن کا مطلب ہے ستر لاکھ گرام!جبکہ انسان کی ہلاکت کے لیے سات گرام بارود بھی ضرورت سے زائد ہے۔جب ہمارے کچھ نوجوانوں نے نیروبی میں امریکی سفارت خانے پر دو ٹن وزنی بم چلایا تو امریکہ چلا اٹھا کہ:”یہ صریح دہشت گردی ہے اور اس میں وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار استعمال کیے گئے ہیں“۔جب کہ یہ خود چاہے سات سات ٹن وزنی بم برساتے رہیں اس میں کوئی حرج نہیں ؟اس طرح انہوں نے ایک پوری بستی کو صرف اس لیے ملیا میٹ کر دیا کہ لوگ ڈر جائیں اور عرب مجاہدین کی مہمان نوازی بلکہ ان کے قریب آنے سے بھی گریز کریں۔اور اس سب کے بعد ان کا وزیر دفاع نمودار ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ

ہمارا حق ہے۔ یعنی یہ ان کا حق ہے کہ پوری پوری بستیاں صفحہ ہستی سے مٹادیں بس اس شرط کے ساتھ کہ ایک تو وہ مسلمان ہوں اور دوسرے غیر امریکی۔

یہ ان کا ایسا واضح جرم ہے جس سے یہ انکار نہیں کرسکتے۔ اور ہر مرتبہ ان کی جانب سے ایسے اقدامات کے بعد ہم یہی سنتے ہیں کہ ایسا غلطی سے ہو گیا جب کہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ چند دن قبل انہوں نے اپنے تئیں خوست میں القاعدہ کے ایک مرکز پر حملہ کیا اور مسجد میں بم پھینکنے کے بعد کہنے لگے کہ: ''بم غلطی سے جالگا''۔ جب کہ بعد میں تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اس مسجد میں علمائے کرام نماز تراویح میں مشغول تھے اور بعد از نماز اس جگہ پر عظیم مجاہد قائد، بطل جہاد، مولانا جلال الدین حقانی جو سوویت اتحاد کے خلاف جہاد میں مرکزی راہنما کی حیثیت رکھتے تھے اور جنہوں نے ارض افغانستان پر امریکی قبضہ کو ماننے سے بھی صاف انکار کر دیا وہ ایک اجتماع منعقد کرنے والے تھے۔ ان لوگوں نے حالت نماز میں مسجد پر بم برسایا جس سے وہاں موجود ایک سو پچاس افراد شہید ہو گئے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ! تاہم اللہ کے فضل و کرم سے شیخ جلال الدین محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ سو یہ ہے ان کا بغض اور نفرت سے بھرپور چہرہ! لہٰذا ان لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو بغیر تحقیق کے سنی سنائی باتوں پر یقین کرتے ہوئے دوسروں کی پیروی میں خود بھی ان حملوں کی مذمت میں اپنی زبانیں چلانے لگتے ہیں۔

امریکہ کے خلاف ہماری یہ دہشت گردی جائز اور مطلوب ہے، تاکہ ظالم کو اس کے ظلم سے روکا جائے اور امریکہ اسرائیل کی پشت پناہی سے اپنا ہاتھ کھینچ لے جو کہ بے دریغ ہمارے بچوں کا قتل عام کر رہا ہے۔ اور یہ بات بالکل واضح اور غیر مبہم ہے لیکن پھر بھی یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے۔ امریکہ اور دوسرے مغربی لیڈر بارہا فلسطین میں لڑنے والی تنظیمات حماس، الجہاد اور دوسری تنظیموں کو دہشت گرد قرار دے چکے ہیں۔ اگر اپنا دفاع کرنا بھی دہشت گردی ہے تو آخر جائز کیا ہے؟ لہٰذا ہمارے دفاع اور ہمارے قتال کی نوعیت میں کوئی فرق نہیں چاہے وہ ہم ہوں چاہے فلسطین میں لڑنے والے ہمارے حماس کے بھائی، ہم سب اس لیے لڑتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ سر بلند ہو اور کافروں کے دعوے باطل ہو جائیں۔ اور تاکہ فلسطین اور دوسرے مسلم علاقوں میں کمزور اور نادار لوگوں پر ہونے والے مسلسل ظلم کو روکا جاسکے۔

اسی طرح یہ بات بھی واضح رہنی چاہیے کہ کسی مسلمان کے لیے قطعی طور پر جائز نہیں کہ وہ کسی بھی تاویل کی گنجائش نکالتے ہوئے کفار کی حمایت کے اس گھڑے میں جاگرے کیونکہ یہ تو ایک انتہائی بھیانک اور شدید ترین نوعیت کی مذموم صلیبی جنگ ہے جسے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف پھیلایا جارہا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے امریکہ کا خاتمہ بالکل قریب ہے اور ویسے بھی اس کا انجام بد اس بندۂ فقیر کے ساتھ مشروط نہیں۔ اسامہ مارا جائے یا بچا رہے اس سے کوئی فرق واقع نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس امت میں بیداری کا عمل شروع ہو چکا ہے اور یہ بیداری ان مبارک حملوں کے ثمرات میں سے ایک ثمر ہے۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان نوجوانوں کی شہادت کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے اور انہیں انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین کا ساتھ عطا فرمائے، اور کیا ہی خوب رفاقت ہے ان لوگوں کی۔ ان نوجوانوں نے ایک عظیم اور عالی قدر کام سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور انہیں ان کے والدین کے لیے بھی اخروی اثاثہ بنائے۔ انہوں نے مسلمانوں کے سروں کو فخر سے بلند کر دیا اور امریکہ کو ایک ایسا سبق سکھایا جسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ بھولنا بھی چاہے گا تو بھول نہ پائے گا۔ اور میں نے تو 'اے بی سی چینل' کو دیے جانے والے اپنے انٹرویو میں پہلے ہی خبردار کر دیا تھا کہ امریکہ نے ارضِ حرمین کے جن سپوتوں سے جنگ مول لی ہے اس میں عنقریب وہ ایسی شکست کھائے گا کہ ویت نام میں ہونے والی اپنی ہزیمت کو بھی بھول جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہوا بھی اسی طرح اور اللہ کے حکم سے ابھی جو کچھ ہونے والا ہے وہ اس سے بھی بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو شہدا میں قبول فرمائے۔

فی سبیل اللہ نکلنے والے نوجوانوں میں سے پندرہ کا تعلق سرزمین حرمین سے تھا، وہ سرزمین حرمین جو ایمان کی سرزمین ہے، جو مسلمانوں کے لیے عظیم خزانہ ہے، اور یہی وہ سرزمین ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے مطابق ایمان اس طرح لوٹ کر اکٹھا ہو جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی جانب لوٹ کر آتا۔ اسی طرح دو مجاہد مشرقی جزیرۃ العرب، امارات سے نکلے۔ اسی طرح شام سے زیاد الجراح اور ارض کنانہ مصر سے محمد عطا نکلے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو شہدا کے زمرے میں قبول فرمائے۔

ان نوجوانوں نے اپنے اس عمل کے ذریعے اپنے پیچھے بہت سے عظیم اور ناقابل فراموش دروس چھوڑے، اور یہ واضح کر دکھایا کہ انسان کے دل میں موجود ایمان اپنی سچائی کے ثبوت کے طور پر اس سے کچھ تقاضے کرتا ہے، اور ان تقاضوں میں سے ایک تقاضہ یہ بھی ہے کہ انسان لا الٰہ الا اللہ کی خاطر اپنی جان تک کا نذرانہ پیش کرنے سے دریغ نہ کرے اور بلاشبہ ان جاں بازوں نے اپنے اس عمل سے خیر اور حق کا ایک عظیم دروازہ کھول دیا۔ رہ گئے ٹی وی چینلوں پر ان شہیدی حملوں کو غیر شرعی قرار دینے والے یہ دانش ور، تو یہ صرف امریکہ اور اس کے چیلوں کی خواہشات کی ترجمانی کرنے والے ہیں۔ ایک ارب بیس کروڑ امت کو مشرق سے لے کر مغرب تک فلسطین اور عراق میں، صومالیہ اور جنوبی سوڈان میں، کشمیر میں فلپائن میں، بوسنیا، چیچنیا اور آسام میں دن رات ذبح کیا جارہا ہے۔ ان کے لیے ہمیں ان کی جانب سے ایک لفظ سننے کو نہیں ملتا، لیکن جب کوئی شخص قربانی کی مثال قائم کر دے تو ان نام نہاد دانش وروں کی آوازیں بلند ہونے لگتی ہیں۔ ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کے گلوں پر چھریاں چل رہی ہیں لیکن انہیں اس بات کا احساس تک

نہیں۔اور جب ان میں سے کوئی اپنے دفاع کی خاطر اٹھتا ہے تو نام نہاد دانش وروں کی زبانیں ان طواغیت کی جانب سے رٹایا ہوا سبق سنانے لگتی ہیں۔

یہ لوگ عقل سے بالکل عاری اور فہم سے کوسوں دور ہیں۔لڑکے ، بادشاہ ، جادوگر اور راہب والی حدیث میں لا الٰہ الا اللہ کی خاطر اپنی جان خود پیش کر دینے کی واضح دلیل موجود ہے ،اس کے ساتھ اس میں ایک اور معنی بھی موجود ہے کہ فتح صرف لوگوں کے ذہنوں میں قائم تصور کے مطابق اس ظاہری جیت کا نام نہیں بلکہ فتح تو اصلاً دین کے تقاضوں پر ثابت قدمی اختیار کرنے کا نام ہے۔

اصحاب الاخدود جن کے ایمان پر ثبات کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکرِ خیر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنی کتاب میں محفوظ فرمادیا،انہیں ایمان پر قائم رہنے یا آگ میں کود جانے میں سے کسی ایک کا اختیار دیا گیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کی بجائے آگ میں کود جانے کو ترجیح دی۔اس حدیث کے آخر میں آتا ہے کہ ظالم بادشاہ نے ان سب لوگوں کو آگ کی خندقوں میں پھینک دینے کا حکم دیا اور جب ایک ماں اپنا بچہ گود میں اٹھائے ہوئے آئی تو دہکتی آگ کو دیکھ کر اسے اپنے بچے کی فکر دامن گیر ہوئی،اور وہ پیچھے ہٹنے کا سوچنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کے مطابق وہ بچہ بول اٹھا کہ:

"اے میری ماں!صبر کر تو حق پر ہے"۔

ان لوگوں کے بارے میں کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا کہ انہیں کیا فائدہ حاصل ہوا یا انہوں نے اپنی جانیں بے کار میں گنوادیں۔ایسا کہنے والا اپنے آپ کو خود سب سے بڑا جاہل ثابت کرے گا۔یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرکے کامیاب ہوگئے اور ان جنتوں میں جا پہنچے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کر رکھا ہے۔

لہٰذا فتح صرف مادی اہداف کو حاصل کر لینے کا نام نہیں بلکہ فتح تو حق کے تقاضوں پر قائم رہنے کا نام ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ اس حدیث میں مزید یہ بھی بیان ہے کہ جب اس لڑکے نے پتھر اٹھایا تو وہ اس وقت بھی جادوگر اور راہب دونوں کے حوالے سے تردد کا شکار تھا کہ ان میں سے حق پر کون ہے۔اب جب کہ ایک بڑے جانور نے راستہ روک رکھا تھا تو وہ کہنے لگا آج مجھے معلوم ہو جائے گا کہ ان دونوں میں سے کون افضل ہے جادوگر یا راہب۔اپنی قلت علم کے باعث وہ یہ معلوم کرنے سے قاصر تھا کہ ان دونوں میں سے کون حق پر ہے۔

لہٰذا اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اسے دکھلا دے کہ ان میں سے کون افضل ہے،اگر راہب حق پر ہے تو اس پتھر سے اللہ تعالیٰ اس جانور کو ہلاک کر دے،سو اس نے پتھر پکڑ کر جانور کو مارا تو وہ مر گیا۔جب راہب آیا تو اس نے سارا ماجرا سننے کے بعد کہا:"اے میرے بچے آج کے دن تو مجھ سے افضل ہے"۔راہب کے علم اور لڑکے کی کم علمی کے باوجود راہب کے یہ الفاظ کیا معنی رکھتے ہیں؟حقیقت یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس لڑکے کے دل کو ایمان کے نور سے بھر دیا جس کے باعث وہ لا الٰہ الا اللہ کی خاطر ہر طرح کی قربانی دینے کے لیے تیار ہو گیا۔دل میں اتر جانے والے یہ الفاظ آج ہم میں مفقود ہیں۔

آج کے نوجوان اس بات کے منتظر ہیں کہ اِس دور کے علما ان سے بھی یہی کہیں۔یہ نوجوان جو اپنے سر ہتھیلیوں پر سجا کر لا الٰہ الا اللہ کی نصرت کے لیے نکل کھڑے ہوئے ہیں وہ فی الواقع اس بات کے مستحق ہیں کہ آج کے علما بھی ان سے وہی الفاظ کہیں جو راہب نے اس لڑکے سے کہے تھے کہ:"آج کے دن تم ہم سے افضل ہو"۔

یہی اصل حقیقت ہے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ کے مطابق ہمارے دین میں فضیلت کا اصل معیار ایمان ہے نہ کہ صرف حصول علم۔علم اور اس پر عمل دونوں یکساں مطلوب ہیں۔ایمان کا اصل پیمانہ تو یہ ہے کہ:

"جس نے ان کے خلاف ہاتھ سے جہاد کیا تو وہ مومن ہے"۔

جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا:

"اور جس نے ان کے خلاف زبان سے جہاد کیا تو وہ مومن ہے اور جس نے ان کے خلاف دل سے جہاد کیا تو وہ مومن ہے اور اس کے بعد تو ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں رہتا"۔

سو ان نوجوانوں نے کفر اکبر کے خلاف اپنے ہاتھوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا۔ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ضرور ان کو شہدا کے زمرے میں قبول فرمائے گا۔یہ نوجوان اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق ہیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"شہدا کے سردار حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہیں،اور ان کے علاوہ وہ شخص جو جابر بادشاہ کے مقابلے میں کھڑا ہوا اور اسے نیکی کی تلقین کی اور برائی سے روکا تو اس بادشاہ نے اس پر سختی کی اور اسے قتل کر دیا"۔

اس شخص نے کامیابی کی معراج کو پالیا جب کہ نہ تو اس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دور پایا اور نہ تابعین کا،لیکن پھر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے سید الشہداء کا مقام جلیل عطا فرمادیا۔یہ ایک ایسا عمل ہے جس کی ترغیب خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلائی، اس کے باوجود کوئی عاقل مسلمان کیسے یہ کہہ سکتا ہے کہ اس شخص کو اپنے اس عمل سے کیا حاصل ہوا؟ یہ تو ایسی واضح اور صریح گمراہی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔

یہ وہ نوجوان تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس عظیم عمل کی توفیق عنایت فرمائی کہ انہوں نے عالمی کفر کے امام امریکہ اور اس کے حلیفوں کو یہ ثابت کر دکھایا کہ تم ہی اصل میں باطل پر ہو اور تم ہی صریح گمراہی میں مبتلا ہو۔یہاں تک کہ لا الٰہ الا اللہ کی خاطر انہوں نے اپنی جانیں تک قربان کرنے سے دریغ نہ کیا۔

ان عظیم واقعات سے متعلق ہماری یہ گفتگو ذرا طویل ہوگئی لہٰذا میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے اسے امریکہ کے خلاف اس کے عسکری اور معاشی اہداف پر کارروائیوں کو جاری رکھنے پر مرکوز کرتا ہوں کہ بلاشبہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امریکہ کے خاتمہ کی الٹی گنتی شروع ہو چکی ہے اور اس کی معیشت مسلسل زوال پذیر ہے۔ تاہم ابھی ایسی مزید کاروائیوں کی ضرورت ہے۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ امریکہ کے لیے معاشی اعتبار سے اہمیت کے اہداف تلاش کریں او دشمن کو اس کے اپنے گھر میں نشانہ بنائیں۔ اپنی گفتگو کے اختتام سے پہلے میں عزم و ہمت کے پیکر ان جواں مرد شہ سواروں کو، جنہوں نے امت کی پیشانی سے داغِ ندامت دھوڈالا، چند اشعار میں خراج عقیدت پیش کرنا چاہوں گا۔ یہ اشعار ان سب کے علاوہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رستے پر چلنے والے ہر شخص کے نام کرتا ہوں۔

تاہم اس سے پہلے میں ایک اہم نقطے کی جانب توجہ دلانا چاہوں گا کے بے شک افغانستان میں عرب مجاہدین اور طالبان کے خلاف چوبیس گھنٹے جاری اس جنگ نے امریکی حکومت کی بے چارگی، اس کے ضعف اور اس کے فوجیوں کی نامردی کو صاف ظاہر کر دکھایا ہے ہمارے اورامریکہ کے مابین حائل عسکری ٹیکنالوجی کے اس عظیم فرق کے باوجود یہ لوگ منافقین اور مرتدین پر اعتماد اور ان کی مدد کے بغیر ایک قدم بھی اٹھانے کے قابل نہیں۔ بھلا ببرک کارمل جو روس کو اپنے ملک پر قبضے کے لیے لے کر آیا تھا، اور معزول صدر برہان الدین، جس سے دین کوسوں دور ہے، ان دونوں کے مابین کیا فرق ہے۔ ان میں ایک سرزمینِ اسلام پر روسی قبضے کی راہ ہموار کرنے والا ہے تو دوسرا امریکہ کو لے کر آنے والا ہے۔

لہٰذا جیسا کہ میں نے بیان کیا، منافقین پر اعتماد کی یہ مجبوری امریکی فوج کے ضعف پر واضح دلیل ہے۔ اس لیے فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے نوجوانوں کو چاہیے کہ امریکہ کے خلاف جہاد اور کارروائیوں کو جاری رکھیں۔

میں اپنی گفتگو کا اختتام ان اشعار پر کرتا ہوں جو میں نے سرزمینِ ایمان، ارضِ حجاز سے اللہ کی راہ میں نکلنے والے ان ابطال کی نذر کیے، چاہے وہ غامد و زہران کے قبائل میں سے تھے یا بنو شہر سے، بنو حرب سے تھے یا نجد سے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو قبول فرمائے۔ اور جو مکہ مکرمہ سے نکلے جن میں سالم، نواف الحازمی اور خالد المحضار شامل ہیں یا جو مدینہ منورہ سے نکلے، یہ وہ عظیم جانباز تھے جو دنیا اور اس کی لذتوں کو چھوڑتے ہوئے صرف اور صرف لا الہ الا اللہ کی خاطر فی سبیل اللہ کھڑے ہوئے۔

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ ان میں سے ہر ایک کی کاٹ
تیز دھار تلوار سے زیادہ تھی
سلام ہے ان پر جو مصائب کے سمندر میں جا کودے
اور دشمن پر قہر بن کر ٹوٹے
کہاں خواہشات کے پجاری یہ دنیا اور کہاں اپنے رب کے ہاتھ اپنی جانیں بیچ دینے والے یہ نوجوان
تلواریں ان کے سروں پر منڈلا رہی تھیں
مگر پھر بھی ان کے چہروں پر مسکراہٹ تھی
یہ اپنے سینوں کو ڈھال بناتے ہوئے کھڑے ہو گئے
حالانکہ ان کو کوئی مجبور کرنے والا نہ تھا
جس وقت چہار سو تاریکیاں چھا چکی تھیں
اور درندے ہم پر جھپٹ رہے تھے
ہمارے گھروں سے خون کی ندیاں جاری تھیں
اور باغی ہم پر ٹوٹ پڑے تھے
میدان تلواروں کی چمک اور گھوڑوں کی ٹاپ سے خالی تھے
جب کہ مظلوموں کے لیے صرف اور سسکیاں تھیں
اور وہ بھی ڈھول باجوں کی آواز تلے دب چکی تھیں
ایسے میں یک دم وہ ایک تیز آندھی کی مانند اٹھے
اور ان کے محلات کو زمین بوس کرتے ہوئے انہیں یہ پیغام دے چلے کہ
ہم تم سے ہونہی ٹکراتے رہیں گے
جب تم ہماری ایک ایک زمین سے نکل نہ بھاگو

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

☆☆☆☆☆

فدائی مجاہد

یہ (فدائی مجاہد) اتنا خاموش رہتا ہے کہ شاید تم اسے بیمار سمجھنے لگو۔ لیکن جب وہ بولتا ہے تو کیسا نور بکھرتا محسوس ہوتا ہے۔ اس کا سینہ غم کے مارے اندر ہی اندر کھولتا رہتا ہے۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کو غم و کرب کی کیفیت میں تڑپتا دیکھتا ہے۔ اس لیے وہی آنکھیں جن میں رفعتوں کی چمک نظر آتی ہے۔ وہی امت کے غم میں اشک بار دکھائی دیتی ہیں ۔ وہ موت سے بے پرواہ جان ہتھیلی پر لیے میدان میں اتر آیا ہے۔ اور عظمت اسلام کی اس جنگ میں وہ کافروں پر گولیاں برساتا چلا جائے گا۔ یا تو وہ اس دین کو جلد فتح یاب دیکھنے کے شوق میں یا اپنی جان دے کر اس دین کو اس کے دشمنوں سے رہائی دلائے گا۔ آگے بڑھنے والے اس تنہا مسافر کے زخم تو مسلسل رِس رہے ہیں ۔ لیکن اس کا عزم تو عزمِ عمر کی مانند ہے!

معرکہ گیارہ ستمبر سے متعلق شبہات کا ازالہ

عبید الرحمٰن زبیر

اب جب کہ امریکہ اور عالم مغرب مجاہدین کے ہاتھوں عسکری میدان میں بری طرح پٹ چکا تھا اور ہبل عصر امریکہ کی سطوت کا بت پاش پاش ہو رہا تھا تو امریکیوں کی مجاہدین کے ہاتھوں اس ذلت کو چھپانے اور امریکی CIA اور دیگر ایجنسیوں کی ساکھ بچانے کے لیے اس تمام کارروائی کو بھی CIA اور موساد کے کھاتے ڈالنے کی کوشش کی گئی اس مقصد کے لیے میڈیا کو استعمال کیا گیا، وہ میڈیا کہ جس کے بارے میں سب کو معلوم ہے کہ اس کی ڈوریاں دنیا کی ذلیل ترین قوم یہودیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ تاکہ یہ باور کروایا جاسکے کہ اتنا بڑا کام تو مسلمانوں کے بس کی بات ہے ہی نہیں۔ اس طرح کی بڑی کارروائی تو صرف یہودی ہی کرسکتے ہیں۔ مسلمان تو جیسے جنگلوں میں رہنے والی قوم ہے اسے کیا پتہ کہ جہاز کیا ہوتا ہے؟ اسے کیسے اڑاتے ہیں؟ جیسے کہ شاید مسلمان گندم نہیں گھاس کھاتے ہیں!

اس مقصد کے لیے مختلف خود ساختہ رپورٹوں کی اشاعت کی گئی۔ بے بنیاد شواہد پیش کیے گئے۔ غیر معروف لوگوں سے کتابیں لکھوائی گئیں۔ کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے استعمال سے جھوٹی فلمیں بنائیں گئی اور حقائق کو اس مبہم انداز میں پیش کیا گیا کہ اچھے بھلے لوگ چکرا گئے۔ لوگوں کے ساتھ جھوٹے بیانات منسوب کرکے اس معاملے کو اور زیادہ مشکوک بنا دیا گیا اور پھر اس سب کو میڈیا کے ذریعے پوری دنیا میں پھیلانے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ انٹر نیٹ اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے ایسی باتیں مشہور کی گئیں کہ جو سرے سے ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے واقعے کے دوران وقوع پذیر ہوئی ہی نہیں تھیں اور نہ ہی ان کا اس سے کوئی تعلق تھا اور نہ ہی ان کا اس کرہ ارض پر کوئی وجود ہے' اس سارے فریب کی جگہ تو صرف اس جھوٹ کو پھیلانے والے یہودیوں، امریکی غلاموں، اور امریکہ کی قوت سے مرعوب لوگوں کے گندے دماغوں اور مجاہدین کی اس شاندار کارروائی کو دل سے قبول نہ کرنے والوں کے دلوں میں ہی ہے۔

ہم معرکہ گیارہ ستمبر کے حوالے سے اٹھائے جانے والے بے بنیاد شکوک و شبہات کا جواب دینا چاہیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ شبہات کا شکار تو لاعلم اور عقل سے بے بہرہ لوگ ہی ہوا کرتے ہیں کیونکہ کم علمی ہی شبہات کو جنم دیتی ہے۔ اہل علم تو کبھی شبہات کا شکار نہیں ہوتے کیونکہ ان کی ایمانی بصیرت ان کے سامنے ہر حق اور باطل کو واضح کر دیتی ہے۔ اس سلسلے میں پہلی بات تو ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے ایمان کی بنیاد ہی اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت و قدرت کو دلوں میں جاگزیں کرنے پر ہے۔ ہر لمحے یہ احساس رہنا چاہیے کہ کائنات میں صرف اور صرف اللہ ہی کی قدرت سے سب کچھ ہوتا ہے اور اس کی قوت کے سامنے پوری کائنات مل کر بھی رائی کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ اگر وہ کسی کی مدد کریں تو اُسے کوئی شکست نہیں دے سکتا اور دوسری بات یہ ہے کہ قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا (الحجرات:۶)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو“۔

چنانچہ ہمیں اس دجالی میڈیا کے دور میں قرآن و حدیث اور اہل علم ہی سے رہنمائی لینی چاہیے۔ مختلف لوگوں کی طرف سے اٹھائے جانے والے شبہات کچھ اس طرح سے ہیں۔

مجاہدین اپنی کارروائیوں میں معصوم شہریوں کو نشانہ بناتی ہیں:

اس شبہ کا جواب ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ اس طرح دیتے ہیں:

”شریعت میں شہری اور فوجی کی کوئی تقسیم موجود نہیں ہے۔ شریعت تو لوگوں کو ”محارب“ اور ”غیر محارب“ میں تقسیم کرتی ہے۔ محارب ہر اس شخص کو کہا جاتا ہے جو جنگ میں اپنی جان، مال یا مشورے سے مدد دے۔ اگر اس تعریف پر پرکھا جائے تو مغرب کی عوام بھی محاربین ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی آزاد مرضی سے اپنے قائدین اور اپنے پارلیمانی نمائندگان کو چنا ہے اور یہی قائدین اور نمائندے ہمارے بچوں کو قتل کرنے، ہمارے علاقوں پر قبضہ کرنے اور ہمارے وسائل کو لوٹنے کے منصوبے بناتے ہیں۔ یہی عوام ہیں جو ٹیکس فراہم کر کر کے ان منصوبوں پر عمل درآمد کرنے کے لیے اموال فراہم کرتے ہیں۔ یہی عوام ہم پر حملہ آور فوجوں کو مسلسل نئے ریکروٹ فراہم کرتے ہیں۔ ہر طرح سے ان افواج کی تائید و مدد کرتے ہیں۔ ہم پر تو لازم ہے کہ ہم اپنے عقیدے اپنی نسلوں اور اپنے وسائل کا دفاع کریں۔ امریکہ اور مغرب ہمارے شہروں پر ے ٹن وزنی بم برسانے، اندھی بم باری کرنے اور کیمیائی ہتھیار پھینکنے سے بھی نہیں چوکتے۔ پھر ہم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم ان کے مقابلے میں محض اپنے ہلکے ہتھیاروں سے کام لیں، یقیناً یہ ناممکن ہے۔ جیسے وہ ہم پر بم برساتے ہیں، ویسے ہی ان پر بھی بم برسائے جائیں گے۔ اور جیسے وہ ہمیں قتل کرتے ہیں ویسے وہ بھی قتل کیے جائیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ الْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ (البقرۃ:۱۹۴)

”حرمت والے مہینے کا بدلہ حرمت والا مہینہ ہے اور یہ حرمتیں تو ادلے بدلے کی چیزیں ہیں پس اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو جیسے زیادتی وہ کرے ویسے ہی تم اس پر کرو“۔

یو ایس ایئر فورس نے جہازوں کے جہاز اغوا ہو جانے کی اطلاع پر ایکشن کیوں نہیں لیا؟

گیارہ ستمبر سے پہلے تک امریکہ میں اڑنے والے جہاز کسی طرح بھی اس کے لیے خطرے کی علامت نہ تھے۔ اس لیے امریکی ایئر ڈیفنس کمانڈ کے ریڈار، ان پروازوں کے راستوں کو مانیٹر نہیں کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ سویلین ایئر ٹریفک کنٹرول والوں کو ایک ہی وقت میں ارد گرد اور دیگر ممالک سے آنے والی تقریباً ۴۵۰۰ پروازوں کے راستوں کو تلاش کر کے مانیٹر کرنا ہوتا ہے۔

اور پھر ہوائی جہازوں کا اغوا ہونا بھی کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ اس پر ملکی ایئر فورس کو حرکت میں لایا جاتا کیونکہ پہلے جو جہاز اغوا کیے جاتے تھے۔ ان کو صرف اپنے مطالبات منوانے ہی کے لیے اغوا کیا جاتا تھا اور اس کو اغوا کرنے والے' جہاز کو کسی ایئر پورٹ پر لینڈنگ کروا کر اپنے مطالبات پورے کرواتے تھے۔ اور پھر حکومتیں مذاکرات کے ذریعے یا پھر کمانڈو ایکشن کے ذریعے ہائی جیکروں سے مسافروں کی جان بچاتی تھی۔ بس اس کارروائی اور دیگر کارروائیوں میں بڑا فرق یہ ہے کہ اس کارروائی میں جہاز اغوا ہی اس لیے کیے گئے کہ ان کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹا گون کی عمارتوں سے ٹکرا دیا جائے۔ ان کو ہائی جیک کرنے والوں میں امت مسلمہ کے عظیم شہیدی ابطال جہاز اڑانے کے فن سے بھی بخوبی آگاہ تھے۔ اور جہاں ان جہازوں کو ٹکرایا جانا تھا وہ بھی کوئی بل میں چھپا ہوا چوہا نہیں تھا کہ اس کو دیکھنا ممکن نہ ہو بلکہ دنیا کی بلند ترین اور وسیع ترین عمارتیں تھیں جن کو نشانہ بنانا کوئی مشکل نہیں تھا۔

ٹاور کے اندر پہلے ہی سے دھماکہ خیز مواد نصب تھا جس کی وجہ سے ٹاور تباہ ہو گیا:

ورلڈ ٹریڈ سینٹر جو ایک ایسے جہاز کے ٹکرانے سے تباہ ہوا ہے جو کہ ۵۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت کر رہا تھا... ذرا تصور کریں ۵۰۰ میل فی گھنٹہ! ان بڑے جہازوں کے ٹکرانے کی وجہ سے ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے سٹیل سے بنے ہوئے ستونوں کی بنیادیں ہل گئیں۔ ایک جہاز کے اسی طرح برق رفتاری سے ٹکرانے کی وجہ سے عمارت کا عمودی وزن اٹھانے والے ستون تباہ ہو گئے۔ اور اس کی فائر پروف لیمینیشن بھی ختم ہو گئی۔ جس کی وجہ سے عمارت کا زیادہ دیر تک کھڑے رہنا ممکن نہ رہا۔

ٹاور کی مختلف منزلیں ٹاور کے گرنے سے پہلے ہی تباہ ہونا شروع ہو گئیں تھی:

پہلا جہاز ۱۱۰ منزلہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے نارتھ ٹاور کی ۹۴ویں سے ۹۸ویں منزل کے درمیان ٹکرایا اور دوسرا جہاز ساؤتھ ٹاور کی ۱۱۰ منزلہ عمارت کی ۷۸ویں سے ۸۴ویں منزل سے ٹکرایا۔ جہاز کے ڈھانچے نے نارتھ ٹاور کے کور میں موجود Utility Shaft کو اُڑا کر رکھ دیا۔ جس کی وجہ سے جہاز کے جلتے ہوئے تیل کو نیچے کی سمت میں بہنے کے لیے راستہ مل گیا اور پوری عمارت آگ کی لپیٹ میں آگئی۔ جہاز کا جلتا ہوا تیل جب Elevator Shaft کی طرف بڑھا تو اس نے Elevator کے نظام کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا اور کچھ Elevators گراؤنڈ فلور پر ہی بند ہو گئے اور اس کی وجہ سے مختلف منزلوں کی لابیز میں بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔

کیروسین آئل سے لگنے والی آگ اتنی گرم نہیں ہوتی کہ وہ سٹیل کو پگھلا دے:

بے شک جہاز کا فیول تقریباً ۸۰۰ فارن ہائیٹ سے ۱۵۰۰ فارن ہائیٹ پر جلتا ہے۔ جو کہ اتنا گرم نہیں ہوتا کہ اس سے ۲۷۵۰ فارن ہائیٹ پر پگھلنے والا سٹیل پگھل سکے۔ لیکن ٹاور کو ٹکرے ٹکرے کرنے کے لیے یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ اس کے سٹیل فریم کو مکمل طور پر پگھلا دیا جائے۔ بلکہ اس کے لیے تو صرف اس کے سٹرکچر کو تھوڑا سا کمزور کر دینا ہی کافی تھا۔ ظاہری بات ہے کہ اس کے لیے پھر ۲۷۵۰ فارن ہائیٹ درجہ حرارت نہیں چاہیے بلکہ یہ تو اس سے کم درجہ حرارت پر بھی ہو سکتا ہے۔ سٹیل کی طاقت ۱۱۰۰ فارن ہائیٹ پر صرف ۵۰ فی صد رہ جاتی ہے اور ۱۸۰۰ فارن ہائیٹ پر تو یہ صرف ۱۰ فی صد رہ جاتی ہے۔ ٹکرانے والے جہاز کے ٹکروں کی بارش کی وجہ سے سٹیل بیم پر کی جانے والی انسولیشن تباہ ہو کر رہ گئی۔ جس کی وجہ سے وہاں موجود میٹریل با آسانی آگ کی لپیٹ میں آگیا۔ جہاز کا فیول ہی صرف وہ چیز نہیں تھی جو کہ عمارت کے اندر جل رہی تھی۔ بلکہ وہ تو صرف آگ لگانے والی ابتدائی چیز تھی عمارت کے اندر موجود آگ پکڑنے والی دوسری چیزوں جیسے کہ کمبل، پردے، فرنیچر، پلاسٹک اور کاغذات وغیرہ نے بھی آگ کی شدت کو بے حد بڑھا دیا۔ اس وقت وہاں کا درجہ حرارت ۱۸۳۲ فارن ہائیٹ تک پہنچ گیا۔

دوسرا یہ کہ عمارت کے ملبے میں کہیں بھی پگھلے ہوئے سٹیل کے آثار نہیں ملے۔ لیکن وہاں پر مڑے ہوئے، لپٹے ہوئے اور جھکے ہوئے سٹیل کے ٹکرے ضرور موجود تھے۔ اصل میں جب انتہائی حرارت کی وجہ سے سٹیل نے پھیلنا شروع کیا۔ لیکن ایک حد کے بعد وہ مزید نہ پھیل سکا تو وہ ایک طرف مڑنا شروع ہو گیا جس کی وجہ سے کنکریٹ کریک ہوتا چلا گیا اور عمارت اپنے بنیادی ڈھانچے پر قائم نہ رہ سکی۔

ورلڈ ٹریڈ سینٹر ے کنٹرولڈ ڈیمالیشن سے تباہ کیا گیا:

ورلڈ ٹریڈ سینٹر ے کی عمارت دونوں ٹاور گرنے کے ۷ گھنٹے بعد تباہ ہوئی۔ اس کی ۵ویں منزل پر ے گھنٹے تک آگ لگی رہی۔ ۵ویں منزل پر موجود جنریٹر ایک پریشرڈ پائپ لائن کی مدد سے عمارت کی بیسمنٹ میں موجود ایک بڑے ٹینک سے منسلک تھا۔ اس عمارت کے غیر معمولی ڈیزائن میں موجود ایک ستون بہت زیادہ وزن اٹھائے ہوئے تھا۔ کم از کم ۲۰۰۰ سکوائر فٹ تک کا رقبہ ایک منزل کے لیے۔ اگر عمارت کی کسی بھی نیچے والی منزل سے ایک ستون بھی نکال لیا جاتا تو پوری عمارت ہی عمودی سمت میں نیچے آگرتی۔ چنانچہ اس پریشر پائپ لائن اور ٹینک کے پھٹنے کی وجہ سے نیچے والی منزلوں کے ستون تباہ ہو گئے اور عمارت بے ساختہ نیچے آگری۔ عمارتوں کی تباہی کی وجوہات جاننے کے لیے اگر ممکن ہو تو اس کی تعمیر کے ڈیزائن کا بغور مطالعہ کریں ان شاء اللہ بات سمجھنے میں مشکل پیش نہیں آئے گی۔

چار ہزار یہودی ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے واقعے والے دن چھٹی پر تھے:

اس دعوے کے بے بنیاد ہونے کا ثبوت کے طور پر اگر ہم ہزاروں اموات کے بارے میں جاننے کے لیے صرف اخبارات، ٹی وی اور ان لسٹوں کا ہی مطالعہ کر لیں تو حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ نیویارک ٹائمز میں مرنے والوں کے چھپنے والے ناموں، بائیو گرافی اور میڈیکل ایگزیمنیشن آفس سے حاصل ہونے والی معلومات سے یہ واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ مرنے والوں میں ۴۰۰ یہودی موجود تھے اور یہ تعداد متاثرین کی تقریباً ۱۵ فی صد ہے۔ پھر بش جونیئر نے تو خود بھی ۱۳۰ یہودیوں کے مرنے کا اعلان کیا۔ پھر کیا یہ ممکن ہے کہ موساد ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں کام کرنے والے ۴ ہزار یہودیوں کو اس بارے میں اطلاع کرے اور پھر بھی پوری امریکی عیسائی دنیا اس خطرے سے بے خبر رہے؟

شیخ اسامہ بن لادنؒ کی امریکہ کے خلاف تیاریوں کا طالبان قیادت کو علم نہیں تھا:

اس شبہ کے بے بنیاد ہونے کی دلیل شیخ اسامہ بن لادنؒ نے افغانستان کے ایک معسکر کے دورے کے دوران مجاہدین سے خطاب کرتے ہوئے دی کہ:

> "جہاد کے حوالے سے طالبان کا موقف بالکل واضح ہے، کےونکہ انہوں نے ہمیں جہاد کی تیاری اور عسکری تربیت کی اجازت دے رکھی ہے۔ حالانکہ ان پر شدید عالمی دباؤ ہے اور وہ یہ بات بھی بخوبی جانتے ہیں کہ ہم یہ تیاری عصر حاضر کے ہبل کو توڑنے کے لیے کر رہے ہیں۔ آج کی سب سے بڑی طاقتوں یعنی امریکہ اور نیٹو کو ضرب لگانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ دنیا میں اللہ کے کلمے لاالہٰ الا اللہ کو پھیلانے کی جدوجہد ہی طالبان کا منہج ہے۔ وہ یہ بات خود بھی صراحتاً کہہ چکے ہیں"۔

اس کے علاوہ ہم مختلف اوقات میں طالبان کی مجلس شوریٰ کے ارکان مثلاً شہید ملا داد اللہؒ، شہید استاد یاسرؒ کے نشر ہونے والے بیانات بھی دیکھ سکتے ہیں جن میں وہ گیارہ ستمبر کے واقعات کی تعریف اور ان پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، اس سے بھی آپ اس بات کو بخوبی جان سکتے ہیں کہ طالبان قیادت اس سے مکمل طور پر آگاہ تھی۔

شیخ اسامہ بن لادنؒ نے ان واقعات کی ذمہ داری قبول نہیں کی:

ہماری خیال میں اپنی کم علمی کے اظہار کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اگر ہم شیخؒ کے بیانات اٹھا کر دیکھیں تو جا بجا وہ اس چیز کا اقرار کرتے نظر آتے ہیں کہ یہ حملے مجاہدین ہی نے اپنی بہترین کوششوں اور اللہ کی مدد و نصرت سے کیے ہیں۔ مگر یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ شیخؒ کا انداز گفتگو ایسا ہے ہی نہیں کہ وہ اپنی گفتگو میں "میں نے یہ کیا ہے"... جیسے الفاظ کا استعمال کریں جیسا کہ آپ نیروبی، دارالسلام، یو ایس ایس کول کے حملوں کی بھی ذمہ داری اس انداز میں قبول کرتے ہیں کہ آپ کے بھائیوں نے یہ عظیم کامیابی حاصل کی ہے۔ پھر ان کا ان واقعات کے تین ماہ بعد نشر ہونے والا بیان بھی موجود ہے اور اس کے علاوہ ان شہدا کا تعارف کرانے کی ریکارڈنگ بھی موجود ہے۔ اور اب تک مجاہدین کی طرف سے اس موضوع پر سیکڑوں ویڈیوز بھی نشر کی جا چکی ہیں اور ان حملوں میں شریک مجاہدین کی وصیتیں بھی نشر ہو چکی ہیں۔ اس سب کے بعد تو صرف میں نہ مانوں والا رویہ ہی رہ جاتا ہے۔

یہ کام کیا تو مجاہدین ہی نے ہو گا مگر اس کے ذریعے امریکہ کے ہاتھوں استعمال ہو گئے ہیں:

یہ وہ آخری جھوٹ ہے جس کے ذریعے امریکہ کو خدا ماننے والے اپنی کم علمی اور غلامانہ ذہنیت کا کھل کر اظہار کرتے ہیں۔ کہ لو جی! امریکہ کے چاہنے کے بغیر یہ کام کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ امریکہ نے مجاہدین کو استعمال کیا ہے مگر کام اپنا نکلوایا ہے۔ ایسے لوگ یہ کہتے ہوئے اکثر اس ذات یعنی اللہ عزوجل کو بھول جاتے ہیں جو ہر چیز پر قادر ہے۔ جب وقت کے ساتھ ساتھ شیخ اسامہ بن لادنؒ اور مجاہدین کے دیگر قائدین کے بیانات ایک ایک کر کے منظر عام پر آتے گئے اور پھر مجاہدین کے میڈیا کی طرف سے معرکہ گیارہ ستمبر کے شہدا کی وصیتوں کی ویڈیوز بھی نشر کر دی گئیں اور مجاہدین کے ساتھ قریبی رابطہ رکھنے والے افراد اور اہل علم کی طرف سے ان بے بنیاد شبہات کا حقائق اور دلائل کی روشنی میں رد کیا جانے لگا تو ان کم علم اور امریکہ سے مرعوب لوگوں کے پاس کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں چنانچہ اپنی عزت بچانے کے لیے یہ جھوٹ گھڑ لائے۔

اے امتِ اسلام! اے نوجوان مجاہدو! اے ایمان و عقیدے کے محافظو! اے شریعت کے نگہبانو! اے میدانِ جنگ کے شیرو! اے رات کے راہبو! ان اُنّیس شہدا کی زندگی سے سبق سیکھو اور اپنی کارروائیوں کا رُخ زمانے کے اس متکبر بت، امریکہ کی طرف موڑ دو! دنیا کے ہر ہر گوشے میں اس کا پیچھا کرو! بڑھو اور اپنے دین کی نصرت کرو! اپنی امّت کے دامن پر لگے ذلّت کے داغوں کو دھو ڈالو! دیکھو کہ یہ نوجوان اُنّیس لشکر نہیں تھے، یہ تو صرف اُنّیس مجاہد تھے، جنہوں نے کفر کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دیا۔ تم بھی انہی کی طرح سوچو، ان کے نقشِ قدم پر چلو جو اپنے اللہ کے ساتھ سچے رہے تو اللہ نے بھی ان کے ساتھ اپنے وعدے کو سچا کر دکھایا۔ ہمارا ان کے بارے میں یہی گمان ہے، اللہ کے مقابل ہم ان کی صفائی پیش نہیں کرتے اور محاسبے کے لیے تو اللہ ہی کافی ہے۔

☆☆☆☆☆

> "معرکہ گیارہ ستمبر کے فوائد تو لامتناہی ہیں۔ آج اگر امریکہ تباہی کے دہانے تک پہنچا، جہاں تک وہ پہنچ چکا ہے... امریکہ کی اور اس کے ساتھ ساتھ پورے مغرب کی، نیٹو کی شکست نظر آ رہی ہے... اس ساری شکست کا نکتہ آغاز گیارہ ستمبر کا مبارک دن تھا"۔
>
> استاد احمد فاروق رحمہ اللہ

امت مسلمہ پر معرکہ گیارہ ستمبر کے فیوض و برکات

استاذ عبد اللہ العدم شہید رحمۃ اللہ علیہ

منگل کے اُن مبارک حملوں نے امتِ محمدیہ علی صاحبھا السلام کے بیٹوں پر لاتعداد مثبت اثرات مرتب کیے اور ان کے حق میں برکات کے ظہور کا پیش خیمہ ثابت ہوئے۔ اس معرکے کے تمام منافع اور ساری خیر عظیم سے تو صرف وہ علی القدیر ذات ہی واقف ہے جس نے جاں نثارانِ اسلام کی اس مختصر جماعت کے لیے اس حملے کی راہیں ہموار کیں... جنھوں نے باطل کے ایوانوں کو لرزا کر رکھ دیا، ان کی بنیادیں ہلا ڈالیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے برسرِ پیکار تکبر و بغاوت کے علم بردار فلک بوس برجوں کو ریزہ ریزہ کر دیا (کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں سینٹر دنیا میں سود کے لین دین کا سب سے بڑا مرکز تھے)۔ گیارہ ستمبر کے حملوں نے امتِ مسلمہ کی نوجوان نسل کو کئی دہائیوں پر محیط غفلت کی نیند سے بے دار کر دیا۔ جنہیں ایک طویل عرصے سے شکست خوردہ نظریات کے حامل سیاست دانوں اور دانش وروں نے ایسی غنودگی میں مبتلا کر رکھا تھا جو لگاتار امت کو ہزیمت اور پستی کی گھاٹیوں میں دھکیل رہی تھی (ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم)۔ امت کی نوجوان نسل کے قلوب کو پراگندہ کرنے کے لیے عرب و عجم کے طواغیت 'نصرانی آقاؤں کے ایما پر اپنے سارے وسائل جھونک رہے ہیں، اسی منظر نامہ میں ان معرکوں نے نوجوانانِ امت کے اذہان میں اسلامی غیرت، دینی حمیت اور نخوتِ محمدی کی روح بیدار کر دی... اس سے ہر اس مسلمان کے لیے ایک قابلِ تقلید عملی مثال قائم ہو گئی جو امت کی سربلندی اور خلافت کے قیام کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ مغرب کے تجزیہ نگاروں نے لکھا کہ

> "جہاں امریکہ کے اقتصادی اور عسکری مراکز کو نشانہ بنانا اس کے لیے ذلت و ناکامی کا باعث بنا اس سے بڑھ کر خطرناک اس کا یہ پہلو ہے کہ اس سے آنے والے لوگوں کے لیے اہداف کی نشاندہی ہو گئی ہے"۔

ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹا گون کی مغربی معاشرے میں اہمیت کی وجہ سے ان کی تباہی سے مجاہدین نے جہاں امریکیوں اور دنیا بھر میں مغربی تہذیب اور جمہوریت کے پیروکاروں کو احساسِ ہزیمت میں مبتلا کیا اس کے ساتھ ساتھ آئندہ کا لائحہ بھی پیش کر دیا، جس کی وجہ سے وائٹ ہاوس، مجسمۂ حریت اور ایفل ٹاور سمیت ان کی سب تہذیبی علامتیں مستقل خطرے اور مجاہدین کے نشانے پر ہیں۔ اس حملے کے عظیم اثرات سے کوئی مردہ دل اور بے بصیرت انسان ہی انکار کر سکتا ہے۔ ایک طویل مدت کی خاموشی اور جمود کے بعد ان حملوں کی وجہ سے کتنے ہی نفوس توحید کی حاکمیت اور حلاوتِ ایمانی کا مزہ چکھنے کے لیے اللہ کے راستے میں نکل پڑے۔ کتنے ہی شہدا نے اپنی معطر سیرتوں سے ہمارے فخر میں اضافہ کیا، جن کے ابدی زندگی پانے والے چہروں کو دیکھ کر ہدایت و انابت کی حقیقت واضح ہوئی اور اس دین کی سربلندی کے لیے سرگرداں نفوس کے لیے عزت و کرامت کے معانی زندہ ہو گئے۔

اس حملے سے امت کے دلوں میں کئی عرصے بیٹھے ہوئے "ناممکن الحصول" کے مفہوم کا خاتمہ ہو گیا۔ جس نے ان کے دماغوں کو مفلوج اور ان کے اعصاب کو شل کر کے انھیں حالات کا غلام بنا رکھا تھا۔ توحید و سنت کے حامل ان انیس موحد جاں بازوں نے اس مفہوم کو پاش پاش کر دیا اور امت کے شکست خوردہ ذہنوں کے اعتماد کو بحال کیا اور ان کے دلوں میں امید کی ایک نئی کرن پیدا کی۔ اس سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ آج بھی امتِ مسلمہ کی گود ایسے فرزندانِ توحید سے خالی نہیں جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کی توفیق سے امریکہ جیسے معبودانِ باطلہ پر عذاب مسلط کر سکتے ہیں اور انفرادی کوشش سے بھی صلیب کے علم برداروں کی ناک کو خاک آلود کیا جا سکتا ہے اور یہ کہ اگر اللہ سبحانہ تعالیٰ پر صادق توکل اور عزم مصمم ہو تو موت کا خوف اور دنیا کی محبت انسان کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ امت زرخیز امت ہے اور ہر دور میں ایسے جاں باز اور بہادر ابطال پیدا کرنے کی قدرت رکھتی ہے جو کفار پر اس کی ہیبت اور کرامت کے احیا کا کام کرتے ہیں۔ وہ کرامت جس پر آج تثلیث کے نصرانی بیٹے حملے آور ہیں اور جسے مسیلمہ کذاب جیسے وارثوں نے مغرب کے ہاتھ بیچ دیا ہے جو اپنی خواہشات کی پیروی کے لیے اس امت کو ذبح کر رہے ہیں۔ یہ حملے امتِ مسلمہ کے لیے بہت بابرکت ثابت ہوئے۔ اس سے اسلامی غیرت اور ایمانی اخوت کا شعور بیدار ہوا اور امت کو پہلی دفعہ اس بات کا احساس ہوا کہ وہ سب ایک مشترکہ خطرے کی زد میں ہیں۔ دشمن کا ان سب سے بغض ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے ہے اور یہ بھی کہ ہر مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان بھائی کی نصرت فرض ہے چاہے ان کے درمیان لاکھوں میل کی مسافت کیوں نہ ہو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان مبارک حملوں کے ردِ عمل میں احمق جارج بش کی تقریروں اور جدت پسندوں کی انتقامی سیاست نے مسلمانوں میں ایمانی اخوت کو زندہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ایک بہت بڑا فائدہ یہ حاصل ہوا کہ اتنی مدت سے کفار کے ظلم اور بربریت میں پسنے والے اہلِ ایمان کو قرونِ اولیٰ کے معرکوں کی مثل صدیوں بعد یہ منظر نظر آیا کہ مسلمانوں نے کفار کی سرزمین پر جا کر ان پر حملہ کیا۔

امریکہ اور نصرانیت کی اسلام دشمنی بھی کھل کر سامنے آ گئی۔ ان کے دلوں میں اسلام اور اہلِ اسلام کے لیے چھپا ہوا بغض باہر نکل آیا۔ صلیبی یکے بعد دیگرے اہلِ اسلام کے بارے میں غضب ناک ہونے لگے، پہلے کیمپ ڈیوڈ میں سولہ ستمبر کو بش نے صلیبی جنگ کا اعلان کیا۔ اس اعلان کے کچھ ہی دیر بعد کینیڈا کے فوجی سربراہ نے دنیا کو اس اہم صلیبی جنگ میں ساتھ دینے کا کہا۔ اسی طرح امریکی نائب وزیر دفاع، برطانیہ کی پارلیمنٹ اور کئی ائمۃ الکفر نے اسے اسلام کے خلاف صلیبی جنگ قرار دیا۔ یوں اس معرکے کی برکت سے امریکہ کی مفسد صلیبی ریاست اور یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمنی واضح ہوئی جسے کئی کتابوں اور بیانات سے بھی یوں واضح نہیں کیا جا سکتا تھا۔ (بقیہ صفحہ ۸۱ پر)

امریکہ کی عالمی طاقت کے زوال میں القاعدہ کا کردار

جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی 'ڈوئچے ویلے' کی ویب سائٹ پر یہ مضمون شائع ہوا...اللہ تعالیٰ نے اپنے کمزور بندوں کو کیسی توفیق اور نصرت سے نوازا کہ عالمی کفر کے سرغنہ کے خلاف ان کے ایمان و توکل کی بنیاد پر اپنائی جانے والی 'سٹریٹیجی' اور منصوبہ بندی اور عالمی کفر کے سردار کے سر پر لگائی جانے والی ان کی پیہم ضربوں نے اُسے بالکل نڈھال کر دیا ہے اور اُس کی شان و شوکت اور رعب و دبدبہ اب ماضی کے اوراق میں گم ہونے کو ہے... مجاہدین اپنے رب پر ایمان اور توکل کی بنیاد پر کفر کی اس حالت کو کئی عرصہ سے بیان کر رہے ہیں...اب ہبلِ عصر امریکہ کی حالت اس قدر ناگفتہ بہ ہو گئی ہے کہ صلیبی دنیا کے سرکاری ابلاغی ادارے بھی اس حقیقت کو 'نیم دروں نیم بروں' بیان کیے بغیر نہیں رہ پا رہے! فاللہ الحمد والمن کلہ

اس تجزیہ کو جرمن نیوز ایجنسی 'ڈوئچے ویلے' کے اس ویب لنک پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے: http://p.dw.com/p/12W3b

تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کو امریکی سرزمین پر ہونے والے دہشت گردانہ حملوں کے بعد القاعدہ اپنی اس حکمت عملی میں کافی کامیاب رہی ہے جس کا مقصد عالمی سطح پر امریکہ کے زوال کے عمل کو تیز کرنا تھا۔

خارجہ پالیسی کے عمل میں شامل فکری اشرافیہ میں اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ سابق صدر جارج بش کی انتظامیہ نے گیارہ ستمبر کے دہشت گردانہ حملوں پر ضرورت سے زیادہ ردعمل ظاہر کیا اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

اس کی ایک اہم وجہ اس وقت کی امریکی انتظامیہ میں حامیوں کے طور پر نئے قدامت پسندوں یعنی نیو کنزرویٹیوز کا اثر و رسوخ تھا جن میں نائب صدر ڈک چینی، پینٹاگون کے سربراہ ڈونلڈ رمز فیلڈ اور ان کے بیش تر ساتھی شامل تھے۔ ابھی لوئر مین ہٹن میں زمین بوس ہونے والی عمارتوں کی گرد بیٹھی بھی نہ تھی کہ نئے قدامت پسندوں نے صدر بش کی خارجہ پالیسی پر قبضہ جما لیا اور اسے ایک ایسی انتہا پسند راہ پر لے کر چل پڑے جس کا مقصد نہ صرف وسیع تر مشرق وسطیٰ میں امریکی غلبے کو مستحکم کرنا تھا بلکہ عالمی طاقت بننے کا خواب دیکھنے والے ملکوں اور علاقائی حریف طاقتوں کو بھی ان کے عزائم سے باز رکھنا تھا۔

نئے قدامت پسندوں نے چار برس قبل 'پروجیکٹ فار نیو امریکن سینچری' نامی تھنک ٹینک میں شمولیت اختیار کی تھی۔ اس تھنک ٹینک کے بانیوں میں ولیم کرسٹل اور روبرٹ کیگن جیسے نظریہ ساز شامل تھے جنھوں نے بہت پہلے سے امریکہ پر زور دینا شروع کر دیا تھا کہ وہ جب تک ممکن ہو، دنیا میں اپنی اجارہ داری قائم رکھے۔

انہوں نے مختلف خطوط اور مضامین کے ذریعے زیادہ فوجی اخراجات، ممکنہ خطرات کے خلاف پیشگی اور ضرورت کے مطابق یکطرفہ فوجی کارروائی اور امریکہ کے نزدیک ناپسندیدہ ملکوں کی حکومتوں کو بزور طاقت تبدیل کرنے کے نظریات کو فروغ دینا شروع کر دیا تھا۔

گیارہ ستمبر کے بعد دنیا بھر میں امریکہ کے ساتھ ہمدردی اور عوام کے اتحاد نے انہیں اپنے عزائم کو عملی شکل دینے کا موقع فراہم کر دیا۔ چنانچہ اسامہ بن لادن اور القاعدہ کے دیگر رہنماؤں کو گرفتار کرنے اور افغانستان کی تعمیر نو کی بجائے بش انتظامیہ نے عراق کے خلاف جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ ۲۰۰۳ء میں عراق کے خلاف جنگ کو امریکی خارجہ پالیسی کا انتہائی تباہ کن فیصلہ تصور کیا جاتا ہے کیونکہ اس سے نا صرف واشنگٹن کو حاصل بین الاقوامی حمایت اور یکجہتی ختم ہو گئی بلکہ دنیا بھر کے کروڑوں مسلمانوں میں یہ احساس پیدا ہو گیا کہ امریکہ کی جنگ اسلام کے خلاف ہے۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ عراق پر حملہ کرنے سے امریکہ اسامہ بن لادن کے پھینکے ہوئے اس جال میں پھنس گیا، جس کا مقصد اسے جنگوں میں الجھا کر اس کی طاقت کمزور کرنا تھا۔ اسامہ بن لادن کو یقین تھا کہ جس طرح افغانستان میں جنگ کے بعد سابق سوویت یونین کمزور ہو گیا تھا، اسی طرح امریکہ کو بھی الجھا کر کمزور کیا جا سکتا ہے۔ اپنے ۲۰۰۴ء کے ایک آڈیو پیغام میں اسامہ بن لادن نے کہا تھا:

> ''ہم امریکہ کو اتنا لہولہان کر دیں گے کہ وہ دیوالیہ ہو کر رہ جائے گا۔ ہمارا کام بس اتنا ہے کہ کسی بھی جگہ ایک کپڑا لہرا کر اس پر القاعدہ لکھ دیں اور فوجی جرنل فوراً ہی وہاں دوڑ پڑیں گے اور اس کے نتیجے میں امریکہ کا جانی، مالی اور سیاسی نقصان ہوتا رہے گا''۔

بن لادن کی پیشگوئی درست ثابت ہوئی اور عراق، افغانستان کی جنگوں اور یمن، صومالیہ اور پاکستان میں ڈرون حملوں سے اس کے فوجی اخراجات میں نا صرف اضافہ ہوا بلکہ ان جگہوں پر لڑائی کے دوران شہریوں کی ہلاکت اور امریکی فوجیوں کے ہاتھوں قیدیوں کے ساتھ ناروا سلوک سے واشنگٹن کی اخلاقی ساکھ بھی پامال ہوئی۔

واشنگٹن دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں اب تک ۴ اعشاریہ ۴ ٹریلین ڈالر سے زائد اخراجات برداشت کر چکا ہے اور اس رقم کا امریکہ کے مالیاتی بحران میں قابل ذکر حصہ ہے۔ اگرچہ امریکہ کی فوج اب بھی دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور ہے لیکن جس کامیابی سے دنیا کے غیر منظم گوریلا گروپوں نے اسے چوٹ لگائی ہے، اس سے بتدریج دنیا میں امریکہ کی طاقت کمزور ہوتی جا رہی ہے۔

بش کے دور میں قومی سلامتی کے اعلیٰ عہدے دار رچرڈ کلارک نے لکھا:

> ''ہم اپنے دشمنوں کے ہاتھوں میں کھیلتے رہے، جنھوں نے جان بوجھ کر ایسی کارروائیاں کیں کہ ہم ان کا جواب ان کے اندازوں کے مطابق دیں، جس سے ہماری معیشت کو شدید نقصان پہنچا اور مشرق وسطیٰ میں ہمارے خلاف نفرت میں اضافہ ہوا''۔

☆☆☆☆☆

۲۰۰۱ء میں ۱۱ ستمبر کا دن

محمد رضوان رضی

آج سے ٹھیک سولہ برس پہلے نیویارک میں منگل کا دن ایک عام سا دن تھا۔ یہ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کا دن تھا۔ زیادہ تر لوگ دفتروں اور کاروباری مراکز میں پہنچ چکے تھے۔ کچھ ابھی راستے میں تھے۔ پھر پونے نو بجے کے لگ بھگ یا اگر ٹھیک ٹھیک وقت کا تعین کیا جائے تو ۸ بج کر ۴۶ منٹ پر ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ دھماکے کی گونج اتنی تھی کہ جس کسی نے وہ گونج سنی اس کا کہنا تھا کہ اتنی گونج زندگی میں پہلے کبھی نہیں سنی۔ یہ گونج تھی بوئنگ ۷۶۷ ایئر کرافٹ کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے جڑواں ٹاورز میں سے شمالی ٹاور کے ساتھ ٹکرانے کی۔

لوگ ابھی حیرانی اور پریشانی کی اتھاہ گہرائیوں سے نکل نہ پائے تھے کہ ٹھیک ۱۷ منٹ بعد ۹ بج کر ۰۳ منٹ پر ایک اور طیارہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے جنوبی ٹاور سے ٹکرایا۔ یہ بھی بوئنگ ۷۶۷ تھا۔ پوری دنیا کے نیوز چینلز نے اپنی معمول کی نشریات کو روک کر America Under Attack کے تحت لائیو کوریج شروع کردی۔

کچھ ہی دیر میں خبر آئی کہ ایک تیسرا طیارہ پینٹا گون سے جا ٹکرایا ہے۔ یہ ۹ بج کر ۳۷ منٹ کا وقت تھا۔ یہ بوئنگ ۷۵۷ ایئر کرافٹ تھا۔

پھر خبر آئی کہ ایک اور بوئنگ ۷۵۷ اغوا ہوچکا ہے۔ اور وہ بجائے اپنی منزل کے واشنگٹن ڈی سی کی طرف محو پرواز ہے۔ تاہم یہ اس سے پہلے پنسلوینیا میں ۱۰ بج کر ۰ منٹ پر گر کر تباہ ہوگیا۔ بعد کی خبروں سے معلوم ہوا کہ مسافر کی ہائی جیکروں سے ہاتھا پائی کی بنا پر یہ واشنگٹن ڈی سی میں وہائٹ ہاؤس تک نہ پہنچ پایا۔

ادھر ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی جگہ گرد و غبار اور دھوئیں کے بادل اتنے گہرے تھے کہ کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ جب یہ بادل چھٹے تو لوگوں نے دیکھا کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے دونوں ٹاوروں کا نام ونشان تک مٹ چکا تھا۔ انہیں منہدم ہونے میں 42 منٹ لگے۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے شمالی ٹاور سے ٹکرانے والے امریکن ایئر لائن فلائٹ کے بوئنگ ۷۶۷ طیارے میں ۷۶ مسافر اور ایئر کریو کے گیارہ ممبر سوار تھے۔ پانچ ہائی جیکر اس کے علاوہ تھے۔ جنوبی ٹاور سے ٹکرانے والے یونائیٹڈ ایئر لائن فلائٹ ۱۷۵ کے بوئنگ ۷۶۷ میں ۵۷ مسافر اور کریو کے گیارہ ممبر سوار تھے جبکہ پانچ ہائی جیکر اس کے علاوہ تھے۔ پینٹا گون سے ٹکرانے والے امریکن ایئر لائن فلائٹ ۷۷ کے بوئنگ ۷۵۷ میں ۵۳ مسافر اور کریو کے چھ ممبر سوار تھے۔ پانچ ہائی جیکر اس کے علاوہ تھے۔ پنسلوینیا میں گر کر تباہ ہونے والے یونائیٹڈ ایئر لائن فلائٹ ۹۳ کے بوئنگ ۷۵۷ میں ۳۳ مسافر اور کریو کے سات ممبر سوار تھے۔ چار ہائی جیکر اس کے علاوہ تھے۔

اس دوران ۹ بج کر ۴۲ منٹ پر فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن (FAA) نے فوری احکامات جاری کیے کہ پورے براعظم امریکہ کی فضاؤں میں کوئی ہوائی جہاز موجود نہیں ہونا چاہیے۔ یو ایس اے میں جو جہاز پہلے سے محو پرواز ہوچکے تھے، ان کا رخ کینیڈا اور میکسیکو کی جانب موڑ دیا گیا۔ بین الاقوامی آنے والی پروازوں کو یا تو واپس بھیج دیا گیا یا پھر کینیڈا اور میکسیکو اترنے کا کہا گیا۔ پھر تین دن تک بین الاقوامی پروازوں پر یو ایس اے میں اترنے کی پابندی لگادی گئی۔ حادثے کے گزر جانے کے بعد معلوم ہوا کہ صرف طیاروں مین سوار جو لوگ لقمہ اجل بنے ان کی تعداد ۲۴۶ تھی۔ جبکہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گون میں ہلاک شدگان کی تعداد ۲۹۹۰ تھی۔ پھر چند ہفتوں بعد آنے والے اعداد و شمار سے ظاہر ہوا کہ اصل میں لقمہ اجل بن جانے والوں کی تعداد چھ ہزار سے زائد تھی۔

دنیا کی جانب اس وقت کے امریکن صدر جارج ڈبلیو بش کا جو ردعمل سامنے آیا اس میں اُس نے امریکہ کے حالت جنگ میں ہونے کا اعلان کیا، اور پوری دنیا کو للکارتے ہوئے کہا، کوئی بھی اس جنگ میں غیر جانب دار نہیں ہوسکتا۔ آپ کو ہمارے دشمن اور ہم میں سے کسی ایک کا ساتھ دینا ہے۔ آپ کے چناؤ کو میں آپ پہ چھوڑ تا ہوں۔

قارئین! اس بحث میں پڑنے سے پہلے کہ یہ کس کی کارروائی تھی اور اس کے محرکات کیا تھے، اس سوال کا جواب تلاش کرنا ضروری ہے کہ آیا یہ امریکہ کی اپنی ہی کارروائی تھی؟ نائن الیون کے سلسلے میں سب سوالوں سے زیادہ یہ سوال اس لیے قابل توجہ ہے کہ حملے کے چند روز بعد ہی خبریں گردش کرنے لگیں کہ یہ امریکہ کی اپنی ہی کارروائی ہے۔ یہ دعویٰ کرنے والوں سے جب یہ پوچھا جاتا کہ امریکہ نے ایسا کیونکر کیا؟ تو جواب ملتا کہ مظلوم بن کر وہ عراق اور افغانستان پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔ اس سلسلے میں سائنسی توجیہات پیش کی جاتی ہیں۔

واقعات کا تسلسل اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ سوئی امریکہ پر جا کر رکتی ہے۔ لیکن ایک موٹا سا سوال یہ ہے کہ آیا افغانستان اور عراق پہ حملہ کرنے کے لیے اتنا سب کچھ کرنے کی بجائے اپنا صرف ایک طیارہ خود سے تباہ کروالینا کافی نہ ہوتا؟

پھر سائنسی طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے طیاروں کے ٹکرانے کے ساتھ ساتھ ان کی بنیادوں میں تباہ کن دھماکہ خیز کیمیکلز استعمال کیے گئے۔ یہ کہ لیبارٹری کے تجزیوں سے انکشاف ہوا ہے کہ وہاں انتہائی اونچے درجے کی حرارت پیدا کرنے والا کیمیائی مادہ Nano Thermite موجود تھا۔ کیمیا کے اصول کے مطابق حرارت پیدا کرنے والا یا دھماکہ کرنے والا مادہ جتنا زیادہ باریک ہوگا، وہ مجموعی طور پر اتنی زیادہ حرارت یا دھماکہ کرنے کی صلاحیت کا حامل ہوگا۔ Thermite ایسا ہی ایک مادہ ہے اور Nano Thermite اس کی انتہائی باریک شکل ہے۔

(بقیہ صفحہ ۸۵ پر)

وادیٔ پُر خار

سید قطب شہید رحمہ اللہ

باغیوں کا انجام:

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے پے درپے یہ وعید سُنائی ہے کہ وہ جھٹلانے والوں، ظالموں اور سرکشوں اور مجرموں کو آخرت میں پکڑے گا اور دنیا میں ایک مدّت مقرر تک ان کی رسی ڈھیلی چھوڑے گا اور انہیں مہلت دے گا۔ اگرچہ ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے کبھی کبھی دنیا میں بھی پکڑ لیا ہے۔ لیکن اصل سزا کے لیے آخرت ہی پر زور دیا گیا ہے:

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَا وٰهُمْ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ (آل عمران)

"ملک کے اندر اللہ کے نافرمان لوگوں کی چلت پھرت تمہیں کسی دھوکہ میں نہ ڈالے۔ یہ چند روزہ زندگی کا لُطف ہے' پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہو گا جو بہت بُری جائے قرار ہے"۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ، اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْاَبْصَارُ، مُهْطِعِينَ مُقْنِعِيْ رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ

"یہ ظالم لوگ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ کو تم اس سے غافل نہ سمجھو۔ اللہ تو انہیں ٹال رہا ہے اُس دن کے لیے جب یہ حال ہو گا کہ آنکھیں پھٹی پھٹی رہ گئی ہیں۔ سر اُٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں، نظریں اُوپر جمی ہیں اور دل اڑے جاتے ہیں"۔

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِىْ يُوْعَدُوْنَ ، يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُوْفِضُوْنَ ، خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِىْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ (معارج:)

"انہیں بے ہودہ باتیں اور کھیل کرنے دو یہاں تک کہ آخر کار وہ دن آموجود ہو جس کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے۔ وہ دن جب کہ یہ قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے اور اس طرح دوڑ رہے ہوں گے کہ گویا وہ کسی استھان کی طرف لپک رہے ہیں۔ ان کی نظریں جُھکی ہوں گی ذِلّت چہروں پر چھا رہی ہو گی، یہی تو وہ دن ہو گا جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا"۔

مکذوبین کے مختلف انجام:

علیٰ ہذا القیاس انسانی زندگی کا ملاء اعلیٰ کی زندگی سے رشتہ قائم ہے۔ اور دنیا کا آخرت سے۔ لہٰذا خیر و شر کا معرکہ حق و باطل کی آویزش اور ایمان و بغاوت کی کشمکش کا سارا مدار صرف دنیا کے اسٹیج پر نہیں ہے، اور نہ یہ معاملہ دنیاوی زندگی کے اندر ہی انجام پذیر ہوتا ہے۔ اور نہ دنیاوی زندگی ہی کے اندر اس کا فیصلہ سُنایا جاتا ہے۔ دنیاوی زندگی اور اس سے وابستہ تمام راحتیں اور تکلیفیں یا لذتیں اور محرومیاں ہی اللہ کی میزان فیصلہ کا اصل وزن نہیں ہیں۔ اس حقیقت کی رُو سے معرکۂ خیر و شر کا میدان بھی بڑا وسیع ہے، اور عرصہ بھی بڑا وسیع ہے۔ اور کامیابی اور ناکامی کے پیمانے اور اوزان کا دائرہ بھی بڑا وسیع ہے۔ اسی بنا پر مومن کے فکر و نظر کے آفاق میں غیر معمولی پھیلاؤ آجاتا ہے اور اس کی دلچسپیاں اور توجہات بھی اونچے درجے کی ہو جاتی ہیں۔ اور یہ دنیا اور اس کی رعنائیاں اور یہ زندگی اور اس کے لوازم اُس کی نگاہ میں حقیر اور بے وقعت ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اور جس قدر اُس کے فکر و نظر کے زاویے بلند ہوتے جاتے ہیں اُس کے درجات میں بلندی ہوتی جاتی ہے۔ ایسا وسیع ہمہ گیر اور پاکیزہ و بلند تر ایمانی تصور پیدا کرنے کے لیے اصحاب الاخدود کا قصہ چوٹی کی مثال ہے۔

اصحاب الاخدود کا جُداگانہ انجام اور اہلِ ایمان کے لیے اس واقعہ میں اصل عبرت:

اصحاب الاخدود کے قصہ اور سورۂ بروج سے دعوت الیٰ اللہ کے مزاج اور ہر امکانی صورتِ حال کے بارے میں داعی کے موقف پر ایک اور پہلو سے بھی روشنی پڑتی ہے۔ دعوت الیٰ اللہ کی تاریخ نے دنیا کے اندر دوسری گوناگوں اور بوقلموں دعوتوں کے مختلف خاتمے دیکھے ہیں۔

اس نے قوم نوح علیہ السلام، قوم ہود علیہ السلام، قوم شعیب علیہ السلام اور قوم لوط علیہ السلام کی ہلاکت و بربادی دے کھی ہے۔ اور معدودے چند اہل ایمان کی نجات بھی دے کھی ہے۔ مگر قرآن نے یہ نہیں بتایا کہ نجات پانے والوں نے بعد میں دنیا اور دنیاوی زندگی کے اندر کیا پارٹ ادا کیا۔ ان اقوام کی تباہی کی یہ مثالیں بتاتی ہیں کہ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ مکذوبین اور ظالمین کو دنیا کے اندر ہی عذاب کا ایک حصہ چکھا دیتا ہے۔ باقی رہی کامل سزا تو وہ صرف آخرت پر اُٹھا رکھی گئی ہے۔ اس دعوت نے فرعون اور اس کے لشکریوں کی غرقابی کو بھی دیکھا ہے اور یہ بھی دیکھا کہ کس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو بچا لیا گیا۔ اور پھر اُسے مُلک کے اندر اقتدار کی مسند پر بٹھایا گیا۔ اور یہ وہ دور تھا جب یہ قوم اپنی پوری تاریخ میں نسبتاً صالح ترین قوم تھی۔ اگرچہ وہ کبھی بھی استقامت کاملہ کے مرتبہ تک ترقی نہ کر سکی، اور اُس نے دنیا کے اندر دین الٰہی کو زندگی کے جامع نظام کی حیثیت سے برپا نہ کیا۔ یہ نمونہ پہلے نمونوں سے مختلف ہے۔ تاریخ

دعوت نے اسی طرح ان مشرکین کی لاشوں کے انبار بھی دیکھے جنہوں نے ہدایت سے منہ موڑا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے انکار کیا اور یہ بھی دیکھا کہ جب اہلِ ایمان کے دلوں پر عقیدہ کی حیرت انگیز حد تک حکمرانی قائم ہو گئی تو دنیا کے اندر نصرتِ کاملہ نے کس طرح آگے بڑھ کر ان کے قدم چومے۔ اور پہلی مرتبہ تاریخ انسانی نے یہ منظر بھی دیکھا کہ اللہ کا نظام انسانی زندگی کے اصل حاکم کی حیثیت سے عملاً قائم ہوا۔ یہ ایک ایسی صورت تھی کہ انسانی تاریخ نے نہ اس سے پہلے کبھی اس کا مشاہدہ کیا تھا اور نہ بعد میں۔ اور جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں دعوتِ اسلامی کی تاریخ نے اصحاب الاخدود کا نمونہ بھی دیکھا ہے۔ علاوہ ازیں تاریخ نے قدیم اور جدید زمانے میں اور بھی کئی مناظر دیکھے ہیں ۔جو تاریخ ایمان کے دفتر میں زیادہ نمایاں جگہ نہیں پا سکے۔ اور ابھی تک اُس کی آنکھ طرح طرح کے نمونے دے کھ رہی ہے جو انہی انجاموں میں سے کسی نہ کسی انجام سے دوچار ہوتے جا رہے ہیں جو صدیوں سے تاریخ کے سینے میں محفوظ چلے آ رہے ہیں۔

دوسرے نمونوں کا ذکر بھی بے شک ضروری ہے مگر اُس نمونے کے ذکر کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے جس کی نمائندگی اصحاب الاخدود کرتے ہیں۔ یہ وہ ناگزیز نمونۂ عبرت ہے جس میں اہل ایمان کو نجات نہیں ملتی، اور اہل کفر کی بھی دنیا میں گرفت نہیں ہوتی۔ یہ اس لیے ہے کہ تا کہ اہلِ ایمان اور داعیانِ حق کے شعور میں یہ بات پوری طرح اُتر جائے کہ راہِ حق میں انہیں بھی ایسے ہی انجام سے دوچار کیا جا سکتا ہے، اس بارے میں اُن کو کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔ ان کا اور ان کے ایمان کا معاملہ سراسر اللہ کے سپرد ہے۔ ان کی ذمہ داری بس یہ ہے کہ وہ اپنے فرض کو سرانجام دیں اور رخصت ہو جائیں، ان کا فرض یہ ہے کہ وہ صرف اللہ کو اپنے لیے پسند کر لیں، زندگی پر عقیدہ کو ترجیح دیں اور آزمائش میں ڈالیں جائیں تو ایمان کی مدد سے اس پر غلبہ پائیں، زبان اور نیت سے بھی اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ اور اُن کے دشمنوں کے ساتھ جو چاہے کرے اور اپنے دین اور اپنی دعوت کے لیے جو مقام چاہے منتخب کر لے۔ وہ چاہے تو ان کو اُن انجاموں میں سے کسی انجام کے حوالے کرے جن سے اہلِ ایمان وعزیمت تاریخ میں دوچار ہوتے رہے ہیں، یا اُن کے لیے کوئی ایسا انجام پسند فرمائے جسے وہ خود ہی جانتا اور دیکھتا ہے۔

مومنین اللہ کے اجیر اور کارندے ہیں:

اہلِ ایمان اللہ کے اجیر اور کارندے ہیں۔ وہ جو کچھ ان سے کام لینا چاہتا ہے، جہاں اور جب چاہتا ہے، اور جس انداز سے چاہتا ہے، ان کا کام اُسے انجام دینا اور طے شدہ معاوضہ لینا ہے۔ دعوت کا کیا انجام ہوتا ہے یہ ان کی ذمہ داری میں شامل نہیں ہے اور نہ یہ اُن کے بس کی بات ہے۔ یہ مالک کی ذمہ داری ہے، مزدور اور کارکن کو اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

اہلِ ایمان اپنی مزدوری کی پہلی قسط دنیا ہی میں وصول کر لیتے ہیں۔ یہ قسط ہے زندگی بھر طمانیت قلب، احساس وشعور کی بلندی، تصورات کا حُسن اور پاکیزگی، سفلی ترغیبات اور گھٹیا خواہشوں سے آزادی، خوف و قلق سے نجات دوسری قسط بھی وہ اسی محدود دنیا کے اندر ہی وصول کر لیتے ہیں۔ جو انہیں ملاءِ اعلیٰ میں ستائش، ذکر خیر اور تکریم کی شکل میں ملتی ہے وہ اللہ کی خوشنودی ہے، اور اللہ کی یہ عنایت ہے کہ اُسی نے انہیں اس مقصد کے لیے منتخب کر لیا ہے کہ دستِ قضا میں صورت شمشہ ہوں، اور اللہ کی قدرت وحکمت کی ڈھال بنیں تا کہ وہ دنیا کے اندر ان کے ذریعہ سے جو چاہے کرشمہ سازی کرے۔

صدر اوّل کے اہلِ ایمان:

ہر کام اور ہر حال کی تہ میں اللہ کی حکمت کار فرما ہے۔ وہی پوری اس کائنات کی تدبیر کر رہا ہے۔ اس کے آغاز وانتہا سے باخبر ہے۔ اس دنیا کے اندر جو کچھ وقوع پذیر ہو رہا ہے وہی اس کی تنظیم کرتا ہے، پردۂ غیب میں جو حکمت ومصلحت پوشیدہ ہے صرف وہی اُس کو جانتا ہے۔ یہ حکمت ومصلحت تاریخ کے پورے سفر میں اُس کی مشیت کے تابع چلی آ رہی ہے۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کئی صدیوں اور نسلوں کے گزر جانے کے بعد ایک ایسے واقعہ کی حکمت سے پردہ اُٹھاتا ہے جسے عہد واقعہ کے لوگ نہ سمجھتے تھے۔ اور شاید وہ اسی ٹوہ میں رہے ہوں گے کہ یہ واقعہ کیوں پیش آیا اور اپنے پروردگار سے سوال کرتے رہے ہوں گے کہ ایسا کیوں ہوا ہے۔ یہ سوال ہی بجائے خود ایک جہالت ہے جس سے مومن بچتا رہتا ہے۔ اُسے پہلے ہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے ہر فیصلے میں حکمت پنہاں ہے۔ مومن کا وسیع تصور اور زمان ومکان اور اوزان واقدار کے بارے میں اُس کی ژرف نگاہی اُسے یہ اجازت نہیں دیتی کہ وہ یہ سوال سوچ بھی سکے۔ چنانچہ وہ قافلۂ قضاوقدر کا پورے اطمینان اور تسلیم ورضا کے عالم میں ہمسفر رہتا ہے۔

قرآن کی اصل تربیت:

قرآن ایسے قلوب پیدا کر رہا تھا جو بار امانت (اشارہ ہے خلافت الٰہی کے قیام کی طرف) اٹھانے کے لیے تیار ہو جائیں اور ضروری تھا کہ یہ قلوب اتنے ٹھوس اور مضبوط اور پاکیزہ وخالص ہوں کہ اس راہ میں اپنی ہر چیز نچھاور کر دیں اور ہر آزمائش کا خیر مقدم کریں اور دوسری طرف دنیا کے مال ومتاع میں سے کسی چیز پر نظر رکھنے کے بجائے صرف آخرت کو اپنا مطمح نظر بنائیں اور صرف رضائے الٰہی کے طلب گار رہیں۔ گویا ایسے بے نظیر قلوب ہوں جو سفر دنیا کو تادم آخریں تکلیف وتنگی، محرومی وکم نصیبی، عذاب وجانکاہی اور سرفروشی وایثار پیشگی کے اندر گزارنے کے لیے تیار ہوں،

(بقیہ صفحہ ۴۳ پر)

اسلامی نظام کے لیے مسلح جدوجہد

مولانا عاصم عمر دامت برکاتہم العالیہ، امیر جماعۃ قاعدۃ الجہاد برصغیر

کون کس کے لیے لڑتا ہے؟ ایمان والے نفاذِ شریعت (خلافت) کے لیے لڑتے ہیں اور جو اس شریعت کو نافذ کرنے سے منکر یا مخالف ہو گئے وہ شیطان کے راستے میں لڑتے ہیں۔

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا (النساء:٧٦)

"جو اللہ اور اس کے رسول کی تصدیق کرتے ہیں وہ اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں، اور جو انکار کر بیٹھے وہ طاغوت کے راستے میں لڑتے ہیں، سو تم شیطان کے دوستوں سے قتال کرو۔ بے شک شیطان کی تدبیر کمزور ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں لڑنے والوں کی واضح تفریق فرما دی ہے کہ جو اللہ کو ایک مان چکا، ان کے نازل کردہ قوانین و دستور کو سچا تسلیم کر چکا، پھر جس عظیم ہستی پر یہ نازل کیا گیا، ان پر ایمان لا چکا، تو ایسے کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اس سب کے لیے قتال نہ کرے، اس کے مقابل کھڑے نظاموں کو مٹانے کے لیے جنگ نہ کرے؟ سو جس کے دل میں ایمان ہو گا وہ اللہ کے راستے میں ضرور قتال کرے گا۔ اسی طرح جو اللہ کے مقابلے میں کسی اور کو الہ و معبود مان بیٹھے، اللہ کے نازل کردہ نظام کو چھوڑ کر کسی اور نظام کو مان بیٹھے وہ بھی طاغوت کے نظام کے لیے ضرور قتال کرے گا۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جو طاغوت کے لیے قتال کرے گا وہ کافر ہو گا۔

چنانچہ دنیا میں جاری اس دہشت گردی کی جنگ میں کسی کو شک و شبہ نہیں رہنا چاہیے کہ جو جس نظام (دین) کو مانتا ہے وہ اس کے لیے قتال کر رہا ہے۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور ان کے لائے نظام پر ایمان لائے اور اس کے علاوہ ہر ایک شریعت و نظام کو باطل سمجھتے ہیں، وہ نفاذِ شریعت کے لیے قتال کر رہے ہیں۔ جبکہ جو نفاذِ شریعت نہیں چاہتے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نظام نافذ ہونے کی صورت میں ان کو اپنی موت نظر آتی ہے، وہ اپنے بنائے نظام کو بچانے کے لیے قتال کر رہے ہیں۔ دونوں فریقوں (نفاذِ شریعت کے لیے لڑنے والے اور غیر نفاذِ شریعت کے لیے لڑنے والے) کے بیانات کو غور سے پڑھا جائے تو اس جنگ کو اور آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ کافر ممالک ہوں یا مسلم ممالک، دونوں فریقوں کی گفتار و کردار، نعرے اور دعوے، انداز و طرزِ زندگی کو دیکھ کر کوئی بھی دیانت دار انسان آرام سے فیصلہ کر سکتا ہے کہ کون کس کے لیے قتال کر رہا ہے؟ بنگلہ دیش ہو یا پاکستان، افغانستان ہو یا عراق، شام و یمن ہوں یا مصر و بلادِ مغرب اسلامی، یقاتلون فی سبیل اللہ (اللہ کے راستے میں لڑنے والوں) کا نعرہ، دعویٰ اور طرزِ زندگی ایک جیسا ہے۔ جبکہ یقاتلون فی سبیل الطاغوت (طاغوت کے راستے میں لڑنے والوں) کا نعرہ، دعویٰ اور لائف اسٹائل سب ایک جیسا۔

سو یہ بحث کرنا کہ اس جنگ میں کون حق پر ہے کون باطل پر، انتہائی بے کار ہے۔ اب تو دنیا بھر کے طاغوت کے محافظوں کو بھی اس بات میں کوئی شک نہیں رہا کہ ان کے مقابلے میں لڑنے والا فریق (مجاہدین) کیا چاہتا ہے؟ اس کے کیا عزائم ہیں؟ کیا ان کی جنگ صرف افغانستان تک محدود رہے گی یا ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں کے نعرے لگاتے ہوئے ہر طرف نظر آ رہے ہوں گے؟

چنانچہ اب ان لوگوں کو بھی مایوس ہو جانا چاہیے جو اس امت کو جہاد سے بیٹھے رہنے، کفر سے چپٹے رہنے اور طاغوت کے نظام پر راضی رہنے کے درس دیتے رہے ہیں۔ اس امت نے جس جہاد کو سرزمینِ شہداء، بشارتوں کی سرزمین افغانستان پر سیکھا تھا، وہ جہاد اب کئی مراحل طے کرنے کے بعد اس مرحلہ پر پہنچ چکا ہے جب یہودی سود خوروں کا بنایا سودی نظام مجاہدین کی گنوں اور فدائیوں کی یلغار کی بدولت بنیادوں سے تباہی کے دہانے پر ہے۔ دوسری جانب عامۃ المسلمین میں جو اسلامی بیداری کی لہر اٹھی ہے اس کو اب خلافت سے کم کسی نظامِ حکومت پر ٹھنڈا نہیں کیا جا سکتا۔ اب یہ امت ابلیس کے کھڑے کیے گئے نظاموں، دجالی نعروں اور کھوکھلے وعدوں سے بہلائی نہ جا سکے گی۔ اب اس کی منزل ان شاء اللہ صرف نفاذِ شریعت ہو گی... شریعت یا شہادت ہو گی... احیائے خلافت ہو گی۔

لہٰذا علمائے حق سے درخواست ہے کہ جہاد کی رہنمائی کے لیے، جہاد کو شرعی خطوط پر قائم رکھنے کے لیے، اور خلافت کو صحیح معنوں میں کھڑا کرنے کے لیے ان کو جہاد کے میدانوں میں آنا ہو گا، مجاہدین کی سرپرستی کرنی ہو گی۔ حالات سے ایسا لگتا ہے کہ عالمی کفریہ طاقتیں باذن اللہ زیادہ عرصہ میدان میں مجاہدین کا مقابلہ نہیں کر سکیں گی، اللہ تعالیٰ اس امت پر رحم فرمائیں گے اور دنیا بھر میں کفر ذلیل و رسوا ہو گا۔

اسی طرح عام مسلمانوں کو بھی مجاہدین کے ساتھ کھڑا ہو جانا چاہیے، اور شیطان کی آواز، میڈیا کے غلیظ پروپیگنڈے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے، خلافت کے قیام کے لیے اپنی جان، مال اور زبان کو وقف کر دینا چاہیے۔ خلافت کا قائم کرنا جتنا مجاہدین پر فرض ہے اتنا ہی ہر مسلمان پر فرض ہے، اور قیامت کے دن ہر ایک سے اس بارے میں سوال کیا جائے گا۔ بلکہ علمائے حق سب سے زیادہ اس بات کے حق دار ہیں کہ وہ اس بارے میں عوام کی ذہن سازی کریں، خلافت کی راہ میں رکاوٹ بننے والی قوتوں کا کھل کر شرعی حکم بیان کریں۔

موجودہ عالمی نظام کے ہوتے ہوئے مسلمان سود سے نہیں بچ سکتا۔ اس نظام میں نہ مسلمان تاجر اپنی تجارت بچا سکتا ہے نہ کسان اپنی زمینوں سے کچھ کما سکتا ہے، مزدور کا استحصال ہوتا رہے گا، لوگ بے روزگار ہوں گے، انصاف کی امید بے کار ہے۔ کفریہ نظام امن دے ہی نہیں سکتا۔ یہ نظام مسلمانوں کو اگر کچھ دے سکتا ہے تو وہ خودکشیاں، اجتماعی قبریں، بستیوں کو راکھ کا ڈھیر بنا دیا جانا، اس امت کی بیٹیوں کو پکڑ کر ۸۶ سال کفار کی قید

میں ڈال دینا، وہ بھی ایک ارب چالیس کروڑ مسلمانوں کے ہوتے ہوئے... اس نظام میں بے حیائی عام ہوتی ہے، فحاشی آسان... حسن سستا اور بے غیرتی راج کرتی ہے۔ یہ نظام ظلم کو آرٹ اور فن بناتا ہے، بے ایمانی کو تکنیکی انداز عطا کرتا ہے، ایمان فروشی کے بدلے اقتدار دیتا ہے، غیرت و حیا جو دے اسے عالمی ایوارڈ سے نوازتا ہے...

اس لیے یاد رکھیے، یہ جنگ نظام کی جنگ ہے۔ ہم بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہم اور دنیا بھر میں ہمارے ساتھی کسی سے ذاتی دشمنی، سیاسی چپقلش یا مالی مفادات کے لیے جنگ نہیں کرتے بلکہ صرف اس لیے جنگ کرتے ہیں کہ اللہ کی بنائی دنیا کو اللہ کے بنائے نظام کے مطابق چلایا جائے، اللہ کی زمین پر اللہ کا قرآن عملاً نافذ ہو جائے... اور ہم اس بات کا بھی کھلے دل سے اعتراف کرتے ہیں کہ ہمارا دشمن (عالمی استعمار اور اس کے اتحادی) بھی اپنے مقصد میں بالکل واضح ہے۔ وہ بھی اسی لیے جنگ کرتا ہے کہ دنیا میں یہی ابلیس کا بنایا جمہوری نظام، عالمی اقتصادی نظام اور ابلیسی طرزِ زندگی باقی رہے، لوگ اللہ کی عبادت کے بجائے ابلیس کی عبادت کریں، دنیا کے کسی خطے میں بھی، حتیٰ کہ کہیں غاروں اور پہاڑوں میں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا نظام قائم نہ ہو جائے کہ اس میں ابلیس کی موت ہے۔

سو میرے نوجوان مسلمان بھائیو! یہ جنگ ہے کفر و اسلام کی... یہ جنگ ہے محمدی مشن اور ابلیسی نظام کی... یہ جنگ ہے لائف اسٹائل کی... جی ہاں! طرزِ زندگی کی... بتائیے اس دنیا کو کیسے چلایا جائے گا... عدالتی نظام کیا ہو گا... اقتصادی نظام کیسا ہو جس سے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غریب کافر کو بھی اس کا حق ملے... یہ سب کون اچھا بتا سکتا ہے؟ وہ جو اپنی ماں کو بھی اپنے مفادات کے لیے بیچتے رہے ہیں، جو اپنی بیٹیوں کو پیش کر کے اپنے ابلیسی مشن کو آگے بڑھاتے رہے ہیں... یا وہ ذات جس نے اس امت کی خوشی کے لیے ہر غم کو سینے سے لگایا... جس نے اس امت کو سکھ پہنچانے کی خاطر ہر زخم کو دل میں سجایا... آپ ہی فیصلہ کر دیجیے، ابلیس کے بنائے نظامِ زندگی کے مطابق چل کر انسان کامیاب ہو سکتا ہے، یا اللہ کی بنائی شریعت کو نافذ کر کے؟ سو دھوکہ نہ کھائیے! میڈیا کی آواز کو نہ سنیے... آپ مسلمان ہیں، آپ کی زبان کفر کے حق میں کیوں چلے؟ آپ کی ہمدردی ابلیسی دجالی قوتوں کے ساتھ کس طرح ہو سکتی ہے؟ قیامت کے دن کیا جواب دیں گے؟ کس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا کریں گے؟ عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس شخص کو کیونکر اٹھایا جا سکتا ہے جس نے ایک کلمہ سے بھی امریکہ یا اس نظام کے لیے لڑنے والی قوتوں کی حمایت کی؟ دھوکہ ہے، فریب ہے، لفاظی ہے... اللہ کے لیے لفاظی پر نہ جائیے... اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”آخری دور میں شیاطین انسانوں کی شکل میں آ کر وعظ و تقریر کیا کریں گے، سو تم ان کا حسب و نسب جان لیا کرنا“۔

ٹی وی پر بیٹھ کر لفاظی کرنے والے کون ہیں؟ کوئی شیعہ ہے، کوئی قادیانی، کوئی پرویزی تو کوئی اباحی... کوئی جدید مرتد (یعنی سیکولر) ہے تو کوئی زندیق... کسی نے ایران میں پڑھا، کوئی اسرائیل میں دو سال لگا کر لوٹا... کوئی ڈنمارک کے سفارت خانے سے فنڈ لیتا ہے، تو کوئی امریکہ جا کر یہود کو سجدے کرتا ہے... کسی کا بیٹا گرین کارڈ کے لیے امریکہ میں کافروں کے کتے نہلاتا ہے، تو کوئی برطانیہ و امریکہ کے ویزے کے لیے مصلحت کی چادر اوڑھ کر حق و باطل کو اپنے قلم اور زبان سے گڈ مڈ کرنا چاہتا ہے۔ کسی کا استاد وحید الدین خان ہے، تو کوئی غامدی کا خلیفہ بنا بیٹھا ہے... اللہ کے لیے دھوکے نہ کھائیے... سمجھنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے... آپ خود ہی اپنی ایمانی بصیرت کو زندہ کیجیے... اللہ کے لیے دھوکہ نہ کھائیے کہ مسئلہ ایمان کا ہے... معاملہ آخرت کا ہے... کوئی اس دن کام نہ آئے گا... گمراہ ہونے والے گمراہ کرنے والوں کو ملامت کریں گے لیکن بے کار... واعظین، مبلغین، قائدین اس دن مکر جائیں گے... صاف جواب دے دیں گے کہ ہمارا تم پر بس تو نہیں چلتا تھا... تم خود ہی کھوٹے تھے تمہارے اپنے دل میں کھوٹ تھی... میرے مسلمان بھائیو! دل کی کھوٹ سے اللہ کی پناہ مانگو۔ دل کی اس کھوٹ کو صاف کرنے کا بہترین طریقہ جہاد ہے۔ بہت سستی ہو گئی اب اور دیر نہ کرو... نفس کے اس دھوکے میں نہ آؤ کہ امام مہدی آئیں گے تو جہاد کریں گے۔ دراصل قرآن نے اس بہانے کو بھی دل کی کھوٹ قرار دیا ہے، فرمایا:

وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً (التوبۃ:۴۶)

”اگر وہ واقعی جہاد میں نکلنے کا ارادہ رکھتے تو کچھ تیاری تو کرتے“۔

لہٰذا جہاد کی تیاری تو کر لیجیے؛ اس وقت جو جہاد کی تیاری ہے اور جن ذرائع سے جہاد کیا جا رہا ہے، ان کی تیاری ہر مسلمان پر فرض ہے۔ امام مہدی کے دور میں کیا اسلحہ ہو گا، اس کے ہم ذمہ دار نہیں اور نہ ہی ہم سے اس بارے میں سوال کیا جائے گا۔ ہم سے تو یہی پوچھا جائے گا کہ کیا کر کے آئے۔ اور چلیے آپ ہی کی بات مان لیں کہ امام مہدی کے دور میں تو کلاشنکوف ہو گی ہی نہیں... سو اس کو سیکھنے کا کیا فائدہ؟ تو ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ تلوار چلانی سیکھی؟ چار پانچ کلو کی تلوار ہاتھ میں اٹھا کر آپ کتنی دیر گھما سکتے ہیں؟ ایک ہاتھ سے تلوار ایک ہاتھ سے گھوڑے کی لگام پکڑ کر کس طرح جنگ کر سکتے ہیں؟ سخت گرمی میں تپتے صحرا میں کتنے دن پیدل چل سکتے ہیں؟ کبھی سخت برف باری میں پہاڑوں میں رہ کر دشمن سے لڑنے کا تجربہ کیا ہے؟ اور کبھی خون میں رنگین میدانِ جنگ کو ٹی وی کی اسکرین کے علاوہ بھی دیکھا ہے؟

اے اللہ کو ایک ماننے والو! یہ سب ایسی ہی باتیں ہیں، جنھیں جہاد کرنا ہوتا ہے وہ یہ نہیں سوچتے ہیں کہ کل کلاشنکوف ہو گی یا نہیں، بس وہ یہ دیکھتے ہیں کہ آج ان کے رب نے ان کے لیے کیا حکم کیا ہے، ان پر کیا فرض ہے؟ بس وہ اپنی جانوں کو قتال کے راستے میں اللہ کو بیچ دیتے ہیں... جنت کے بدلے... جنت کے نظاروں اور اپنے محبوبِ حقیقی کے دیدار کی آس میں... اپنے رب کی ملاقات کے شوق میں... اپنے مالک سے ایک سودا کر ڈالتے ہیں... نفع بخش سودا... جس میں کوئی نقصان ہی نہیں... بڑی کامیابی والا سودا... اللہ کے دین کو

غالب کرنے کے لیے... اللہ کے دشمنوں کے نظاموں کو ملیامیٹ کرنے کے لیے... دیر نہ کیجیے، کہیں دو جہاں کا بادشاہ ناراض ہو کر یہ اعلان نہ کر دے

إِنَّكُمْ رَضِيتُم بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ

"تم پہلی بار (بھی) جہاد سے پیچھے بیٹھے رہنے پر راضی ہو گئے تھے، سو اب بھی پیچھے بیٹھنے والوں (معذوروں، عورتوں اور لڑکیوں) کے ساتھ بیٹھے رہو"۔

کسی کا بیٹھے رہنا اللہ کے جہاد کو کوئی نقصان نہیں دے سکتا... اللہ کسی کے بھی محتاج نہیں ہیں... سو اٹھو اے امت محمدیہ کے نوجوانو اٹھو!... جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ ہے ان کے نظام کے لیے باہر نکلو... ان کے مقابلے میں کھڑے نظاموں کے محافظ ہر جگہ اپنے نظام کو بچانے کے لیے لڑ رہے ہیں... وہ سب ایک ہو چکے... یہودی، عیسائی، ہندو، بودھ اور وہ بھی جن کی زبانوں پر تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ہے لیکن ان کے دل، ان کی جان... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ ہے... یہ بھی شیطان کے نظام کو بچانے کے لیے آخری دم تک لڑنے کی قسمیں کھا چکے ہیں...

بس تم بھی اپنے پیارے سچے نبی، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام کو لانے کی قسمیں کھالو... اب دنیا بھر میں ایک نعرہ لگادو... شریعت یا شہادت... شریعت یا شہادت...

ذلك هو الفوز العظيم. . .

اللّٰهم صل على سيدنا محمد وعلىٰ آله صلاة أنت لها اهل وهو لها اهل

ان راہروانِ عشق کا عالم نہ پوچھیے
نکلے تری طلب میں تو واپس نہ گھر گئے
منزل تمام عمر نہیں مل سکی انہیں
رستے میں پا کے چھاؤں کہیں جو ٹھہر گئے
دونوں جہاں میں ہے وہی سرخ رو اثر
دار و رسن سے ہنستے ہوئے جو گزر گئے

☆☆☆☆☆

بقیہ: وادیٔ پُر خار

اور اس دنیا کے اندر کسی عاجلانہ جزا کی اُمید نہ رکھیں خواہ یہ جزا دعوت کے فروغ، اسلام کے غلبہ اور مسلمانوں کی شوکت کی شکل میں ہی کیوں نہ ظاہر ہو بلکہ ظالموں کی ہلاکت اور ان کی عبرت ناک پکڑ کی صورت ہی کیوں نہ اختیار کرے۔ جیسا کہ پچھلے مکذبین کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

ضروری نہیں ہے کہ اہلِ ایمان کو دنیاوی غلبہ حاصل ہو: جب اس پائے کے قلوب وجود میں آ گئے جو اس یقین سے سرشار تھے کہ دنیا کے سفر میں کسی اجر و معاوضہ کے بغیر انہیں ہر خدمت اور ہر قربانی انجام دینی ہے، اور جو سمجھتے تھے کہ صرف آخرت ہی حق و باطل کے درمیان اصل فیصلہ ہو گا۔ جب ایسے کھرے قلوب مہیا ہو گئے، اور اللہ تعالیٰ نے دے کھ لیا کہ انہوں نے جو سودا کیا ہے اس میں وہ سچے اور مخلص ہیں تب اللہ تعالیٰ نے زمین میں اُن پر نصرت نازل فرمائی اور زمین کی امانت انہیں سونپ دی۔ مگر یہ امانت اس لیے انہیں نہیں دی کہ وہ اسے ذاتی تصرف میں لائیں بلکہ اس لیے دی کہ وہ نظام حق برپا کریں۔ اس گراں بار امانت کو اُٹھانے کی اہلیت واستحقاق انہیں اُسی روز حاصل ہو گیا تھا جب کہ اُن سے دنیا کے اندر کسی کامیابی اور فائدہ کا وعدہ نہیں کیا گیا تھا جس کا وہ تقاضا کرتے، اور نہ خود ان کی نگاہیں دنیاوی غنائم پر لگی ہوئی تھیں۔ وہ صحیح معنوں میں اُسی روز سے اللہ تعالیٰ کے لیے خالص ہو چکے تھے جس روز سے اُن کی نگاہوں کو رضائے الٰہی کے سوا کسی اجر و مزد کی تلاش نہ رہی۔ قرآن کی جن آیات میں نصرت کا وعدہ کیا گیا ہے، یا مغانم کا ذکر ہوا ہے یا یہ اطلاع دی گئی ہے کہ مشرکین کو دنیا کے اندر ہی اہل ایمان کے ذریعہ کیفرِ کردار تک پہنچا دیا جائے گا۔ ایسی تمام آیات مدنی دور میں نازل ہوئی ہیں۔ یہ تب نازل ہوئی ہیں جب یہ تمام چیزیں اہلِ ایمان کے پروگرام سے خارج ہو چکی تھیں، اور انہیں ان میں سے کسی چیز کا انتظار رہا تھا اور نہ طلب۔ نُصرتِ الٰہی خود بخود نازل ہوئی اور اس لیے نازل ہوئی کہ مشیتِ الٰہی کا یہ تقاضا تھا کہ نظامِ حق انسانی زندگی کے اندر عملی پیکر بن کر نمودار ہو کر ایسی جیتی جاگتی تصویر بن جائے جسے انسان بچشم خود دیکھ لیں۔ یہ نصرت اہلِ ایمان کی محنت ومشقت، ان کی سرفروشیوں اور قربانیوں کا انعام نہیں تھا۔ بلکہ یہ اللہ کا ایک فیصلہ تھا جس کے بطن میں اللہ کی وہ حکمتیں اور مصلحتیں چھپی ہوئی تھیں جنہیں ہم آج دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: توحید باری تعالیٰ... سلسلہ دروس احادیث

ہمارے ہاں دین و دنیا کی تقسیم نہیں ہے، جو مغرب میں موجود ہے۔ ہمارا دین زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرتا ہے۔ تو ہمارا جو بھائی ہے کسی لیبارٹری میں بھی کام کر رہا ہو تو دین کے لئے ہی کام کر رہا ہوتا ہے، دین کے جذبے اور عبادت سمجھ کر کر رہا ہوتا ہے اور کوئی جو قرآن و سنت کی کتابیں پڑھ رہا ہو، کسی مدرسے میں دینی تعلیم حاصل کر رہا ہوتا ہے وہ آخرت کے لئے کر رہا ہوتا ہے۔ یہ دین ہماری زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت، عظمت پہچاننے اور اپنی محبت حاصل کرنے کا ایک راستہ بتایا، تفکر کی عبادت کرو۔ جس کو حدیث میں افضل ترین عبادت میں شمار کیا ہے کہ کائنات کی ہر چیز کو اس نگاہ سے دیکھو کہ اس کو بنانے والا کیسا ہو گا؟ اس پر غور کرو، اس پر فکر کرو، اس کی گہرائی میں اترو، اس کے اندر موجود اسرار کو منکشف کرو اور اس کے ذریعے سے اپنے رب کی عظمت کو جانو کہ اس کو بنانے والا کیسا حکیم اور کیسی صالح ذات ہے کہ جس نے سب کو تخلیق کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی عقلیں نصیب فرما دے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت کو سمجھنے کا ذریعہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حقیقی معرفت عطا فرما دیں۔ آمین

نصرتِ دین کے امین... انصار

فیضان چودھری

ابتدائیہ: برادرم فیضان چودھری کے ایک رفیقِ جہاد کے قلم سے

الحمدللہ ربّ العالمین و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الکریم و بعد

ایک عرصے سے اس امر کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ جہاد فی سبیل اللہ جیسی عظیم عبادت کی ادائیگی اور نفاذِ شریعتِ محمدی علی صاحبھا السلام جیسی مبارک محنت کے عمل میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند اساسی حیثیت رکھنے والے 'انصار' سے متعلق اردو زبان میں کوئی مضمون پیش کیا جائے۔ انصار اللہ اور انصار المجاہدین فی سبیل اللہ کا ایک ایسا احوال جو عصرِ حاضر کے جہاد اور شریعت کے نفاذ کی موجودہ زمانے میں جاری محنت کو اجاگر کرے۔ بالخصوص پاکستان و برِّ صغیر میں جاری جہاد کی بابت جہاں نصرتِ دین و جہاد کا بنیادی کام وزیرستان و دیگر قبائل سے تعلق رکھنے والے افراد نے کیا۔

انصار کے ناموں کی فہرست جب سردارانِ انصار حضراتِ اہلِ مدینہ رضی اللہ عنہم سے شروع ہو گی تو ہوتے ہوئے برِّ صغیر میں جہاد کے مجدد، قاطعِ شرکیات و بدعات، امیر المؤمنین سید احمد شہید رحمہ اللہ کے انصار جن میں ارباب بہرام خان اور درویشانِ قندھار کا نام بالخصوص شامل ہے تک آئے گی۔ پھر یہی فہرست امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد اور امیر ملا نیک محمد وزیر اور امیر ملا بیت اللہ محسود رحمہم اللہ کے ساتھ کئی اور گمنام افغان، وزیر، محسود، داوڑ اور دیگر قبائلی انصار کے ناموں کے ساتھ آگے بڑھے گی۔ زیرِ نظر مضمون اسی گمنام فہرست میں موجود چند ناموں پر سے پردہ اٹھانے اور اہلِ ایمان کو ان کی خبر دینے کی کاوش ہے۔ یہ انصار اسی کاروانِ دعوت و عزیمت کا حصہ ہیں جو چودہ قرن سے حق کی علامت اور باطل کی ذلت و پسپائی کی مجسم تصویر ہے۔ اللہ پاک ان سب انصار پر رحم فرمائیں اور ہمیں جنت میں، ہمارے ان انصاری بھائیوں کے ساتھ مہاجرین و انصار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قدموں میں جگہ عطا فرمائیں، آمین۔

فیضان چودھری ایک دردِ دِل رکھنے والے مجاہد فی سبیل اللہ ہیں جنہیں اللہ پاک نے کئی مشائخ جہاد سے مستفیض ہونے کی سعادت بخشی۔ ہجرت و جہاد کے اس راہی نے یہ مضمون ہجرت و جہاد کی سرزمین افغانستان کے صحراؤں، پہاڑوں، دشتوں اور وادیوں میں فرعونِ عصر امریکہ کے خلاف برسرِ جہاد رہتے ہوئے لکھا ہے۔ زیرِ نظر مضمون ہر ادیب اور لکھاری کے لیے ایک مثال ہے، ہر صحافی اور قلم کار کے لیے حجت ہے کہ جو 'جہاد بالقلم' اور 'جہاد باللسان' جیسی عظیم عبادتوں کو ادا کرنے کا دعوے دار ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ محبوب بھائی 'فیضان چودھری' کے اس مضمون کا فیضان عام فرمائیں اور مضمونِ ہذا کو ان کی آخرت کا توشہ اور دنیا میں ہدایت پر ثابت قدم رہنے کا ذریعہ بنائیں۔ اللہ پاک ہمارے ان محبوب بھائی کے ایمان و عزت، جان و مال اور قلب و عقل کی حفاظت فرمائیں اور انہیں راہِ حق پر استقامت عطا فرمائیں۔ اللہ پاک یہ دعائیں ہم سب کے حق میں قبول فرمائیں۔

وصلی اللہ علی النبی۔ و آخر دعوانا ان الحمدللہ ربّ العالمین۔

درویش وزیر (اتمان زئی):

وزیرستان کی سب سے بڑی قوم مداخیل کے علاقے "مچہ، لاٹکہ" مداخیل سے تعلق رکھنے والے درویش وزیر رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے علاقے میں پیدا فرمایا جسے ہمارے لوگ شاید نہایت ہی دقیانوسی علاقہ سمجھتے ہوں۔ یقیناً ان علاقوں میں دنیاوی سہولیات تو بہت کم ہیں مگر یہاں کے لوگوں کا ایمان اور اللہ کے دین کے لیے نصرت کا جذبہ نہایت ہی اعلیٰ و ارفع ہے۔ اسی ایمان اور توکل علی اللہ کی برکت ہے کہ درویش وزیر جیسے افراد اللہ کے دین کی نصرت کی خاطر ان علاقوں سے نکلے اور اس کے دین کی سربلندی کی خاطر کٹ مرے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے احوال پر رحم فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں:

الا تنفروا یعذبکم عذاباً الیماً و یستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شئیا ،

واللہ علی کل شئی قدیر

اگر تم (اللہ کی راہ میں) نہیں نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کریں گے اور تمہاری جگہ کوئی دوسری قوم لے آئیں گے (جو اللہ کی راہ میں لڑے گی) اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہیں۔

غرض ہمارے لیے یہ سوچنے کا مقام ہے کہ اپنے افغان بھائیوں کی نصرت کی خاطر اگر ہم دامے درمے سخنے کھڑے نہیں ہوتے تو اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر بھی ایسے ہی کوئی ظالم قوم مسلط کر کے ہمیں سبق دلائیں گے کہ مظلوم کی نصرت کے وقت اگر اس کی مدد سے ہاتھ کھینچا جائے تو کیا انجام ہوتا ہے۔ ہماری حکومتوں کا تو نہایت ہی ظالمانہ کردار رہا ہے جس نے اس جنگ میں مکمل شرکت کرتے ہوئے جہاں افغانوں کے خون سے ہاتھ رنگے ہیں وہاں اپنے ملک کے عوام پر بھی ایسے ہی ظلم کے پہاڑ توڑے ہیں۔ ایسے میں بحیثیت

مجموعی ہماری خاموشی ہمارے لیے کسی بڑے عذاب کا سبب نہ بن جائے۔اعاذنا اللہ و ایاکم۔

درویش وزیر نے بھی اپنی ابتدائی وثانوی تعلیم لاٹکہ ہی کے ایک دینی مدرسے میں حاصل کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد دیگر وزیرستانی نوجوانوں کی طرح آپ حصولِ رزقِ حلال کی خاطر عرب امارات چلے گئے۔ جہاں رزقِ حلال کی تلاش میں کم و بیش ۵ سال کا عرصہ گزارا۔۵ سال بعد اپنے علاقے میں واپس آئے تو امریکہ افغانستان پر حملہ کر چکا تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرض کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے علمِ جہاد تھاما اور اپنے دینی اثر ورسوخ کو استعمال کرتے ہوئے اپنے علاقے میں جہاد کی چنگاری بھڑکائی۔لوگوں کو اس عالمی صلیبی جھگڑے میں اپنا فیصلہ کن کردار ادا کرنے کی ترغیب دی اور اسی بنیاد پر لوگ مالی اور جانی تعاون کرنے پر مولوی درویش وزیر کے ہمنوا بنے۔ آپ صرف زبان ہی سے جہاد نہ کرتے رہے بلکہ عملی طور پر بھی اپنے علاقے کے قریب کے بارڈر کے علاقوں مثلاً سپلگین، دیوگر اور لواڑہ کے جنگی محاذوں پر دادِ شجاعت دیتے رہے۔

آپ اپنے علاقے کے لوگوں کے مجموعہ کے امیر بھی تھے اور قومی طور پر بھی آپ کی مضبوط حیثیت تھی، لہٰذا مہاجرین کی خدمت اور ان کی نصرت کی خاطر آپ نے اپنی قوم کے لوگوں کو ابھارا جس کے نتیجے میں" لاٹکہ" ایک لمبے عرصے تک مہاجر مجاہدین کا مضبوط گڑھ رہا۔ آپ جہادی دعوت کے شہسوار تو تھے ہی لیکن آپ کا اصل شوق عملی جہاد و قتال اور جہادی انتظامی بھاگ دوڑ تھا۔اسی لیے نصرتِ دین اور مہاجر مجاہدین کی خدمت کی خاطر آپ اپنے وقت کو کھپاتے رہے۔

آپ کے دیرینہ ساتھی شیر عباس وزیر کا کہنا ہے کہ درویش وزیر مہاجرین کی خدمت کا شیدائی تھا اور ان سے شدید محبت کرنے والا تھا۔اس خدمت کی بدولت اس قدر مصروف رہتا کہ اسے شادی کا موقع بھی نہ مل سکا۔ آخر کار نہایت مشکل سے شادی کے لیے تیار ہوا مگر وہ خمیر کسی اور مٹی کا تھا۔اسے تو اصلاً جنت کی خوشبو اور جنت ہی کی شادی پسند تھی لہٰذا اس دنیاوی نعمت سے بہرہ مند ہونے کے باوجود اس کا دل میدانِ قتال اور نصرتِ مہاجرین ہی میں اٹکا ہوا تھا۔ لہٰذا شادی کے ۲۵ ویں دن ہی اللہ کا یہ سپاہی شہادت سے سرفراز ہو گیا۔

صلیبیوں پر مہاجر مجاہدین کے ہمراہ آگ برسانے کے لیے بی ایم میزائل کی کارروائی کے لیے درویش وزیر اپنے مہاجر بھائیوں کے ساتھ ساری رات پہاڑ پر پیدل سفر کرنے کے بعد صبح فجر میں مطلوبہ مقام پر پہنچے جہاں سے دشمن پر میزائل فائر کرنے تھے۔اپنے ساتھ مہاجر مجاہدین کو بھی انہی تکلیفوں اور سختیوں میں مبتلا دیکھ کر درویش اکثر شکر ادا کرتا تھا کہ اللہ نے مجھے ان مہاجرین کا انصار بنایا ہے،جو ہر سختی میں اپنے ناصرین کے ساتھ اس عالمی کفر کے سرغنہ کو ناکوں چنے چبوانے کی خاطر ان سخت پہاڑوں پر پیدل مارچ کر رہے ہیں۔غرض کارروائی کا آغاز ہوا تو الحمدللہ تمام میزائل ٹھیک نشانے پر لگے جس پر صلیبیوں کو اپنی فضائیہ حرکت میں لانی پڑی۔کارروائی کے بعد امریکی طیاروں کی شدید بمباری شروع ہوگئی۔ جس میں آپ رحمہ اللہ نے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ ہم اللہ سے یہی گمان کرتے ہیں اور حسیبِ اصلی تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

عمران محسود:

شیخ ابو یحییٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

> ”شہدا اور شہادت کا تذکرہ دراصل زندگی اور زندہ افراد کا تذکرہ ہے، ایسی زندگی جس میں دنیا کی حرص اور اسے چاہنے والوں کا کوئی حصہ نہیں اور ایسے زندہ افراد کا تذکرہ جو ان زندوں کی مانند نہیں جنہوں نے کبھی اللہ کی محبت کا ذائقہ نہیں چکھا،نہ ہی کبھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دیدار کی چاہت کا مزہ نصیب ہوا ہے۔یہ ایسا زندہ تذکرہ ہے جو پاکیزہ طاہر نفوس کی سیرتوں پر مبنی ہے اور جس کے ذریعے اہلِ ایمان مزید ایمانی ترقی پاتے ہیں“۔

عمران محسود جنوبی وزیرستان کے ایک نہایت خوب صورت علاقے سراروغہ کے گاؤں ”کتچہ“ میں پیدا ہوئے۔ محسودی قوم میں بحیثیت مجموعی اپنے بچوں کو عصری سکولوں میں پڑھانے کا رواج تھا۔ لہٰذا دیگر محسودی بچوں کی مانند عمران نے حکومتی سکول میں داخلہ لیا مگر گھریلو دینی ماحول کے سبب عمران نے سراروغہ کے بڑے دینی مدرسے میں دینی تعلیم بھی جاری رکھی۔یاد رہے کہ یہ وہی مدرسہ ہے جسے ناپاک فوج نے آپریشن راہِ نجات کے دوران میں باقاعدہ ہدف بنا کر طیاروں کے ذریعے سے تباہ وبرباد کیا۔اس بمباری میں سیکڑوں کی تعداد میں قرآن مجید کے نسخے اور سپارے جل کر خاکستر ہوئے اور کئی طالب علم بھی شدید زخمی ہوئے۔

عمران کے گاؤں میں مہاجر مجاہدین کا ایک مرکز تھا جہاں ان کے روز و شب کو یہ ۱۶ سالہ نوجوان عمران دیکھتا تھا۔ دل میں یہ تمنا رکھے ہوئے کہ شاید ایک دن میں بھی ان جیسا بن جاؤں اور اللہ کے دین کی خاطر ہجرت و قربانی کی آزمائش 'اپنے درجات کی بلندی اور جنت کے حصول کی خاطر جھیلوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو اس کے لیے ہجرت کے اجر سے زیادہ انصار کا اجر مطلوب تھا اور اللہ کے دین کا یہ سپاہی ایک دن اپنے مہاجر مجاہدین کا سب سے قریبی ہم نوا اور خدمت گار بن گیا۔

محسودی قوم کا جہادی سفر افغانستان میں تو سقوطِ امارتِ اسلامی سے پہلے سے جاری تھا اور سقوط کے بعد پکتیکا اور پکتیا کے محاذوں پر کاروانِ بیت اللہ 'امارتِ اسلامی کی اس کی پشت کی جانب سے دفاع میں مصروف تھا۔ لیکن پاکستانی فوج کے محسود قوم کے خلاف پے در پے آپریشنوں نے اس قوم کو بحیثیت قوم پاکستانی فوج کے خلاف کھڑا کر دیا جس کے نتیجے میں جہادِ پاکستان کو تقویت ملی۔

عمران ۲۰۰۷ء کے پاکستانی فوج کے محسود آپریشن کے دوران مہاجر مجاہدین ہمراہ مختلف کارروائیوں میں شریک رہتا اور اکثر اوقات کارروائیوں کے لیے اپنے علاقے سراروغہ سے پیدل ایک دوسرے علاقے "جنتہ" تک رہبری کرتا۔ آپریشن کے اختتام پر عمران اپنے مہاجر ساتھیوں کے ہمراہ افغانستان داخل تشکیل کے لیے غزنی گیا اور وہاں ایک عملیہ میں شہید ہو گیا۔ اللہ آپ کی شہادت کو قبول فرمائیں۔

گل رحمان پیپلئی (اتمان زئی):

شمالی وزیرستان اتمان زئی قوم کے چند بڑے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ کابل خیل ہے۔ اس قبیلے کی ذیلی شاخوں میں جانی خیل، بکا خیل، پیپلئی اور سیفلئی قومیں شامل ہیں۔ ان قوموں کے سردیوں میں رہائشی علاقے جانی خیل، بکا خیل، سپین وام اور شیوہ وغیرہ ہیں۔ جب کہ گرمیوں میں یہ قومیں شوال، گورویک اور برمل آجاتی ہیں۔ غرض ان قبائلیوں کی رشتہ داریاں ڈیورنڈ لائن کے اِس پار بھی ہیں اور اُس پار بھی۔ روس کے خلاف جہاد میں بھی ان علاقوں کے لوگوں نے ارگون کے محاذ پر دادِ شجاعت دی اور ارگون کا ضلع امارتِ اسلامی کے کنٹرول میں لے کر آئے، اور اب کی بار امریکہ کے خلاف جہاد میں بھی اس قوم نے اپنے آباؤاجداد کی روایات کو برقرار رکھا۔ سیفلئی قوم اور پیپلئی قوم نے اپنے علاقے برمل میں امریکی افواج کو ملاسنگین زدران رحمہ اللہ کی قیادت میں شدید نقصانات پہنچائے، یہاں تک کہ سب سے پہلے امریکیوں نے اس پٹی سے اپنا بوریا بستر گول کیا۔ یہاں امریکیوں کے سب سے بڑے کیمپ 'مچہ داد' اور 'نوے اڈہ' کے نام سے تھے۔ ان کیمپوں کی رسد پر مہاجرین کے ہمراہ کمین اور بڑے اسلحے کے مستقل استعمال کی بدولت اس پٹی میں امریکیوں کو بے تحاشا نقصانات اٹھانے پڑے۔

انہی پیلپئی قوم کے چند ابطال میں سے ایک بطل گل رحمان تھے جن کے والد کا نام ریشم گل پیلپئی تھا۔ آپ مرغہ (جو ایک لحاظ سے برمل کا بڑا مرکز ہے) میں پیدا ہوئے۔ چونکہ شمالی وزیرستان آنا جانا رہتا تھا اس لیے ابتدائی تعلیم شمالی وزیرستان میں ہی حاصل کی۔ حصولِ روزگار کی خاطر اپنے علاقے میں ایک گاڑیوں کے مستری کی شاگردی اختیار کی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑی گاڑیوں کے نہایت بہترین مستری بنے۔ مجاہدین کی گاڑیوں کو نہایت جانفشانی اور اتقان کے ساتھ درست کرتے اور کہا کرتے کہ یہ مجاہدین کے گھوڑے ہیں، ان کی حفاظت اور درستی کے ذریعے سے میں بھی مجاہدین کے اجر میں برابر کا شریک ہو جاؤں گا۔ اس اخلاص کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اس بطل کو اپنے دین کی نصرت اور جہاد کے لیے چن لیا اور اس قدر مقبولیت بخشی کہ آپ اپنے علاقے میں مہاجر مجاہدین اور مقامی مجاہدین کے امیر مقرر ہوئے۔

آپ کی امارت میں مجاہدین نے برمل میں صلیبیوں کے خلاف بڑے معرکے سرانجام دیے۔ آپ رحمہ اللہ کاموں کے دھنی اور نہایت متحرک انسان تھے۔ "منغڑتائی" کے مقام پر آپ رحمہ اللہ نے ترک، عرب اور پاکستانی مجاہدین کے ہمراہ ایک بڑی کمین کی قیادت کی جس میں مرتدین ملی اردو اور امریکیوں کو بڑا نقصان پہنچایا۔

علاقے میں امریکیوں کی موجودگی کے دوران اس قدر متحرک جہادی عملیات کرنے کے باعث آپ برمل میں امریکیوں کا ہدف نمبر ایک بن گئے۔ لیکن ہر بار امریکیوں کو منہ کی کھانا پڑی۔ ایک دن ایک عسکری کارروائی سے واپسی پر ایک مقامی مجاہد کے گھر میں رکے، جہاں ایک ایسے خائن جس سے آپ رحمہ اللہ کی قوم کا جھگڑا تھا کی جاسوسی پر امریکی چھاپہ پڑا۔ رات چھاپہ پڑا مگر اللہ کا یہ شیر دیر تک امریکیوں اور ان کے کٹھ پتلیوں سے لڑتا رہا، مگر آخرکار گھیرا تنگ سے تنگ ہوتے گیا اور آپ رحمہ اللہ لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نصرتِ مہاجرین اور جہاد کو قبول و منظور فرمائیں۔

محمد جان سیفلئی وزیر (اتمان زئی):

اسی کابل خیل قوم ہی کی ایک اور شاخ سیفلئی وزیر سے تعلق رکھنے والے محمد جان سیفلئی ولد غازی جان سیفلئی کا ذکر بھی کر لیتے ہیں، جنہوں نے اپنی قوم کے دیگر افراد کی مانند اس صلیبی صہیونی عالمی جنگ میں شرکت کی۔ آپ نے اپنے علاقائی رواج کے مطابق دینی ابتدائی تعلیم اپنے علاقے ہی میں حاصل کی اور پھر مزید تعلیم کی خاطر "شیوہ" کے مدرسے میں داخلہ لیا۔ آخری درجہ اور دورۂ حدیث آپ نے میران شاہ کے قریب واقع مدرسہ نظامیہ نورک سے مکمل کیا۔ اپنے علاقے میں درس و تدریس کا کام کرتے رہے اور نئی نسل کی جہاد و استشہاد کے نظریات پر تربیت کی خاطر اپنے دن ورات وقف کر دیے۔

برمل میں سیفلئی وزیروں کے علاقے میں مہاجرین کے سب سے بڑے اور مضبوط انصار مولوی محمد جان ہی تھے جنہوں نے نصرتِ جہاد کی خاطر اپنی زندگی وقف کر دی۔ وہ جانتے تھے کہ یہ سیکڑوں میل کا سفر کر کے آنے والے مہاجرین اپنے افغان بھائیوں کی نصرت کے لیے افغانستان کی سرزمین پر اپنا پاکیزہ لہو گرا رہے ہیں۔ اس لیے ان ھذہ امتکم امتاً واحداً کے مصداق مولوی محمد جان نے مہاجرین کی مدد و نصرت سے ایک لمحہ بھی ہاتھ نہ کھینچا۔ آپ نے اپنے علاقے میں امریکیوں اور افغان ملی اردو کے خلاف کئی کامیاب کمین کی کارروائیوں میں حصہ لیا۔ لیکن وہ خاص عمل جس کی وجہ سے مولوی محمد جان کی شہرت تھی وہ ان کا منظم مائن کاری کا کام تھا۔ جس کی وجہ سے جو بھی امریکی قافلہ ان کے علاقے سے گزرتا ضرور نقصان اٹھاتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رحمہ اللہ کے کاموں میں برکت بھی ڈال رکھی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ کی نصرت بھی ان غربا کے ساتھ ہم رکاب رہتی۔

اپنے ہی علاقے میں جہادی کاموں اور مہاجرین کی نصرت کے سبب آپ بہت مشہور ہو گئے اور امریکیوں کی ہٹ لسٹ پر آئے۔ ایک دن ایک جہادی سفر کے سلسلے میں اپنی گاڑی میں سفر کرتے ہوئے امریکی جاسوس طیاروں کی بم باری میں مولوی محمد جان

بار گاہِ الٰہی میں اپنے خون سمیت پیش ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خون کو پیپلزپارٹی اور سیفلئی قوم میں جہاد کی مزید نصرت اور تقویت کا سبب بنائے۔ آمین

عظمت علی وزیر (اتمان زئی):

وزیرستان کے مہاجرین کی نصرت کا ایک مشہور نام جو کہ آج بھی یمن اور شام میں وزیرستان سے جانے والے عرب ترک مہاجرین اور پاکستانی مجاہدین کی زبانوں پر ہے وہ عظمت علی وزیر کا ہے۔ یہ خاندان شمالی وزیرستان کے علاقے "سپلگہ" میں مقیم تھا اور اس خاندان کا جماعت القاعدہ کے کم و بیش تمام مشائخ کے ساتھ قریبی تعلق رہا، جن میں عظمت علی سر فہرست تھے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ عظمت علی مشائخ القاعدہ بالخصوص شیخ مصطفیٰ ابو الیزید رحمہ اللہ کے تربیت یافتہ مجاہدین میں سے ایک تھے۔

عظمت علی ایک نہایت متمول گھرانے میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم کے لیے اپنے ہی علاقے سپلگہ کے ایک مدرسے کا رخ کیا۔ اس کے بعد عصری تعلیم کے حصول کی خاطر عظمت علی نے پاکستان کا رخ کیا اور کالج تک کی تعلیم پاکستان میں حاصل کی۔

عظمت علی سے ملنے والا کوئی شخص بھی یہ گمان نہ کر سکتا تھا کہ یہ بھی مجاہد بن سکتے ہیں۔ دنیاداری میں غرق اور دنیا طلبی میں خوب سے خوب تر کی تلاش میں پھرنے والے عظمت علی ایک دن اپنے ہی علاقے میں ایمان و جنتوں کی تلاش میں گھومنے والے، ہتھیلیوں پر جانوں کو لیے پھرنے والے مہاجرین کے خدمت گار بن گئے اور اپنی ساری صلاحیتیں مہاجرین کے لیے وقف کر دیں۔ سپلگہ سے لے کر رزمک تک کوئی ایسا مجاہد نہیں جو عظمت علی کی قربانی، دین سے وابستگی، مہاجرین کے لیے عزت و محبت کے احساسات سے واقف نہ ہو۔ جس سے بھی عظمت علی کا تذکرہ کیا جائے اس کی آنکھیں ان کی محبت میں چھلک جاتی ہیں۔ عظمت علی نے اپنی زندگی جماعت القاعدہ اور اس کے اس وقت کے مسئولِ عام شیخ مصطفیٰ ابو الیزید رحمہ اللہ کے سپرد کی کہ وہ جیسے چاہیں جہاد و قتال کے لیے کام لیں۔

شیخ مصطفیٰ ابو الیزید رحمہ اللہ اس نوجوان میں چھپی صلاحیتوں کو نکھارتے رہے یہاں تک کہ ۲۰۰۸ء سے ۲۰۱۱ء تک عظمت علی شمالی وزیرستان میں مشائخ کے کم و بیش تمام کاموں کو سنبھالنے والے ذمہ دار بن گئے۔ محسود کے علاقے کی پسپائی سے قبل عظمت علی مستقل شیخ مصطفیٰ ابو الیزید کے ہمراہ "شوریٰ اتحاد المجاہدین" کے قیام کے سلسلے میں وانا سے محسود اور محسود سے شمالی وزیرستان سفر میں رہتے۔ اس مبارک عمل کی خاطر عظمت علی نے اپنا سب کچھ وقف کر دیا تھا۔ اس اتحاد کے قیام کے عظمت علی پہلے دن سے داعی تھے۔ ناپاک فوج کے خلاف شمالی وزیرستان، جنوبی وزیرستان اور محسود و داوڑ قوموں کے مابین ایک مشترکہ اتحاد قائم ہوا جس کے نتیجے میں ناپاک فوج شیخ مصطفیٰ ابو الیزید رحمہ اللہ اور ان کے انصار کے پیچھے اپنے امریکی آقاؤں کے حکم پر پڑ گئی۔

لیکن اللہ تعالیٰ کو ابھی عظمت علی سے مزید کام بھی لینا تھا۔ شمالی وزیرستان میں مجاہدین اور مہاجرین پر پے در پے بم باریوں کا سلسلہ شروع ہوا تو ایک ہنگامی نوعیت کا فیصلہ کرتے ہوئے مہاجرین و انصار نے جواسیس سے نمٹنے کا ایک مجموعہ تشکیل دیا جس کے روحِ رواں شیخ مصطفیٰ ابو الیزید کے دونوں بیٹے محمد خان رحمہ اللہ اور یعقوب رحمہ اللہ اور اللہ کے یہ شیر عظمت علی تھے۔ اس مبارک مجموعے کے قیام کے بعد شمالی وزیرستان میں بہت سے جواسیس اور ان کے مجموعات کا صفایا کیا گیا۔

لیکن اس کے نتیجے میں خود عظمت علی اور ان سے منسلک مکمل مجموعے کی جان شدید خطرے میں پڑ گئی۔ لیکن اللہ کی رضا کی خاطر اپنا پاکیزہ لہو نچھاور کرنے کا شوق انہیں اس مبارک عمل سے پیچھے نہ ہٹا سکا اور آخر کار پاکستانی فوج کی جاسوسی پر امریکی ڈرون طیارے کے حملے میں عظمت علی اپنے خاندان کے ۱۴ افراد کے ہمراہ اپنے گاؤں سپلگہ کے قریب ہی شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی شہادت قبول فرمائیں، آپ وزیرستان کے پڑھے لکھے نوجوانوں کے لیے ایک بہترین نمونۂ عمل چھوڑ گئے۔

عظمت علی کے خاندان نے ان کی شہادت کے بعد بھی نصرتِ مہاجرین سے منہ نہ موڑا اور اور اسی طرح نصرت میں کھڑے رہے لیکن اس کے نتیجے میں خاندان کے کم و بیش تمام ہی مرد اللہ کی راہ میں ناپاک فوج کی فراہم کردہ جاسوسیوں کے باعث امریکی جاسوسی طیاروں کے حملوں میں جامِ شہادت نوش کر گئے۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان کو بھرپور اجر سے نوازیں اور اسے روزِ قیامت انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے زمرے میں شامل فرمائیں۔ آمین۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

خیالات کا ماہنامچہ

ذہن میں گزرنے والے چند خیالات

معین الدین شامی

ہمارے پیارے مالک کا احسان اور فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر عمل کرنے والوں کا حصہ بنایا۔ اللہ پاک ہمیں زمرۂ انبیاء و صدیقین اور شہدا و صالحین میں قبول فرمالیں، آمین یاربّ العالمین۔

صادق و امین: ملک میں 'صادق و امین' کی اصطلاحات کا عجب غلغلہ ہے۔ کوئی بھی صادق ہو سکتا ہے اور کوئی بھی امین۔ ہم نہ یہ کہتے ہیں کہ کوئی صادق نہیں اور نہ ہی یہ کہیں گے کہ کوئی امین نہیں ہو سکتا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرتِ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو صادق ہی نہیں 'صدیق' فرمایا اور بعد والوں نے انہیں صدیقِ اکبر کہا، رضی اللہ عنہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ کو 'امینِ امت' فرمایا۔ سو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی صادق بھی ہو سکتا ہے اور امین بھی۔

لیکن جس خاص تناظر میں ہم خطابات و اصطلاحاتِ صادق و امین کو جانتے ہیں سو وہ صرف حبیبنا و حبیب ربّ العالمین، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہی ہیں۔ معروف لادین و سیکولر صحافی وسعت اللہ خان نے اپنے ایک کالم میں اسی پر بحث کی۔ کمال بات یہ ہے کہ جسے ہمارے بعض اہلِ دین بھی نہ سمجھ پائے وہ بات اس لادین نے کر دی۔ وسعت اللہ خان نے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی بھی صادق و امین نہیں ہو سکتا تو آئینِ پاکستان میں یہ خطاب و اصطلاح کیوں اور اس کا کیا فائدہ؟

واقعی بات یہی ہے۔ "دیکھو دیکھو کون آیا۔۔۔ صادق و امین آیا!" تو ایک لغو اور بکواس بات ہے۔ نواز شریف' یہ کیسا صادق و امین ہے جو مغرب کے جدید و قدیم ادیان کا ملغوبہ 'جمہوریت' نافذ کرتا ہے۔ جو سر تا پا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے انداز و کلام، لباس و شکل، ہر طرح سے مخالف ہے؟

یہ لیگی، پیپلی، انصافی، متحدہ والے اور دیگر تو کیا کسی مذہبی سیاسی جماعت کے یہاں بھی آج ایسے افراد ناپید ہیں جو صادق و امین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر کلیتاً عامل ہوں اور اس بات کے اہل ہوں کہ انہیں مسلمانوں پر حاکم بنا دیا جائے۔

صادق و امین کی اصطلاح، بلاشبہ آئینِ پاکستان کے دیگر بہت سے اور دھوکوں کی مانند ایک ابلیسی و تلبیسی کارنامہ ہے۔ ان کا نہ صدق و امانت سے تعلق ہے اور نہ صادق و امین سے۔

برما: امتِ مسلمہ کا ایک اور بہتا زخم۔ بچوں کی چیخیں، ماؤں کی آہیں اور باپوں کا صبر۔ یہ ان انسانیت سوز جرائم کا سلسلہ ہے جو عموماً اہلِ کفر بھی روا نہیں رکھتے۔ لیکن مسئلہ ہمیں اہلِ کفر کے کفر اور ظلم سے اتنا نہیں جتنا اپنے ہی بعض بھائیوں سے ہے' جو عجیب و غریب حل پیش کرتے ہیں۔ برما کا مسئلہ فقط نسلی نہیں۔ یہاں کا حل مشرقی تیمور بھی نہیں۔ مسئلہ نہ او آئی سی سے حل ہو گا نہ اقوامِ متحدہ اور عالمی طاقتوں کے خطوط سے۔ اس کے حل کے لیے نہ ترک افواج اتریں گی نہ پاکستانی۔ ہاں 'ایڈ' جائے گی کہ جدید 'غیرت' اور جدید 'جسدِ واحد' بس وہیں تک جانے کو تیار ہوتا ہے جہاں تک اپنا جسد بچا رہے۔ اس ایڈ کے بارے میں بات کرنا اہلِ ایمان اور اہلِ ایمان کے اداروں پر تنقید کرنا نہیں بلکہ انہی افواج اور حکومتوں کی بابت بات کرنا ہے جو حل جانتے ہیں لیکن مسئلے کا حل کرنا نہیں چاہتے۔

حل بس اتباعِ شریعت میں ہے۔ عقل، حکومتوں اور تمام مفادات کو پسِ پشت ڈال کر اتباعِ شریعت! شریعت کا اتباع یہ ہے کہ اہلِ ایمان کی حفاظت کے لیے وہ قدم اٹھایا جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا۔ ایک مسلمان عورت کی عزت لٹی نہیں تھی صرف دوپٹہ کیل میں ایک یہودی نے پھنسایا تھا اور باقیوں نے قہقہہ لگایا تھا۔ ہماری نظر میں بس اتنی چھوٹی سی بات پر سارا میدانِ قتال سجایا گیا تھا اور ایک پورے یہودی قبیلہ بنو قینقاع کا محاصرہ کیا اور اُنہیں مدینہ بدر کیا۔ اس واقعہ کو سبق بنایا گیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگی حکمتِ عملی: پاکستان کے مشہور کالم نگار' ہارون الرشید جس کی انگور کی بیٹی سے آشنائی ہر عام و خاص میں معروف ہے' نے چند روز قبل ایک کالم لکھا۔ موصوف لکھتے تو نجانے کیا کیا رہتے ہیں لیکن بعض باتیں پڑھ کر رہا نہیں گیا۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگی حکمتِ عملی یہ تھی کہ پہلے ایک جگہ مضبوط کی، پھر دوسرے دشمن سے اتحاد کیا پھر حالات ساز گار کیے اور پھر جب توانا اور طاقت ور ہو گئے تو بدر کا میدان سجایا۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے! درست کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر حکمتِ عملی کوئی نہ جانتا تھا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے تو یہی بات کافی ہے کہ 'بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'... سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمتِ عملی کے سامنے کہاں کسی کی حکمتیں ٹھہرتی ہیں! لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم دیکھیں کہ چند تلواروں اور غالباً دو گھوڑوں کے ساتھ بدر میں جا اُترتے ہیں۔ یہ چند تلواریں اور دو گھوڑے، چند لوگوں اور دو افراد کے لیے نہیں تھے بلکہ ۳۱۳ لوگوں کے لیے تھے۔ صحابہ کرامؓ ڈنڈوں اور درختوں کی ٹہنیوں سے تلواروں اور اس زمانے کے جدید اسلحے سے لیس لشکر کے مقابل لڑ رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں فرما رہے تھے، اپنے اللہ سے الحاح و زاری کر رہے تھے کہ "اے رباہ! اگر یہ اہلِ ایمان کا گروہ فنا ہو گیا تو قیامت تک تیرا نام لیوا کوئی نہ ہو گا"۔ اس بے سرو سامانی کے عالم میں یہ جنگ لڑی گئی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمتوں کا کوئی مقابلہ نہیں لیکن جب حکمِ خداوندی آ گیا اور جب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تجارتی لشکر کو پکڑنا چاہتے تھے اور اللہ نے ان کا مقابلہ

ایک کیل کانٹے سے لیس لشکر سے کروا دیا تو اب ان بزرگ حضرات کو حکمتیں نہ سوجھی تھیں، گو کہ یہ بات کرنا ان حضرات کی شان سے کمتر ہے۔ ام الخبائث، انگور کی بیٹی سے ساری رات یاری نبھا کر ایسی حکمتیں اسی طرح کے لوگوں کو سوجھتی ہیں، اہلِ ایمان کو تو موت میں نفع اور ایسی حکمتوں والی زندگی میں گھاٹا نظر آتا ہے۔

اس بار کی چودہ اگست اور پندرہ اگست: حالیہ چودہ اگست پر عجیب دل خراش مناظر تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''میں جب تم لوگوں کے پاس (یعنی اہلِ مدینہ کے پاس) آیا تو تم لوگوں کے لیے دو دِن تھے جن میں تم لوگ کھیل کُود کرتے تھے، اللہ نے تم لوگوں کو ان دو دِنوں کے بدلے میں ان سے زیادہ خیر والے دو دِن 'فطر کا دِن اور اضحیٰ کا دِن دے دیا ہے''۔ (مسندِ احمد)

دو کھیل کود کے دن تھے، عید کے دن تھے۔ بس اہلِ ایمان کے لیے تو یہی عید کے دن ہوتے ہیں۔ لیکن اس بار سرکارِ پاکستان نے چودہ اگست کا شور کچھ ایسا مچایا کہ کئی جگہوں پر مانگنے والے لوگ یہ کہتے مانگتے پائے گئے کہ آج عید کا دن ہے کچھ دے دو۔

کچھ کہہ رہے تھے کہ ہماری تین عیدیں ہوتی ہیں دو اسلامی اور ایک پاکستانی۔ اس پاکستانی عید کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں دین و مذہب کی تفریق بھی نہیں پائی جاتی۔ سب سے بڑی ''یکجہتی'' اسی عید میں دِکھتی ہے۔ ایسی عید جس کی حفاظت کے لیے 'ہماری' افواج کے 'ثناء اللہ'، 'جاوید مسیح'، 'اشوک کمار'، افضل مرزائی' اور 'ہرچرن سنگھ' سب ہی اکٹھے محاذوں پر لڑتے ہیں۔ اس صنمِ وطینت کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے ایسی عید کا وجود اور اس عید پر کھڑے محافظوں کے نام ہی کافی ہیں۔

اس پر اضافہ یہ کہ ہندوستان میں بھی یومِ آزادی 'مذہبی' جوش و خروش سے منایا گیا۔ وہاں پر اہلِ دین کے نام پر بیٹھے بعض جغادریوں نے اس پندرہ اگست کی عید منانے پر عوام کو تحریض دلائی۔ لکھا گیا تھا: حب الوطنِ من الایمان، یعنی وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔ بعضے علمائے حق سے سنا ہے کہ ایسی حدیث کا وجود ہی نہیں۔ لیکن بالفرض اگر ہو بھی تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ میرا وطن وہی کفر و شرک کا گڑھ رہے گا اور اس وطن کے قوانین اور اس کی پارلیمان کے بنائے اصول ہی ضابطۂ حیات رہیں گے۔ بلکہ ہمیں حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے اسوے اور جنابِ مہاجرین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسوے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی حالت میں ترکِ وطن افضل ہے۔ سلمانِ فارسی رضی اللہ عنہ کی نسبت فارس کے نام سے رہی لیکن یہ خود اہلِ فارس سے لڑتے نظر آئے۔ صہیبِ رومی رضی اللہ عنہ کی نسبت اس رُوم سے رہی لیکن زندگی ساری اُسی روم کے نظام کے خلاف گزاری۔ خود، غزوۂ بدر، جس دن جنگ ہوئی، کو یومِ فرقان کہا گیا۔ یومِ فرقان جب حق اور باطل کی وضاحت ہو گئی۔ یومِ فرقان جب مکہ والوں نے مکہ والوں کے خلاف جنگ 'ایمان کی وجہ سے لڑی۔ جہاں رنگ و نسل اور قوم وطن کے جاہلی جذبات کو پسِ پشت ڈال دیا گیا۔

ہندوستان میں اس عربی عبارت: حب الوطنِ من الایمان کو تین رنگوں، سبز، نارنجی اور سفید میں لکھ کر انڈین پرچم کی شکل میں بنایا گیا۔ ذرا سوچیے یہ کیسی عیدیں ہیں؟ ویسے امریکہ میں بسنے والے چار جولائی کو بھی عید مناتے ہیں!

چھ ستمبر: الحمد للہ مجاہدینِ عالی قدر کی قربانیوں اور ان کے جہادِ حق کا نتیجہ نوشتۂ دیوار ہے۔ کل تک جس امریکہ کی فرنٹ لائن اتحادی فوج کے بارے میں کوئی برا خیال بھی نہیں کر سکتا تھا، آج اس کی بے جا حرمت و تقدیس پر بات کرنے والوں کی ایک کثیر تعداد ملتی ہے۔ یہ معاملہ اس کے باطل بیانیوں کی بابت ہو یا اس کی ماضی میں ہندوستان ہی کے خلاف لڑی گئی جنگوں کی بابت، کئی جگہ ہی اس بات کی آج وضاحت ملتی ہے کہ ۶۵ء و ۷۱ء اور اس سے قبل ۴۸ء اور آخری بھارت سے جنگ ۹۸ء میں سرحد پر مکار دشمن کون تھا؟ اصل میں کس نے رات کی تاریکی میں حملہ کیا تھا۔ خیر یہ موضوعِ بحث نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ کل تک چھ ستمبر، جو وطن کے مذہب میں بالکل اسی طرح مقدس ہے جس طرح یومِ بدر، کو روایتی چورن اور منجن کے ساتھ فروخت کیا جاتا تھا۔ چورن و منجن بیچنے والوں کا نعرہ تھا: ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ۔

لیکن اس بار وضاحت سے آئی ایس پی آر نے جو دستاویزی فلمیں، بیانات اور پوسٹر نشر کیے تو ان میں کہا گیا کہ سنہ ۴۸ء کی جنگوں سے لے کر آج تک سب جنگوں میں اس فوج کا طرّۂ امتیاز یہ رہا ہے کہ اس میں اس کے بیٹوں نے رنگ و نسل، لسانیت اور مذہب کی تفریق کے بھی بغیر قربانیاں دیں۔ مذہب کا لفظ کہتے ہوئے آئی ایس پی آر کی دستاویزی فلم میں ایک چرچ کا منظر دکھایا گیا۔ چرچ کے ہال میں صلیبیں رکھی ہوئی ہیں اور ان کے ساتھ وطنِ عزیز کے دو عیسائی 'شہید' بیٹوں کی تصویریں رکھی ہوئی ہیں۔ اہلِ ایمان کے یہاں تو ہمیشہ ہی نظریات واضح تھے، اچھا ہوا پاکستانی فوج نے بھی اپنا عقیدہ و نظریہ واضح کر دیا۔

مجاہدین اور نفاذِ شریعت کی کوششیں کرنے والوں کے خلاف فتاویٰ دینے والے اسکالرز اور علمائے سُو سے یہ سوال تو پوچھنا بنتا ہے کہ جس ضربِ عضب اور رد الفساد کی غیر مشروط حمایت انہوں نے کی ہے، اس میں اہلِ صلیب کی شمولیت کے بارے میں کیا خیال ہے؟ عضب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار تھی۔ یہ تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائین کے خلاف جاوید مسیح، اشوک کمار اور ہرچرن کے ہاتھ میں کیا کر رہی ہے؟ اللہ پاک ہمیں صحیح عقل و فہم سے نوازیں اور حق کا راستہ کھول کر ہمارے سامنے رکھ دیں اور ہمیں اس پر چلنے والا بنادیں، آمین۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین و صلی اللہ علی النبی۔

☆☆☆☆☆

خدمات برائے صلیب کا صلہ!

مصعب ابراہیم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ (البقرۃ:۱۲۰)

بلاشبہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ایسا معجزہ ہے کہ جو ہر زمانے اور ہر طرح کے حالات میں، اپنے بیان کردہ بدیہی حقائق اور سچائیوں کو منواتا ہے اور یہ باور کرواتا ہے کہ کتاب اللہ کی تعلیمات سے روگردانی کرنے کا نتیجہ دنیا وآخرت کے خسران کے سوا کچھ بھی نہیں نکلتا... مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کے حوالے سے مسلمانوں کو متنبہ اور خبر دار کیا ہے کہ یہ دونوں کسی بھی طور مسلمانوں کے خیر خواہ اور دوست نہیں ہوسکتے، ہاں! اگر مسلمان اپنے دین سے پھر جائیں اور اِنہی (یہود ونصاریٰ) کا دین اختیار کرلیں تب کہیں یہ راضی ہوں گے!

آج کے زمانے میں بھی قرآن اُسی طرح اپنی تعلیمات کی سچائیوں کو منواتا ہے جیسے پچھلے زمانوں میں منواتا آیا ہے... حالیہ صلیبی جنگ کے دوران میں مجاہدینِ اسلام نے اس آیت سے ملنے والے سبق کو امت کے سامنے تسلسل کے ساتھ رکھا ہے کہ یہود ونصاریٰ 'امت مسلمہ کے دوست و بہی خواہ نہیں ہوسکتے... لیکن امت کی گردنوں پر قابض افواج اور حکمرانوں نے اس قرآنی تعلیم کو یکسر پسِ پشت ڈال کر یہود ونصاریٰ کو راضی کرنے اور اُن کی خوش نودی حاصل کرنے کے لیے 'اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، دین و شریعت، قرآن وسنت اور اہل اسلام سے دغابازی اور غداری کی... اور خود کو مسلمانوں کے تمام وسائل سمیت (جن پر یہ ٹولے غاصبانہ قبضہ جمائے ہوئے ہیں) کامل طور پر یہود و نصاریٰ کی خدمات کے لیے وقف کردیا... مسلمانوں کی سرزمینیں، اُن کے وسائل، اُن کے سمندر، اُن کی فضائیں، غرض سب کچھ ہی کفار کی جھولی میں ڈال کر اسلام کے خلاف اس صریح جنگ میں امت مسلمہ سے خیانتوں اور غداریوں کی شرم ناک تاریخ رقم کی گئی...

اس سب کے باوجود پچھلے سولہ سالوں میں امریکی "ڈومور" کے احکامات ایک لمحے کو بھی نہیں تھمے... یہ صلیبی غلام 'اپنے آقاؤں کی احکام بجا آوری کرتے ہوئے سمجھتے ہیں کہ کامیابیاں سمیٹتے ہوئے تمام قسم کے مسائل سے چھٹکارا پالیں گے لیکن یہ جس قدر کفریہ لشکروں کی خدمات سرانجام دیتے ہیں اُسی قدر مسائل کے بھنور، مشکلات کے گرداب میں پھنستے اور مصیبتوں کی دلدل میں دھنستے چلے جاتے ہیں! آقاؤں کی رضاجوئی کے لیے ایمان، غیرت، حمیت... سب کچھ سے دامن جھاڑ بیٹھے ہیں لیکن آقا پھر بھی راضی نہیں اور ان کے پاس اس دلدل سے نکلنے کا کوئی راستہ بھی باقی نہیں بچا، سوائے اس کے کہ مزید ہاتھ پاؤں ماریں، لیکن جتنے ہاتھ پاؤں چلائیں گے دلدل میں مزید غرق ہوتے چلے جائیں گے!

امریکہ نہ کل ان سے راضی تھا اور نہ آج ان سے خوش ہے... اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں جو اللہ رب العزت نے بیان کردی ہے کہ صلیبی آقا اپنے غلاموں کے ساتھ stick n carrot والی پالیسی تو ہمیشہ رکھیں گے لیکن دل سے راضی کبھی بھی نہیں ہوں گے اور اپنا غصہ نکالنے کا جب موقع ملے گا ضرور نکالیں گے... ہاں! یہ غلامانِ صلیب اگر کھلے بندوں اسلام کا انکار کرکے دینِ نصاریٰ اور ملتِ یہود کی مکمل پیروی کا اعلان کریں تب جاکر أئمۃ الکفران سے راضی ہوں گے!

آج اگر امریکی صدر ٹرمپ 'پاکستان سے نالاں نظر آتا ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ نظامِ پاکستان نے امریکہ کے سامنے "حرفِ انکار" کی جرأت کی ہے بلکہ اُس کی وجہ یہود ونصاریٰ کی وہی سرشت اور فطرت ہے جس کی طرف قرآن مجید نے واضح اشارہ فرمایا کہ یہ تب تک راضی ہو ہی نہیں سکتے جب تک کامل طور پر ان کی 'ملت' کی پیروی اختیار نہ کرلی جائے اور اسلام سے واضح و دوٹوک برأت کا اعلان نہ کردیا جائے۔

امریکی صدر ٹرمپ نے ۶ صفحات پر مشتمل نئی افغان پالیسی کا اعلان کیا تو اس میں بھارت کے لیے "خوش خبریاں" تھیں جب کہ اِن غلامانِ بے بدل کے لیے stick کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا... ٹرمپ نے واضح طور پر کہا کہ ہم پاکستان کو اربوں ڈالر امداد دیتے ہیں لیکن قابل ذکر نتیجہ نہیں مل رہا... ایسے میں ڈالروں کے عوض اپنی عزت وآبرو گنوانے والوں کے پاس منہ بسورنے اور ناراضی کا ناٹک کرنے کے علاوہ بھلا کیا آپشن بچتا ہے! سو اسی آپشن پر آج کل پاکستانی جرنیل اور حکمران عمل پیرا ہیں...

حالانکہ ٹرمپ نے کوئی ایسی انوکھی بات نہیں کہی جو اُس کے پیشرو نہ کرچکے ہوں... بش اور اوباما کے پورے ادوار میں پاکستان کے ساتھ یہی "گاجر اور چھڑی" کی پالیسی ہی اختیار کی گئی... اربوں ڈالرز اور "نان نیٹو اتحادی" کا درجہ ملنے کی صورت میں "گاجریں" دیں گئیں اور یہ "گاجریں" قوم کو صرف دکھانے اور جرنیلی ٹولے کے کھانے کے لیے تھیں... اسی لیے مشرف، کیانی، راحیل وغیرہ ان "گاجروں" پر فخر کیا کرتے تھے... لیکن پنجابی کا محاورہ ہے نا کہ "جنہاں کھادیاں گاجراں، ڈِھڈ اونہاں دے پیڑ" (جنھوں نے گاجریں کھائیں، اُن کے پیٹ میں درد اور مروڑ بھی اُٹھیں گے)... لہٰذا امریکی آقا ان "خرگوشوں" کو گاجریں ڈال ڈال کے تنگ آئے تو بابے ٹرمپ نے امداد بند کرنے اور نان نیٹو اتحادی کا

درجہ واپس لینے کی ''چھڑی'' سے غلاموں کی پیٹھ پر تازیانے لگائے...اب یہ غلام ''گاجروں کے درد'' اور ''تازیانوں کی تکلیف'' سے بلبلا رہے ہیں!

لیکن یاد رہے کہ یہ نخرے بازی زیادہ دیر نہیں چلے گا اور امریکہ پر بھی یہ امر واضح ہے... اس کی مثالیں ماضی میں بھی ملتی ہیں کہ جب مہمند ایجنسی میں سلالہ چیک پوسٹ پر امریکی گن شپ ہیلی کاپٹروں نے بے دریغ شیلنگ کرکے ایک ہی رات میں سیکڑوں پاکستانی فوجیوں کو بھون ڈالا تو جواب میں پاکستانی جرنیلوں نے اپنی ''خفگی'' اس طرح دکھائی کہ چند ہفتے نیٹو سپلائی لائن بند رکھی گئی، اپنی دُم چھلا جماعتوں کو 'موبلائز' کرکے امریکہ کے خلاف ملک بھر کی شاہراہوں کو احتجاجی مظاہروں اور جلسوں سے بھر دیا گیا، ایجنسیوں کے پالتو سیاسی و مذہبی قائدین نے امریکہ کے خلاف ''اعلان جنگ'' تو تقریباً کر ہی دیا تھا... لیکن پاکستانی حکومت کا موقف تھا کہ امریکہ حکومت اس واقعہ پر 'سوری' کہے تو معاملہ کو باہمی تعاون سے حل کرلیں گے... مگر امریکی آقا بھی اِن غلاموں کی اوقات خوب جانتے ہیں، اس لیے اُس وقت کی امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے لفظ 'سوری' تک ادا کرنے سے صاف انکار کردیا... مجبوراً چند ہی ہفتوں میں جرنیلوں اور سیاسی حکمرانوں کا سارا ''جذبہ جہاد'' سمندر کی جھاگ کی مانند بیٹھ گیا اور بغیر کسی معاوضے اور ''سوری'' کے نیٹو سپلائی لائن بھی کھول دی گئی، خدماتِ امریکہ کا سلسلہ بھی پہلے کی طرح جاری وساری رکھا گیا...اور ایجنسیوں کے ہاتھوں کٹھ پتلی بننے والے کرداروں کو بھی ''شانت'' رہنے کا کہہ کر 'تا حکمِ ثانی' اپنے اپنے کام دھندے چالو کرنے پر لگادیا گیا...

پھر پاکستانی فوج اور خفیہ ایجنسیوں کو امریکہ کے سامنے ''اکڑ دکھانے'' کا دوسرا موقع 'ریمنڈ ڈیوس' کی شکل میں ملا... اس موقع پر بھی وہی پرانی سرکس سجائی گئی اور ملک بھر میں ایسا ماحول بنادیا گیا کہ گویا امریکہ سے ''آخری ٹکر'' لینے کا فیصلہ ہو گیا ہے... پھر سے سٹیج سج گئے، جلسوں کی رونقیں عروج پر پہنچیں، ''امریکہ کو سبق سکھانے'' کے اعلانات ہونے لگے، ایسا ماحول گویا میدان اب لگا کہ اب! لیکن اندر کھاتے جرنیلی ٹولے نے ریمنڈ ڈیوس کو مکھن سے بال کی طرح نکال کر بحفاظت امریکیوں کی گود میں پہنچانے کے انتظامات کیے... ان تمام انتظامات کی نگرانی آئی ایس آئی چیف شجاع پاشا کرتا رہا اور بالآخر پاکستانی قانون کا ''بول بالا'' کرتے ہوئے ریمنڈ ڈیوس کو امریکیوں کے حوالے کردیا گیا... احتجاج کرنے والے، میدان سجانے اولے اور سٹیج پر چڑھ کر بھونپوؤں کا کردار ادا کرنے والے ایک مرتبہ پھر ''پانی میں بتاشے کی طرح گھُل کر'' غائب ہوگئے...

اس تفصیل کی یاددہانی کروانا یوں ضروری محسوس ہوا کہ آج کل بھی ایسا ہی ماحول گرم ہے... ایجنسیوں کی ایما پر ہر وقت ''حاضر سروس'' رہنے والے بعض جبہ ودستار والے اور اپنے لحیم شحیم وجود و بھاری بھرکم کندھوں پر نحیف ونزار علما کونسل کا بوجھ اٹھائے ہوئے وسیع ''طول و عرض'' کے حامل پیٹ والے ''علامہ صیب'' امریکہ کو للکارتے اور ''دعوت مبارزت'' دیتے پھرتے ہیں... پشاور میں امریکی قونصلیٹ کے سامنے موجود bill board پر جہازی سائز کا بینر لگادیا گیا کہ جس میں باجوے کی کئی میٹر لمبی تصویر لگا کر اُسے ہیرو بناکر پیش کیا گیا اور امریکیوں کے لیے لکھا گیا کہ your war your headache یعنی تمہاری جنگ تمہارا سر درد! معلوم نہیں یہ فوجی جرنیل 'اپنی طرح سب کو ہی اُلّو کیوں سمجھتے ہیں!!!...

''تمہاری جنگ اور تمہارا سر درد'' کا راگ الاپنے والے 'قوم کو یہ کیوں نہیں بتاتے کہ ٹرمپ کی اعلان کردہ پالیسی سے محض دو دن پہلے یعنی ۱۹/ اگست کو امریکی سنٹرل کمانڈ کا کمانڈر جوزف ووٹل اپنے وفد کے ہمراہ پاکستانی دورے پر آیا، جسے خاص طور پر شمالی وزیرستان لے جایا گیا، جنرل بلال اکبر اور جنرل نذیر بٹ نے صلیبی وفد کو پاکستانی فوج کی ''کارکردگی'' بارے خصوصی بریفنگ دی... حالانکہ پاکستانی وزیر خارجہ خواجہ آصف نے ۲۵/ اگست کو صحافی طلعت حسین کے پروگرام ''نیا پاکستان'' میں بتایا کہ ''ہمیں ٹرمپ کی پالیسی کا پہلے سے علم تھا''... تو یہ کیسی ''تمہاری جنگ تمہارا سر درد'' ہے کہ جس سے متعلق آنے والی پالیسی کو بخوبی جانتے ہوئے بھی محض دو دن قبل پوری ریاست یک زبان تھی کہ ''یہ ہماری جنگ ہے''... اچانک ہی یہ پرائی جنگ ہوگئی! لہٰذا خاطر جمع رکھیے اور خوب جان جائیے کہ یہ بھی دلدل میں ہاتھ پاؤں ہی مارے جارہے ہیں!

ٹرمپ کی اعلان کردہ پالیسی سے قبل یہی وہ دن تھے کہ امریکی سینٹرل کمانڈ کے اسی وفد کے سامنے باجوہ منتیں کرتا رہا کہ ''ڈالرز، امداد اور معاوضوں سے زیادہ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری قربانیوں کا اعتراف کیا جائے''... اور جواب میں دو دن بعد ٹرمپ نے اس آیت کا عملی نمونہ پیش کرکے دکھادیا:

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ

یہ سر کے بل بھی کھڑے ہوجائیں تو صلیبی آقا اِن کی ''قربانیوں' کا اعتراف نہ کریں گے... ہاں! ایک راستہ ہے ''قربانیوں کا اعتراف'' کروانے کا، اور وہ راستہ یہی ہے کہ باجوہ اپنی پوری فوج سمیت اعلانیہ ''مشرف بہ کفر'' ہوجائے۔

ذرا اک نظر ''تمہاری جنگ'' اور ''پرائی جنگ'' کے نعرے بلند کرنے 'اکابر مجرمین' کی حالیہ کیفیت وحالت پر بھی ڈال لیجیے کہ چند ہی دن پہلے یہ ''ہماری جنگ'' کے ترانے پڑھتے ہوئے اہلِ اسلام کی خوں ریزی کو فخر گردانتے تھے اور اب ذرا ہوا کا رُخ بدلا ہے تو اِنہوں نے tune ہی بدل لی ہے...

لیفٹیننٹ جنرل (ر) ناصر جنجوعہ، یہ سوات اور وزیرستان میں امریکی ایما پر مسلمانوں کا خون بہانے میں پیش پیش رہا ہے۔ سدرن کمانڈ کے کمانڈر (یعنی کور کمانڈر کوئٹہ) کے عہدے سے ریٹائر ہوا اور ریٹائرمنٹ کے بعد اسے راحیل شریف نے 'قومی سلامتی کا مشیر' لگا دیا اور اس عہدے پر یہ اب تک براجمان ہے... سوات میں آپریشن کے دوران ایک مغربی صحافی نے اس کا انٹرویو لیا، جس میں چند جملے بہت معروف ہوئے، جو اس سمیت پوری پاکستانی فوج کی صلیب پرور ذہنیت کو آشکار کرنے کو کافی ہیں، اِس نے صلیبی آقاؤں سے شکوہ کناں انداز میں جو جملے کہے وہ کچھ یوں تھے:

> ''ایک فوجی جرنیل کے لیے، میں آپ کو کیا بتاؤں کہ یہ بات کتنی پریشان کن ہے کہ جب ہم قربانیاں پیش کرتے ہیں تو لوگ انتہائی بے اعتنائی سے نظریں چرا لیتے ہیں... سوتیلے بھائی کا تصور تو ملتا ہے مگر یہ کبھی نہیں سنا کہ دوستی بھی آدھی پونی کی جاتی ہے... بھئی! ہم ایک اتحاد کا حصہ ہیں اور ہم اکٹھے مل کر لڑ رہے ہیں' دہشت گردی کے عالمی تصور کے خلاف! ہم سب سے زیادہ نقصان اٹھا رہے ہیں... ہم اپنا سب کچھ پیش کر چکے ہیں... سب سے زیادہ گرفتار ہم نے کیے ہیں... سب سے زیادہ قتل ہم نے کیے ہیں، کسی اور سے بھی بڑھ کر... اور ہم یہ سب قربانیاں دنیا کی بقا کے لیے پیش کر رہے ہیں''۔

اسی طرح اسلام آباد میں ہونے والی ''بزنس سمٹ'' میں ۴ جولائی ۲۰۱۷ کو اُس نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ:

> ''امریکہ 'پاکستان کی قربانیوں کی وجہ سے سپر پاور ہے، لیکن ہماری قدر نہیں کی گئی''۔

اب حالت یہ ہے کہ ۲۵ اگست کو نجی ٹی وی چینل پر گفتگو کرتے ہوئے یہی صلیبی ایجنٹ کہتا پایا گیا کہ:

> ''امریکہ کو ڈو مور کے جواب میں نو مور کہنے کا وقت آ گیا ہے۔ پاکستان نے اربوں ڈالر پرائی جنگ میں جھونک دیے، ۷۰ ہزار جانوں کا نذرانہ دیا، بدلے میں کیا ملا؟ امریکہ اپنی ناکامی کا ملبہ پاکستان پر ڈال کر دنیا کو گمراہ تو کر سکتا ہے لیکن اس سے افغانستان میں امن نہیں آ سکتا''۔

پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کا حاکم 'شہباز شریف بھی ہوتا ہے کہ جو امریکی امداد سے ''جان چھڑانے'' کی دہائیاں دے رہا ہے... یہ ذہنی مرض میں مبتلا وہی انسان ہے کہ جو بات بے بات ''میرا نام بدل دینا'' کے دعوے کرتا ہے... ۲۵/اگست کو اس نے کہا:

> ''زندہ اور باوقار قومیں اغیار کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنے مسائل کا حل خود تلاش کرتی ہیں، امریکی امداد کا باب بند کرنے کا وقت آ گیا''...

لفاظی تو خوب ہے لیکن پنجاب بھر میں اس بندے کے ہاتھوں جتنے اسلام پسند نوجوان امریکی احکامات کے تحت جعلی پولیس مقابلوں میں شہید ہوئے' وہ سب اس کی امریکی غلامی میں پور پور ڈوبے ہونے کی دلیل ہے، ایسی غلامی کہ جس سے اس سمیت تمام پاکستانی حکمران اور جرنیل جیتے جی جان نہیں چھڑوا سکتے... پنجاب حکومت کا ''انسدادِ دہشت گردی'' کا ادارہ 'سی ٹی ڈی' تو کُلّی طور پر امریکی حکام کی نگرانی اور احکامات کے تحت چلتا ہے اور اس کے افسران کو تربیت، تنخواہیں اور مراعات تک امریکہ فراہم کرتا ہے... تاکہ یہ درندے پوری تندہی سے مجاہدین اور دین پسند لوگوں کا قتل عام کریں... ایسے قبیح کردار کے حامل کبھی بھی ''امریکی امداد کا باب بند'' نہیں کر سکتے!

اس صورت حال میں ایک قابلِ ذکر اور صائب تجزیہ نظروں سے گزرا، جس سے اختلاف کرنے کی گنجائش بہر حال نہیں ہے، تجزیہ نگار کے بقول:

> ''امریکہ کی اصل افغان پالیسی وہ نہیں جس کا اعلان کیا گیا، بلکہ اصل افغان پلان یہ ہے کہ پاکستان امریکی الزامات کے جواب میں تھوڑا ''بولڈ'' جواب دے کر افغان طالبان میں اپنا اعتماد بحال کرے جو راحیل کے دور میں تقریباً مکمل ختم ہو چکا ہے کیونکہ اس نے شمالی وزیرستان میں سب سے زیادہ افغان طالبان قتل عام کیا۔ اس بولڈ جواب میں قومی سلامتی کمیٹی کی جانب سے جوابی مطالبوں پر مبنی بیان، امریکی نائب وزیر خارجہ کے دورے کو ''مسترد'' کرنا، خواجہ آصف کا امریکی دورے کو ملتوی کرنا، قومی سلامتی کے مشیر کا ''نو مور کہنے کا وقت آ گیا ہے'' کا بیان، آرمی چیف کا ''ڈالر نہیں چاہیے'' اور ایمپائر کے اشاروں پر ناچنے والے سارے مہروں کا اچانک اینٹی امریکن پوزیشن لینا شامل ہے... ان سب کا مقصد افغان طالبان کا پاکستانی اسٹیبلشمنٹ اور انٹیلی جنس پر دوبارہ اعتماد بحال کرنا ہے۔
>
> دوسری جانب امریکہ کا ۴ ہزار فوجی بھیجنے کا مقصد جنگ جیتنا ہے ہی نہیں کیونکہ یہ عملاً ناممکنات میں سے ہے۔ اس کا مقصد طالبان کو یہ باور کروانا ہے کہ اگر ہم یہ نہیں جیت سکتے تو تم بھی نہیں جیت سکتے۔ اس لیے تمہارے پاس راستہ مذاکرات کا ہی ہے۔

در حقیقت امریکی پروجیکٹ کی مکمل ناکامی نوشتہ دیوار ہے، اور امریکہ اپنے ایجنٹ پاکستانی سیاسی و فوجی قیادت کے ذریعے میدان جنگ کی ناکامی کو

مذاکرات کی میز پر کامیابی میں بدلنا چاہتا ہے۔ اور یہ کردار وہ پاکستان کے ذریعے پورا کرنا چاہتا ہے کہ وہ افغان طالبان کا اعتماد حاصل کر کے انھیں حکمت یار کی مانند افغان حکومت کا حصہ بنانے پر آمادہ کرے اور یوں کٹھ پتلی سیٹ اپ میں جان ڈال دے۔ وہی حکمت یار جس نے دوپہر کو ہی روزہ افطار کر لیا اور اس بوڑھیا کی مانند ہے جس نے بہت محنت سے سوت کاتا اور آخر میں خود ہی اس کو درہم برہم کر دیا۔ پاکستان یہ کام اپنے ان مہروں سے پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جو بظاہر بہت نیک نام ہیں"۔

سیاسی مذہبی جماعتوں کا المیہ بھی دیکھ اور سن لیجیے! کہ یہ وہ طبقہ ہے جس نے آج تک "دہشت گردی کے خلاف" جنگ کے خلاف "ملین مارچ" کیے ہیں، دھرنے دیے ہیں، تحریکیں چلائی ہیں اور امریکی بم باریوں میں شہید ہونے والے افغان مسلمانوں کے خون آلود پیرہن جلسوں میں لہرا لہرا کر ووٹ مانگے ہیں... امریکی صدر نے نظامِ پاکستان کو ذرا "ٹائٹ" کرنے واسطے پالیسی کیا بیان کی کہ ان سیاسی مذہبی جماعتوں نے اُسی "دہشت گردی کے خلاف جنگ" میں پاکستانی "قربانیوں" کی دہائیاں دینا شروع کر دیں... حالانکہ آج تک ان کا موقف یہی تھا کہ "دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ در اصل امریکہ کی اسلام کے خلاف جنگ ہے۔ اس جنگ میں بزدل پرویز مشرف نے پاکستان کو زبردستی دھکیلا ہے۔ مشرف کی امریکہ نواز اور اسلام دشمن پالیسیوں کے نتیجے میں ردعمل پیدا ہوا اور پاکستان دہشت گردی کی لپیٹ میں آیا ہے۔ پاکستان میں دہشت گردی کے خاتمے کی واحد صورت یہ ہے کہ پاکستان امریکی جنگ سے نکلے"۔

لیکن 'ٹرمپ پالیسی' کے بعد ان سیاسی مذہبی جماعتوں کی طرف سے آنے والے بیانات سے محسوس ہوتا ہے کہ "دہشت گردی کی امریکی جنگ میں کامیابی ہی ہمارا اصل مقصود تھا۔ اس مقصد کے لیے ٦٥ ہزار پاکستانیوں نے قربانی پیش کر کے کامیابی کے حصول کو ممکن بنایا ہے"۔ کہنا صرف اتنا ہے کہ اسٹیبلشمنٹ کے حکم پر بیان جاری کرنے پہلے ایک منٹ کے لیے سوچ ضرور لیا کیجیے، تاکہ الٹی زقند لگا کر تماشا بننے سے بچا جا سکے!

یہ وہ حالات ہیں جو نظامِ پاکستان کی بداعمالیوں اور صلیبی آقاؤں کی اطاعت کے نتائج کے طور پر ہمارے سامنے ہیں... ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان حالات پر صبر واطمینان سے غور کیا جاتا اور اپنے جرائم سے توبہ کی راہ اپنا کر ربِّ دوجہاں کی اطاعت وفرماں برداری کی طرف پلٹا جاتا... بقول شاعر کہ

؎ دیارِ نج بتوں نے تو خدا یاد آیا

لیکن پاکستان پر قابض جرنیلوں اور حکمرانوں کی ایسی بدبختی کہ مجال ہے اب بھی خدائے وحدہ لاشریک کی یاد آئی ہو! یہ زمینی خداؤں ہی کی بندگی میں "ضربیں تقسیمیں" کرنے اور اپنے آپ کو دھوکے میں رکھنے میں مگن ہیں... کبھی ملحد چین کو اپنے "ساتھ" پا کر یہ سکون وطمانیت کا اظہار کرتے ہیں اور کبھی لادین روس سے بڑھتی دوستی انہیں حوصلوں سے نوازتی ہے... کون اِنہیں سمجھائے کہ طواغیت کی چاکری کرنے کی بجائے 'پلٹ آنے'، رب اور فقط رب کا ہو کر تمام طواغیت سے کامل برأت وبے زاری کا اعلان کر دینے کے سوا نجات کی کوئی راہ سرے سے ہے ہی نہیں!

☆☆☆☆☆

میرے محبوب پاکستانی مسلمان بھائیو!

اپنے پاکستان کو پہچانیے! مسلمانوں کے قاتل اور امریکہ کے غلام یہ جرنیل اور چور لٹیرے جھوٹے سیاستدان پاکستانی نہیں... اسلام پسند عوام اور نظامِ ظلم کے خلاف ڈٹنے والے مجاہدین کا نام پاکستان ہے! عبد الرشید غازی رحمۃ اللہ علیہ پاکستانی ہیں، عبد الرشید غازی کے قاتل پاکستانی نہیں! حرمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جان دینے والے ممتاز قادری رحمہ اللہ اور ان کے جنازہ میں شریک ٹھاٹھیں مارتا عوام کا سمندر پاکستاں ہیں، ممتاز قادریؒ کو پھانسی پر چڑھانے والے ملحدین پاکستانی نہیں! امریکہ اور ہندوستان کے خلاف جہاد کے انصار یہاں کی عوام پاکستانی ہیں، مجاہدین کو ڈالروں کے عوض پکڑنے اور شہید کرنے والے اجرتی قاتل پاکستانی نہیں، یہ مساجد ومدارس، سورۃ توبہ وانفال پڑھنے پڑھانے والے یہ طلبہ واساتذہ پاکستان ہیں، کالج ویونیورسٹیوں میں اپنے ایمان کی حفاظت کرنے اور غلبہ دین کی تحریک چلانے والے یہ طلبہ پاکستانی ہیں، اسلامی معاشرت زندہ رکھنے والی عفت و پاکبازی کی محافظ یہ باپردہ مائیں اور بہنیں پاکستانی ہیں، روپے پیسے کی خاطر فحاشی و عریانی اور کفر والحاد پھیلانے والا جھوٹا میڈیا پاکستانی نہیں! عافیہ صدیقی پاکستانی ہیں، عافیہ صدیقی کو بیچنے والے پاکستانی نہیں۔ اخوتِ ایمان سے سرشار مجاہدین کے میزبان یہ مجاہد قبائلی پاکستان ہیں، ان قبائل پر بارود برسانے اور انہیں دربدر کرنے والی پاکستانی فوج پاکستانی نہیں۔ پاکستان وہ ہے جو مفتی نظام الدین شامزئیؒ کا پاکستان ہے، مولانا عتیق الرحمنؒ اور ان کے شاگردوں کا پاکستان ہے، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا پاکستان ہے۔

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ
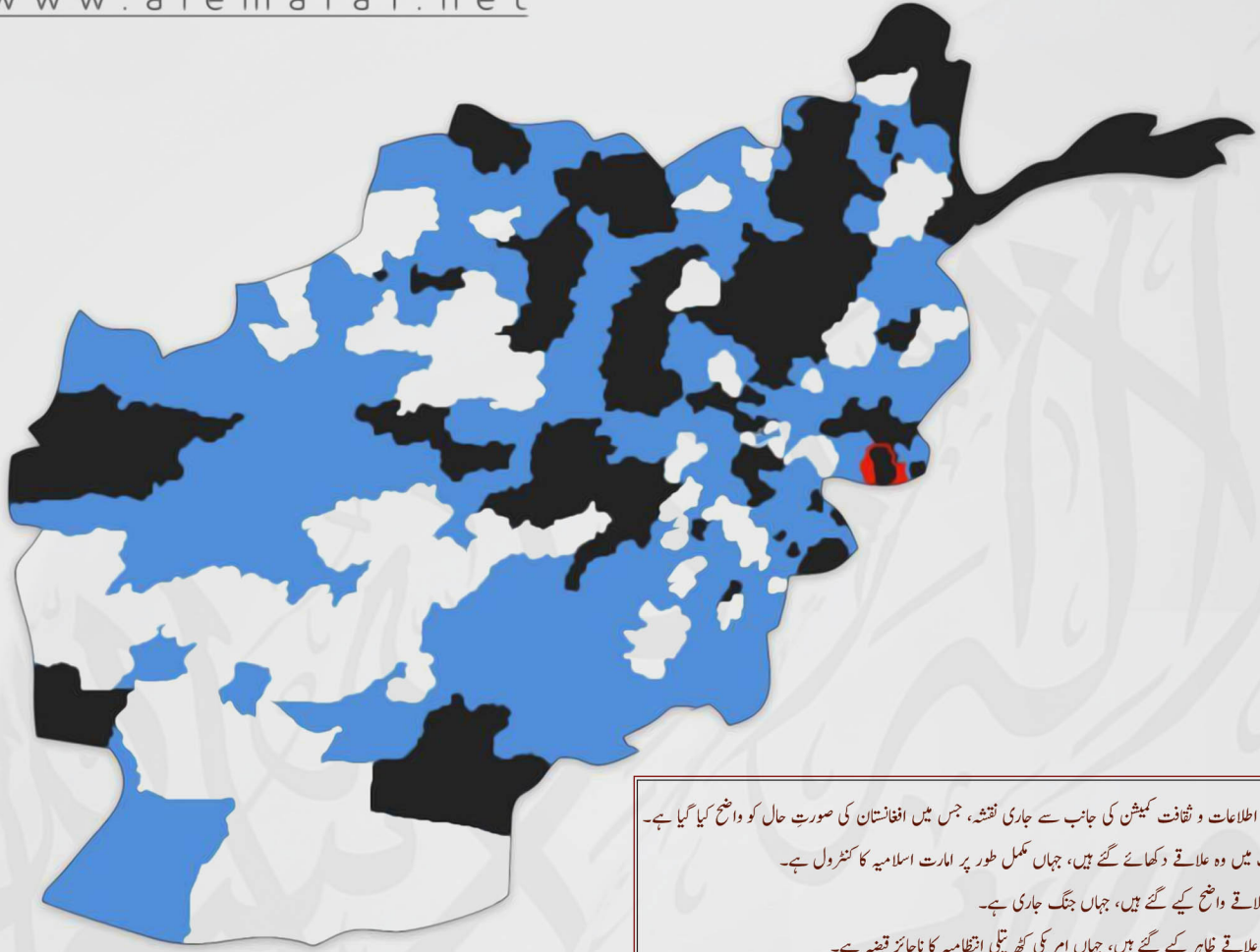
امارت اسلامیہ کے اطلاعات و ثقافت کمیشن کی جانب سے جاری نقشہ، جس میں افغانستان کی صورتِ حال کو واضح کیا گیا ہے۔

نقشے میں سفید رنگ میں وہ علاقے دکھائے گئے ہیں، جہاں مکمل طور پر امارت اسلامیہ کا کنٹرول ہے۔

نیلے رنگ سے وہ علاقے واضح کیے گئے ہیں، جہاں جنگ جاری ہے۔

کالے رنگ سے وہ علاقے ظاہر کیے گئے ہیں، جہاں امریکی کٹھ پتلی انتظامیہ کا ناجائز قبضہ ہے۔

سرخ رنگ سے وہ مختصر علاقہ دکھایا گیا ہے، جہاں داعش کے جنگجو تسلط جمائے ہوئے ہیں۔

اگر علاقوں کی صورت حال کی وضاحت کے لیے رنگوں کے انتخاب پر نظر ڈالی جائے تو یہ بہت اہم نکتہ ہے۔

☆امارت اسلامیہ کی حق پر مبنی اٹھان اور حق پرستی پر کوئی شک نہیں ہے۔ایک دنیا اِس سے واقف ہے۔چوں کہ سفید رنگ 'امن' کی علامت ہے تو اس لیے امارت کے زیرِکنٹرول علاقوں کو سفید رنگ سے ظاہر کیا گیا ہے۔یعنی اِن علاقوں میں کلمۂ توحید سے مزین 'امن کا سفید پرچم' لہرا رہا ہے۔اللہ تعالی اس پرچم کی رونقیں مزید بڑھائے۔اور پوری کائنات پر اس کی مسرور کن چمک کی کرنیں پھیلا دے۔آمین

☆کالے رنگ کا مطلب ہی تاریکی ہے۔امریکا و نیٹو کے قبضۂ استبداد میں جکڑی ہوئی اشرف غنی کی انتظامیہ ظلم کی وہ سیاہ رات ہے، جس کی تاریکی میں مسلمانانِ افغانستان پر جبروستم کا ایک طویل سلسلہ جاری ہے۔یہ حقیقت ہر کوئی جانتا ہے کہ جب ظلم بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے۔ایک وہ وقت تھا، جب امارت اسلامیہ پسپائی کے دور سے گزر رہی تھی۔اور آج وہ دن ہے، جس میں مجاہدین فتوحات کی عظیم خوش خبریوں کا ذخیرہ سمیٹے ہوئے قیامِ خلافت کی جانب بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔اب وہ دن دور نہیں، جب یہاں سے اسلام کی عظیم جنگ (جہاد) کی ہوائیں تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گی۔وہ ہوائیں ارض ہستی کے دامن کو اُجلا اُجلا سا کر دیں گی۔جہاں اُمت مکمل امن و امان اور اپنے بھرپور وقار و مرتبے کے ساتھ زندگی کے مقصدِ عبدیت میں سربسجود دکھائی دے گی۔

☆سرخ رنگ خطرے کی نشان دہی کرتا ہے۔خلافت کے نام پر کھڑا ہونے والا فتنۂ داعش وہ خطرہ ہے، جس نے احکام شریعت کی غلط اور من مانی تطبیق کے ذریعے پس ماندہ امت کا وجود خطرے سے دوچار کر رکھا ہے۔شام و عراق کی دِل دوز کہانیاں سب کے سامنے ہیں۔اب یہی داستان افغانستان میں بھی دُہرائے جانے کی ناپاک کوششیں سامنے لائی گئی ہیں۔لیکن اللہ نے افغانستان میں 'امارتِ اسلامیہ' کے انتظام میں جن ہستیوں کو امت کی قیادت سونپی ہے، اُنہیں فراست و شجاعت کی وہ بے بہا دولت عطا فرمائی ہے، جس پر امت رشک کرتی ہے۔اور جس کی بدولت داعش کا خطرہ دنیائے کفر کے امام امریکا کی طرح موت کے دھانے پر پہنچ چکا ہے۔ایک دن یہ تمام کا تمام خطرہ جس تیزی کے ساتھ اٹھا تھا، اُس سے بھی زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ فنا کے گھاٹ اُتر بھی رہا ہے اور بالکل نابود بھی ہو جائے گا۔ان شاء اللہ

میں ایسی قوم سے ہوں جس کے بچے بھی فاتح ہیں!

یہ ہیں فاتح افغان قوم کے مجاہد بچے! یہ وہ شاہین ہیں جنہیں کرگسوں کی صحبت میں دینے کے لیے دنیا بھر کے گدھ اور غلیواز ٹوٹ پڑے لیکن اِن سے رہ ورسم شاہبازی چھڑانا کسی طور ممکن نہ ہو سکا... اقبال مرحوم 'شاہین ہی کی زبانی اُس کے خصائل و خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

کیا میں نے اس خاک داں سے کنارا
جہاں رزق کا نام ہے آب و دانہ
بیاباں کی خلوت خوش آتی ہے مجھ کو
ازل سے ہے فطرت مری راہبانہ
نہ بادِ بہاری، نہ گلچیں، نہ بلبل
نہ بیماری نغمۂ عاشقانہ

خیابانیوں سے ہے پرہیز لازم
ادائیں ہیں ان کی بہت دلبرانہ
ہوائے بیاباں سے ہوتی ہے کاری
جواں مرد کی ضربت غازیانہ
حمام و کبوتر کا بھوکا نہیں میں
کہ ہے زندگی باز کی زاہدانہ

جھپٹنا، پلٹنا، پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ
یہ پورب، یہ پچھم چکوروں کی دنیا
مرا نیلگوں آسماں بیکرانہ
پرندوں کی دنیا کا درویش ہوں میں
کہ شاہیں بناتا نہیں آشیانہ

یہ تمام کی تمام خصوصیات اس مجاہد قوم میں بدرجۂ اتم پائی جاتی ہیں... اِن بچوں کے باپ داد 'اِس اُمت کے درویش ہیں، آب و دانہ کی دوڑ دھوپ میں زندگیاں گھُلانے اور خیابانوں کی دلبرانہ اداؤں پر ریجھنے کی بجائے 'بیابانوں کی خلوتیں اپنانے والے راہبانہ فطرت کے حامل، ہوائے بیاباں سے ضربت غازیانہ کو کاری کرتے، حمام و کبوتر سے شکم سیری کی بجائے زُہد و ورع کی زندگی پر قانع، جھپٹ کر پلٹ کر، پلٹ کر جھپٹ کر 'نا صرف اپنا لہو گرم رکھتے بلکہ "سپر پاوروں" کا خون بھی خشک کیے رکھنے والے...

اِن بچوں کو ملاحظہ کریں... اِن کے پُرکھوں کی طرح اللہ تعالیٰ نے ان بچوں کی گھٹی میں بھی ایمان و توکل، غیرت و حمیت اور جہاد و استشہاد کی مومنانہ صفات رکھ چھوڑی ہیں... اس لیے ٹوٹی چپل پہنے اور میلے کچیلے کپڑوں سمیت اُجلے کردار والوں کی یہ نسل 'امریکیوں کی جانب سے اپنے غلاموں کو دی گئی کروڑوں روپے کی فوجی گاڑیوں کو کھلونا بنا کر اُن پر اچھلتے کودتے پھرتے ہیں! یہ نسل ایمان و ایقان کے ماحول میں پروان چڑھی ہے! "چھوٹا بیم"، "بین ٹین" اور "ڈورے مون" کی دجالی و شیطانی لت اور تہذیب و ذہنیت سے محفوظ، جہاد و قتال کی رزم گاہوں میں پلی ہے! ایک طرف شام، عراق، برما کے مظلوم مسلمان بچوں کی کفار کے ہاتھوں ذبح ہوتے اور سمندروں دریاؤں میں بے گور و کفن تیرتی لاشوں کی صورت میں کلیجوں کو پھاڑ دینے اور آنکھوں کو خون رُلا دینے والے مناظر ہیں... دوسری طرف ارضِ افغان سے آتی فتح و نصرت کی بادِ بہاری اور اس مجاہد قوم اور اُس کے مجاہد بچوں کی اولوالعزمی کی مثالیں ہیں... جو پیغام دیتی ہیں کہ امت پر چھائی مظلومیت و ادبار کی گھٹائیں ہمیشہ رہنے والی نہیں... کبوتر کے تنِ نازک میں شاہیں کا جگر پیدا ہو رہا ہے! اندھیرے جتنے بھی گہرے ہوں، بالآخر ہیں تو اندھیرے ہی! امت کے یہ بیٹے امیدوں آرزوؤں کے ایمانی چراغوں میں اپنا لہو جلا رہے ہیں... یہ چراغ ان کے لہو سے روشن ہو رہے ہیں! اور اندھیر سے اندھیر رات کی تاریکی کو کافور کرنے واسطے چراغ کی مدھم سی لو کافی ہوتی ہے... جب کہ یہاں تو تا حدِ نگاہ ایمان، توکل، جہاد و قتال اور شہادت و سعادت کی نورانی قندیلوں کا طویل سلسلہ ہے... اسی نور سے شبِ ظلمت کی تاریکیاں چھٹیں گی! باذن اللہ... بس دیر ہے تو اتنی کہ امت بحیثیت مجموعی اس نور سے روشنی کب لیتی ہے!

مجاہدین کے ساتھ پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کا ''تعاون''!

خباب اسماعیل

امریکہ گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کے مبارک حملوں کے بعد افغانستان کو اپنا نشانہ بنانے کا فیصلہ کیا اور نظام پاکستان نے اُس کے سامنے ''خود سپردگی'' کی انتہا کر دی... لیکن مجاہدین نے اپنی پوری توجہ افغانستان کے محاذ پر مرکوز رکھی اور کامل چھ سال تک نظامِ پاکستان کی تمام خباثتوں کے باوجود صبر کے دامن کو تھامے رہے...

لیکن جب امریکی ''ڈومور'' کے جواب میں نظامِ پاکستان کی سیاہ کاریاں بڑھتے بڑھتے لال مسجد اور جامعہ حفصہ کو بھی پامال کر گئیں تب محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے بنفس نفیس اس نظام سے کھلی بغاوت اور جنگ کا اعلان کیا... یہ کوئی بھی انصاف پسند ذہن رکھنے والا بآسانی فیصلہ کر سکتا ہے کہ نظامِ پاکستان نے امریکی خوش نودی کے لیے کوئی حدود و قیود نہ چھوڑے کہ جنہیں روندا نہ گیا ہو، تو مجاہدین ہر طرح سے حق بجانب تھے کہ اس جنگ میں امریکی لشکروں کے ہراول دستے کے سامنے اب روک لگائی جائے تا کہ جہادِ افغانستان کی پشت پر مزید وار کرنے سے ان خبثا کو روکا بھی جائے اور پرانے قرض بھی چکائے جائیں...

جو 'مفکرین' کہ جن کی فکر و دانش کو ''بھگار'' بھی بوٹ والے لگاتے ہیں' مجاہدین کو موردِ الزام ٹھہرائے ہوئے ہیں کہ اُنہوں نے پاکستان میں جہاد شروع کر کے قتل و غارت کا سلسلہ شروع کیا، اُنہیں اب تو یہ سوچنا چاہیے اور تاریخ سے پوچھنا چاہیے کہ وہ اپنے اس باطل موقف کے حق میں کیا دلیل رکھتے ہیں... کیا یہ پاکستانی جرنیل اور حکمران ہی نہیں (مشرف سے لے کر باجوے تک اور جمالی سے لے کر نواز شریف تک) کہ جنہوں نے امریکی ''ڈومور'' کے احکامات کو ہر ہر موقع پر بلا چون و چرا تسلیم کیا، اور نا صرف تسلیم کیا بلکہ تابع دار اور فرماں بردار غلاموں کی طرح اس پر پوری تندہی سے عمل بھی کیا...

آج امریکہ ''بہادر'' اور ''وقت کی سپر پاور'' کے جرنیل اور حکمران اپنے تمام لشکروں اور ''ہراول دستے'' کی پشت پناہی کے باوجود تسلیم کر رہے ہیں کہ ''افغانستان میں جیت نہیں رہے'' تو ٹرمپ پاکستان پر مزید ''ڈومور'' کا حکم چلا رہا ہے... اُچھل اُچھل کر اپنا قد بڑھانے کی کوششیں کرنے والے بونے اور تبصرے کرنے والے ''دانش گرد'' کہتے نہیں تھکتے کہ پاکستان نے امریکہ کو افغانستان میں طالبان کے ساتھ مل کر شکست دلوائی ہے!

یہ عقل و فہم سے عاری اور خاکی وردی اور بوٹ کی ہیبت سے لرزاں لوگ کیا جانیں کہ اس نظامِ پاکستان نے امارت اسلامیہ افغانستان کے ساتھ کیا کچھ کیا ہے... مجلہ نوائے افغان جہاد کے مستقل قاری جانتے ہیں کہ اس موضوع پر اور پاکستانی نظام اور جرنیلوں کی خیانتوں اور مجاہدین کو لگائے گئے زخموں پر تسلسل سے لکھا جاتا رہا ہے...

یہاں ان جرائم کا تذکرہ تفصیلاً ممکن نہیں لیکن اختصار کے ساتھ ان کا بیان ضروری ہے تا کہ ان کم عقل اور ''محبانِ وردی'' کارڈپوری شدومد سے کیا جائے اور مجاہدین نے افغانستان میں چار درجن کفار کی کیل کانٹے سے مسلح افواج کو ایمان، توکل اور نصرتِ الٰہی کی بدولت شکست فاش دی ہے، اُسے پروپیگنڈوں کی نذر ہونے سے بچایا جائے۔

اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ پاکستانی جرنیلوں نے امریکی ''ڈومور'' کے نتیجے میں امارت اسلامیہ افغانستان کے سقوط میں بنیادی کردار ادا کیا... جس کے ثبوت اب پیش کرنے کی حاجت نہیں بلکہ اب تو اس نظام سے وابستہ افراد بھی کھلے بندوں ان خیانتوں کا اقرار کرتے ہیں جو امارت اسلامیہ افغانستان کے ساتھ کی گئیں... جنرل شاہد عزیز اور جنرل جمشید گلزار کیانی (جو کہ چند سال قبل کینسر کے باعث ہلاک ہو گیا) سے لے کر میجر عامر تک متعدد کردار ہیں جنہوں نے اُن غداریوں کو بے نقاب کیا ہے جو مجاہدینِ اسلام کے ساتھ اس فوج نے کیں...

یہ تمام حقائق ہماری نشریات، اصدارات اور اعلام کے ذریعے روزِ اول سے پیش کیے جا رہے ہیں... اب یہ افراد جو اس سارے شیطانی کھیل کا خود بھی حصہ رہے ہیں، بول پڑے ہیں... بس فرق اتنا ہے کہ یہ ان جرائم کا واحد ذمہ دار مشرف کو گردان کر باقی فوج اور جرنیلوں کو صاف بچالے جاتے ہیں... جب کہ ہم دعویٰ سے کہتے چلے آئے ہیں اور اب بھی کہتے ہیں کہ یہ فوج اور اس کے ادارے بحیثیت مجموعی ان تمام جرائم کے ذمہ دار ہیں! اگر ایسا نہ ہوتا تو مشرف کو رخصت ہوئے تقریباً ایک دہائی بیت چکی ہے... لیکن اس فوج کی اسلام اور جہاد و مجاہدین سے عداوت و دشمنی تو کم ہونے کی بجائے ہر روز بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے...

لہٰذا امریکی چاکری اور امریکہ کے آگے سجدہ ریزی صرف مشرف اکیلے کا جرم نہیں بلکہ تمام کے تمام جرنیل اور پوری فوج بمعہ اپنے تمام اداروں کے 'امت کے خلاف کیے گئے جرائم کی اس دلدل میں گردن گردن تک ڈوبی ہوئی ہے!

میجر عامر نے مختلف ٹی وی پروگراموں میں موٹے موٹے جرائم کی فہرست گنوائی ہے، پہلے اُس پر اک نظر ڈال لیجیے:

- مشرف نے وزیرستان میں امریکیوں کو رسائی دی۔

- امریکہ کے کہنے پر ہم سولہ سال تک اپنے لوگوں کو مارتے رہے۔
- افغانستان کے خلاف ان کو ہوائی اڈے فراہم کیے۔
- ہم نے امریکہ کے کہنے پر افغان سفیر کو ان کے حوالے کیا۔
- امریکہ کے لیے افغان بھائیوں کے قتل کا حصہ دار بنے۔

(بحوالہ: دنیا نیوز کا پروگرام "دنیا کامران خان کے ساتھ" مورخہ ۲۷ اگست ۲۰۱۷ء)

پاکستانی فوج نے گزشتہ سولہ سالوں میں جتنی ڈھٹائی اور بے حمیتی کے ساتھ دین و شریعت کے متوالوں کے خلاف ہر طرح کے اقدامات اٹھائے ہیں، اُنہیں دیکھ کر کوئی بھی صاحبِ انصاف اس دعوے کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ اس فوج نے مجاہدین کے ساتھ مل کر امریکہ کو مات دی ہے... اس فوج کے جرنیلوں کے کردار و عمل اور قول و فعل میں کامل یکسوئی ہے اور وہ مجاہدین کے خلاف اپنے سینوں میں اس قدر عناد و بغض لیے ہوئے ہیں کہ جہاد و مجاہدین کو زِک پہنچانے کا کوئی ہلکا سا موقع بھی ضائع نہیں کرتے۔ اس فوج کے جرائم کی فہرست طویل اس قدر ہے کہ اس کو کماحقہ بیان کیا جائے تو دفتروں کے دفتر کم پڑ جائیں...

امریکہ کے افغانستان پر حملے اور امارت اسلامیہ افغانستان کے سقوط کے درمیانی وقفہ میں' جو دواڑھائی ماہ کے قریب بنتا ہے' پاکستان ہی کی سرزمین سے صلیبی بم بار طیاروں نے ۵۷ ہزار سے زائد پروازیں بھریں، جنھوں نے ہزاروں ٹن بارود افغانستان کی سرزمین پر برسایا اور لاکھوں افغان مسلمانوں کو خون میں نہلایا...

پاکستان کی فضائیں اور سمندر صلیبیوں کے لیے وقف رہے اور وہ جب اور جیسے چاہتے ہیں پاکستانی فضائی حدود اور سمندری حدود کو استعمال کر کے اس صلیبی جنگ کو جاری رکھتے ہیں۔ پچھلے سولہ سال میں نیٹو افواج کا ۹۰ فی صد سے زائد رسد پاکستانی بندرگاہوں پر اترتا اور کراچی سے لے کر کوئٹہ اور پشاور تک ہزاروں میل تک پاکستانی سرزمین کو روندتا ہوا افغانستان پہنچتا... اس رسد میں تمام قسم کے فوجی و حربی سامان، ہر طرح کا خوراکی مواد، سوٴر کے گوشت اور شراب کے کنٹینرز کے علاوہ پیمپروں کی سپلائی بھی شامل ہے... یہ ہے پاکستانی فوج کا وہ کردار کہ جس کی وجہ سے آج آئی ایس آئی کو "امریکی شکست دینے والا" بنا کر پیش کیا جارہا ہے!!!

پاکستانی فوج نے افغان مجاہدین کی نصرت تو کیا خاک کرنی تھی، اس کی خبیث فطرت تو اتنا بھی گوارا نہ کر سکی کہ آزاد قبائل میں موجود انصارانِ جہاد ہی سے صرفِ نظر کر لے کہ وہ امارت اسلامیہ افغانستان کی پشتی بانی بے خوف ہو کر کر سکیں... فضائی بم باریوں سے افغانستان کے کوہ وبیاباں کو خون رنگ کرنے کے بعد مارچ ۲۰۰۲ء میں امریکہ نے افغانستان میں زمینی آپریشن "ایناکونڈا" کے نام سے شروع کیا... عین اسی وقت پاکستانی فوج نے امارت اسلامیہ افغانستان کے انصار کے خلاف آزاد قبائل میں پہلا آپریشن "المیزان" شروع کیا... اس کے بعد امریکہ' افغانستان میں فضائی و زمینی طور پر اپنی ہلاکت خیز ٹیکنالوجی اور اسلحہ کو آزماتا رہا اور اس جانب پاکستانی فوج نے آزاد قبائل میں نصرتِ جہاد کا فریضہ سرانجام دینے والوں کے خلاف آپریشن در آپریشن کا وہ سلسلہ شروع کیا جو آج سولہ سال گزرنے کے باوجود پوری شدت سے جاری و ساری ہے... یہ ہے پاکستانی فوج کی طرف سے وہ "مدد" جس بنا پر امریکہ کا افغانستان میں حشر نشر ہوا!!!

پاکستانی فوج اور اُس کے خفیہ اداروں نے مجاہدین کو شہید کرنے، گرفتار کرنے اور امریکیوں کے ہاتھوں فروخت کرنے کا بھی کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا... اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لگائی پکار پر دین اور شریعت کی نصرت کی خاطر اپنا سب کچھ تج کر آنے والے عرب و عجم کے ہزارہا گھرباروں کو اس فوج نے شہید کیا، گرفتار کیا اور امریکہ کے ہاتھوں بیچ کر ڈالر کھرے کیے، جو اِن جرنیلوں کے پیٹ کو جہنم کے انگاروں سے بھر رہے ہیں! یہ ہے پاکستانی فوج کا وہ "تعاون" جس کی بدولت مجاہدین نے افغانستان میں امریکہ کو بچھاڑا!!!

محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اور امیر المومنین ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ جیسے قائدین جہاد کی مخبری کر کے امریکیوں کے ہاتھوں شہید کروانے والی پاکستانی فوج اور اُس کے خفیہ ادارے' افغانستان میں امریکی فوج کی ذلت و خواری میں مبتلا ہونے کے ذمہ دار ہیں!!!

امارت اسلامیہ افغانستان کے درجنوں قائدین اور ہزاروں مجاہدین' پاکستانی فوج کے خفیہ اداروں کی قید میں ہیں... جن میں سے بعض اسی قید کے دوران میں تعذیب و تشدد کے باعث شہید ہو چکے ہیں، جن میں ملا عبید اللہ اخوند، استاد یاسر رحمہا اللہ سرِفہرست ہیں... ان کے علاوہ ملا برادر جیسے اولوالعزم قائد' برسوں سے اس فوج کی حراست میں ہیں... یہ پاکستانی فوج کا امارت اسلامیہ کے ساتھ وہی co-operation ہے، جس کا ڈھنڈورا' خفیہ ایجنسیوں سے وظیفوں سے اپنے گھروں کا کچن چلانے والے کرتے ہیں!!!

اولین ڈرون میزائل حملہ ملا نیک محمد رحمہ اللہ پر ۲۰۰۴ء میں ہوا... اس کے بعد ڈرون حملوں کی تباہ کاریاں مسلسل بارہ سال تک جاری و ساری رہیں... یہ بات اب راز نہیں رہی کہ ڈرون ٹیکنالوجی کا کلّی انحصار زمینی جاسوسی پر ہوتا ہے، زمینی جاسوسی کے بغیر ڈرون

طیارے کسی بھی ہدف کو قطعی طور پر نشانہ نہیں بناسکتے...اور قبائلی علاقوں میں پاکستانی فوج نے زمینی جاسوسی کا ایسا جال بچھایا کہ سیکڑوں ڈرون حملے اس فوج کے تعاون سے ہوئے... مجاہدین نے بیسیوں ایسے جاسوس پکڑے اور اُنہیں کیفرِ کردار تک پہنچایا کہ جو ڈرون حملوں کے لیے جاسوسی کے جرم میں ملوث رہے اور ان تمام مجرمین کے ڈانڈے قبائلی علاقوں میں موجود پاکستانی فوجی کیمپوں اور قلعوں تک جاتے ہیں...

یاد رہے کہ قبائلی علاقوں میں ہونے والے جاسوس طیاروں کے حملوں میں سے ایک محتاط اندازے کے مطابق ۹۰ فی صد سے زائد حملے مولانا جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کے مراکز اور ساتھیوں پر ہوئے...جی ہاں!وہی مولانا جلال الدین حقانی جن کے ''حقانی نیٹ ورک'' کی مغربی ذرائع ابلاغ میں بڑی دھوم ہے اور بش، اوباما اور ٹرمپ انتظامیہ اسی ''حقانی نیٹ ورک'' کی کڑیاں پاکستانی فوج کے ساتھ جوڑنے کے بیانات دیتی آئی ہیں...یہ عجیب کڑیاں ہیں کہ جو سیکڑوں ڈرون حملوں اور ''ضربِ کذب'' جیسے ظالمانہ آپریشن، شمالی وزیرستان میں موجود امارت اسلامیہ کے مراکز اور مجاہدین پر دن رات جیٹ طیاروں کی بم باریوں، بھاری توپ خانے کی گولہ باریوں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کی شیلنگ اور کیمیائی ہتھیاروں کے واروں کے ہوتے ہوئے بھی قائم ودائم رہتی ہیں...

پاکستانی فوج کی امارت اسلامیہ سے ''تعاون'' اور افغانستان سے امریکہ کو ''مار بھگانے'' کی تازہ ترین مثال اُس وقت سامنے آئی جب ۱۵ ستمبر کو کرم ایجنسی کے علاقے غوزگڑھی کے ایک مکان پر امریکی ڈرون طیارے نے ۲ میزائل داغے، جاسوس طیارے کے اس میزائل حملے میں فوری طور پر ۱۴ افراد کے شہید ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جن میں سے ایک ملا عبدالسلام ضعیف کے داماد ملا عصمت ضعیف بھی ہیں...وہی ملا عبدالسلام ضعیف جو پاکستان میں امارت اسلامیہ افغانستان کے سفیر تھے اور جنہیں پاکستانی اداروں نے امارت اسلامیہ سے ''جذبہ خیر سگالی'' اور ''بھرپور تعاون'' کی بنیاد پر برہنہ کرکے امریکیوں کے حوالے کیا تھا!

یہ امر بھی دھیان میں رہنا چاہیے کہ مذکورہ ڈرون حملہ ''ضربِ عضب'' اور ''ردالفساد'' کی ''مکمل کامیابی'' کے بعد ہوا...جس سے حوالداروں کی ''کامیابیوں'' کا اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے!بے شرم لوگ تو امارت اسلامیہ کی فتوحات میں پاکستانی خفیہ اداروں کا کردار بتاتے پھرتے ہیں جب کہ اِن خفیہ اداروں اور جرنیلوں کی اپنی حالت یہ ہے کہ اِن کی کسی کارروائی کی بیل منڈھے ہی نہیں چڑھتی جب تک امریکی آقا ڈرون حملوں اور جیٹ طیاروں کی بم باریوں کے ساتھ ان کی مدد کو موجود نہ ہوں!

آج امریکہ کے خلاف مجاہدین کی فتح یابی کو آئی ایس آئی کے کھاتے میں ڈالنے والے شرم و حیا سے بالکل ہی عاری ہیں کہ اُنہیں پاکستانی فوج اور اُس کے خفیہ اداروں کے بھیانک کردار کی اب تک واقعی بھنک نہیں پڑی یا وہ جان بوجھ کر اندھے پن کا مظاہرہ کررہے ہیں...زیادہ امید یہی ہے کہ اِن کی آنکھوں پر وردی والوں کی جانب سے کی جانے والی عنایات کی ''چربی'' چڑھی ہوئی ہے، جس نے اِنہیں تمام تر حقائق کو جاننے بوجھنے کے باوجود اندھا کررکھا ہے...ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ اِن کے اندھے پن کو مزید بڑھائے اور مجاہدینِ اسلام کے خلاف بے سروپا پروپیگنڈہ کرتے ہوئے دین کے جن باغیوں کی شان میں یہ دن رات رطب اللسان رہتے اُنہی کے ساتھ اِنہیں قبر، حشر اور جہنم کے اندھیروں میں رسوا کُن عذاب کا مزہ چکھائے، آمین۔

حقیقت یہ ہے کہ چونکہ اب امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے ہاتھوں افغانستان میں بالکل عاجز کردیا ہے تو اس فتح کا ''کریڈٹ'' سمیٹنے کے لیے 'پچھلے سولہ سال میں امت کو نوچ نوچ کے کھانے والے یہ گدھ اور خنزیر نما کردار سامنے آرہے ہیں...لیکن یہ خاطر جمع رکھیں کہ جس اللہ وحدہ لاشریک نے مجاہدین کو عالمی کفر کے لشکروں کے سامنے تنہا نہیں چھوڑا وہ ان غلامانِ حرص وہوس کے مقابلے میں بھی مجاہدین کا حامی ومددگار ہے!اسی لیے مجاہدین کا شعار یہی ایک کلمہ ہے کہ

حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر

☆☆☆☆☆

''قتال فی سبیل اللہ ایک عبادت ہے اور اس عبادت کی بنیاد ہی جانیں قربان کرنے پر کھڑی ہے۔ اس راہ میں مسلمانوں کو دین کی حفاظت کی خاطر اپنا خون تو پیش کرنا ہی پڑتا ہے۔ اس دین کی حفاظت کی خاطر جو ہم تک بھی تبھی پہنچ پایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت شہید ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر زخمی ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خون سے تر ہوگیا...اور دنیا کے بہترین لوگوں، یعنی حضرت حمزہ، حضرت مصعب، حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم جیسوں کے لہو بہے۔ پس یہی اصل رستہ ہے سو اسی کی پیروی کرو۔ لوگ فتح کا رستہ بھول گئے ہیں اور یہ سمجھنے لگے ہیں کہ یہ بہت راحت وآسانی سے مل جاتی ہے...اور خون بہے بغیر ہی حاصل ہو جاتی ہے...

آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا جہاد آج کہاں چلا گیا''۔

محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ

ذلتوں بھری تصویریں!

عثمان یوسف

سینٹ کا چیئرمین رضا ربانی (سابقہ سرخا) ٹرمپ کے پاکستان کے حوالے سے "گرما گرم" بیان کے بعد خوب دھاڑا... یہ زرداری کے چہیتے ترین افراد میں سے ہے اور پیپلز پارٹی کی گزشتہ حکومت کی امریکہ نوازیوں اور تمام جرائم میں برابر کا شریک ہے... اب یہ "پونی ٹیل" مارکہ بڈھا' سینٹ کا چیئرمین ہے اور ۲۳/ اگست کو اس نے کہا کہ

"پاکستانی قوم میں ویت نام اور کمبوڈیا والی خصوصیات اور روایات پائی جاتی ہیں اگر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ چاہتے ہیں پاکستان امریکی افواج کا قبرستان بن جائے تو امریکہ کو پاکستان میں خوش آمدید کہتے ہیں"۔

ذرا اندازہ کیجیے کہ یہ لادین عناصر اگر کبھی امریکہ سے مزاحمت کے سپنے بھی دیکھیں تو اپنے پڑوس میں ساڑھے تین دہائیوں سے موجود طویل جہادِ اسلامی اور شرعی مزاحمت' اِنہیں اک نظر نہیں بھاتی، کیونکہ وہ اول تا آخر شریعت اور دین کی بنیاد پر جاری ہے... اس لیے امریکہ کے خلاف "مزاحمتی خواب" بھی دیکھنے ہوں تو کمیونسٹ کمبوڈیا اور ویت نام سے پاکستانی قوم کو تشبیہ دیتے ہیں!

یہ تو پاکستان کو ایسا دیکھتے اور سمجھتے ہیں کہ پاکستان' امریکیوں کے "کشتوں کے پشتے" لگا دے گا... لیکن امریکہ اور صلیبی اپنے ان غلاموں کو "نان نیٹو اتحادی" ہونے کے باوجود' بکاؤ مال اور "وفادار جانور" سے زیادہ حیثیت نہیں دیتے... اِنہیں صلیبی آقاؤں کے ہاں کس قدر حقارت، ذلت، تحقیر، تذلیل اور رسوائی کا درجہ دیا جاتا ہے، اُسے جاننے کے لیے امریکی و یورپی اخبارات میں گاہے بگاہے شائع ہونے والے کارٹون ہی کافی ہیں... ان کارٹونوں میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہیں تاکہ اندازہ ہو کہ ان جرنیلوں اور حکمرانوں نے جب دین، شریعت اور جہاد سے خیانتوں کی انتہا کی تو ہمارے ملک و قوم کی دنیا کی نظر میں کیا حیثیت و اوقات باقی رہ گئی...

۲ مئی ۲۰۰۵ء کو پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی نے مردان سے شیخ ابو الفرج اللیبی فک اللہ اسرہ کو گرفتار کیا اور امریکہ کے حوالے کر دیا... اس پر ایک امریکی اخبار نے کارٹون شائع کیا جس میں پاکستانی فوج (آئی ایس آئی) کو ایک کتے کی شکل میں دکھایا گیا، جسے کے سر پر ایک امریکی فوجی شاباشی سے تھپکی دیتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ:

Good Boy! Now Let's Go Find Bin Laden!!!

۲۶ نومبر ۲۰۱۱ء کو نیٹو ہیلی کاپٹروں نے سلالہ چیک پوسٹ پر حملہ کر کے سیکڑوں پاکستانی فوجیوں کو ہلاک کیا تو پاکستانی کرتا دھرتاؤں نے فوری طور پر امریکہ سے معافی کا مطالبہ کیا... اس صورت حال پر ایک مغربی اخبار نے جو شرم ناک خاکہ تراشا' اُس کے خدوخال بیان کرتے بھی قلم شرم سے پانی پانی ہوتا ہے، لیکن بیان اس لیے کیا جارہا ہے کہ اندازہ ہو پائے کہ ان بدنسل حکمرانوں اور جرنیلوں کے کرتوتوں نے پاکستانی قوم کو کس قدر رسوا کیا ہے۔ خاکہ کچھ اس طرح تھا کہ کسی فائیو سٹار ہوٹل کے کمرے میں ایک نیم برہنہ فاحشہ کو 'پاکستان' کی صورت دکھایا گیا، جو کہ بستر پر پڑی ہوئی ہے اور ارد گرد ڈالر بکھرے ہوئے ہیں... جب کہ ایک امریکی "انکل سام" کی شکل میں موجود ہے جو "بعد از فراغت" سگار سلگا کر آئینہ میں اپنی نیکٹائی درست کر رہا ہے اور "پاکستان" اُس سے کہہ رہی ہے:

You Have To Say Sorry For This!

نواز شریف نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد ۲۰ سے ۲۳ اکتوبر ۲۰۱۳ء کو امریکہ کا دورہ کیا... اس دورے کے دوران میں اوباما نواز ملاقات بھی ہوئی... جس کا Sketch ایک امریکی اخبار نے یوں کھینچا کہ اوباما کے ہاتھ میں ریموٹ کنٹرول ہے جس سے وہ ڈرون طیارے کو کنٹرول کر رہا ہے، یہ ڈرون نواز کے سر پر پہنچتا ہے تو اوباما بٹن دبا دیتا ہے، ڈرون سے ڈالروں کی بوری گرتی نظر آتی ہے اور نواز اُس بوری کی طرف ہاتھ بڑھا دیتا ہے جب کہ اوباما اُسے کہتا ہے:

I Hope This Will Allay Your Concerns about the Drones

بے شمار کارٹونوں میں ایک اور کارٹون جو امریکی اخبار میں شائع ہوا، جس میں ایک گدھا گاڑی پر ٹینک رکھا گیا، جسے "نیٹو سپلائی" کا نام دیا گیا، اس ٹینک پر "انکل سام" بھی سوار ہے اور گدھا گاڑی میں جو گدھا جتا ہوا ہے اُسے "پاکستان" قرار دیا گیا... اب منظر یہ ہے کہ "پاکستان" کی باگیں "انکل سام" کے دائیں ہاتھ میں ہیں اور بائیں ہاتھ میں چابک ہے جسے وہ "پاکستان" پر برسا رہا ہے، جب کہ گدھا گاڑی پر لدے ٹینک کی نالی سے "گدھے کا چارہ" باندھا گیا ہے، جسے "ڈالر" کا روپ دیا گیا ہے... انکل سام گدھے کو چابک سے ہانک رہا ہے اور گدھا اپنی لمبی زبان نکالے حریص اور لالچی نظروں سے "چارے" کو پکڑنے کی تگ و دو کرتا ہوا چلتا چلا جا رہا ہے...

یہ اہانت و رسوائی کی چند تصویریں ہیں... حقیقت میں اس ملک کے جرنیلوں اور حکمرانوں کا کردار ہی اس قدر قبیح، مکروہ اور زشت ہے کہ جس کی بدولت وہ اللہ رب العالمین کے ہاں تو مغضوب ٹھہرے ہی ہیں، ساتھ ہی اُنہوں نے دنیا والوں کی نظر میں بھی اہلِ پاکستان کی ذرہ بھر آبرو اور وقعت نہیں رہنے دی۔ لہٰذا ان مجرمین سے خلاصی حاصل کیے بغیر اس قوم کے پاس کوئی دوسرا چارہ کار نہیں ہے... اور ان سے خلاصی کا واحد طریقہ یہی ہے کہ ان میں سے ایک ایک کی گردن ماری جائے!!!

☆☆☆☆☆

ہم ایک ہیں، ہم ایک ہیں!!!

سید منصور شاہ

امارت اسلامیہ افغانستان کے قیام سے پاکستان(پاکستان سے مراد یہاں پاکستانی اسٹیبلشمنٹ اور حکومت ہے)گلبدین حکمت یار کو افغانستان کا حاکم بنانا چاہتا تھا، مگر بھارت نواز شمالی اتحاد اور گلبدین حکمت یار کی آپسی لڑائی اور دونوں طرف سے عوام پر کیا جانے والا ظلم (رپورٹس کے مطابق ۱۹۹۴ء میں کابل میں ہونے والی باہمی لڑائی اور بم باری کی وجہ سے پچیس ہزار سے زائد معصوم افراد مارے گئے)کی وجہ سے گلبدین حکمت یار مطلوبہ عوامی حمایت کھو چکا تھا۔اس خانہ جنگی کے ماحول میں جب طالبان حکومت کامیاب ہوئی تو پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کو طالبان افغانستان میں اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے مناسب نظر آئے اس لیے مختلف طریقوں سے تعلقات بڑھائے گئے۔طالبان خود بھی پاکستان کے ساتھ اچھے ہمسائیوں والے تعلقات چاہتے تھے۔طالبان میں جری جنگ جوؤں کی تعداد کے لحاظ سے افغانیوں کے بعد سب سے زیادہ تعداد پاکستانیوں (قبائلی اور پنجابی) کی ہی رہی۔پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات کا یہ دورانیہ نائن الیون تک رہا۔

واضح رہے کہ پاکستان میں طالبان کو سب سے زیادہ مالی یا جانی سپورٹ اسلامی مدارس، پاکستانی علما، مختلف جہادی تنظیموں اور قبائلیوں وغیرہ سے ملی نا کہ پاکستانی حکومت سے اور جہاں تک پاکستانی سرزمین استعمال کرنے کا سوال ہے تو اسے طالبان سے زیادہ پاکستانی عوام(یعنی پاکستانی جہادی تنظیموں وغیرہ)نے ہی طالبان کی مدد کے لیے استعمال کیا اور اس کے بدلے میں یقیناً طالبان نے افغانستان میں پاکستان دشمن اور بھارت نواز عسکری اتحاد کو شکست دے کر پاکستانی مفادات کا تحفظ کر کے معاملات کو برابر کر دیا۔

ایسے میں چند واقعات ہوئے جس سے طالبان اور پاکستان کے تعلقات کی نوعیت واضح ہو جاتی ہے۔جماعۃ القاعدۃ الجہاد کے امیر شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اپنے ساتھیوں سمیت افغانستان آچکے تھے۔امریکہ کے خلاف جہاد کے اعلان کی وجہ سے امریکہ نے شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ پر کئی حملے کرائے۔۲۰ اگست ۱۹۹۸ء کو رات کے وقت امریکی بحری بیڑے نے بحیرہ عرب میں پاکستانی سمندری حدود سے افغانستان میں عرب، افغان اور پاکستانی جہادیوں کے تربیتی مراکز پر کروز میزائل حملے کیے(خوست میں ۹۰ میزائل اور جلال آباد میں ۶۰ میزائل داغے گئے)۔

یہ حملے پاکستانی حکام کی رضامندی سے ہوئے، حملوں سے چند گھنٹے قبل ہی میران شاہ بارڈر بند کر دیا تھا۔زخمی مجاہدین کو میران شاہ کے راستے پاکستان بھجوانے کی کوشش کی گئی مگر بارڈر صبح نو بجے کے بعد کھولا گیا اور یہ سب امریکی ہدایات کے عین مطابق تھا۔اس کے باوجود جب پاکستانی اور چینی حکام نے نہ پھٹ سکنے والے کروز میزائیلوں کو منہ مانگی قیمت کے تحت طالبان سے خریدنا چاہا تو طالبان نے وہ میزائل مفت ہی دے دیے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ طالبان اپنے ہمسایہ ممالک سے برابری کی سطح پر تعلقات چاہتے تھے لیکن امریکہ کی خطے میں بڑھتی سرگرمیوں کی وجہ سے یہ تعلقات جو پوری طرح قائم بھی نہیں ہوئے تھے آہستہ آہستہ اپنے اختتام کو پہنچنے لگے۔بامیان میں بدھا کے مجسمے کی تباہی ہو یا یونوکال گیس پائپ لائن کا معاملہ، شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی حوالگی کا معاملہ ہو یا امریکی جارحیت، ان سب معاملات میں پاکستان نے امریکہ کا ساتھ دیا نا کہ طالبان کا۔کہیں لالچ سے (سابق صدر مشرف نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کو مرسیڈیز گاڑی بھی تحفے میں دی تھی، جسے امیر المومنین رحمہ اللہ نے واپس بھجوا دیا تھا)اور کہیں امریکہ کا خوف دلا کر امریکہ اور عالمی قوتوں کے مفادات کے مطابق کام کرنے کی تحریص دلائی گئی، جو یقیناً طالبان جیسے غیرت مندوں کے لیے قابل قبول نہیں تھی۔

اسی طرح جہاں طالبان کے ساتھ تعلقات قائم کیے گئے وہیں بیک وقت شمالی اتحاد کے بعض کمانڈروں سے بھی درپردہ تعلقات رکھے گئے۔جہاں طالبان اور ان کی حامی جہادی تنظیموں کی پاکستان میں رسائی تھی وہیں طالبان مخالف، امریکہ نواز کمانڈروں اور رہنماؤں حامد کرزئی، گل آغا شیرزئی، ملا ملنگ، کمانڈر عبد الحق وغیرہ بھی اپنی سرگرمیاں پاکستان سے جاری رکھے ہوئے تھے بلکہ نائن الیون کے فوراً بعد ان کمانڈروں کو امریکہ کی ایما پر طالبان کے خلاف حملوں کے لیے مدد بھی فراہم کی گئی۔پاکستان نے طالبان سے تعلقات کے دوران میں سب سے بڑی غلطی یہ کی کہ جب طالبان پاکستان کو برادر اسلامی ملک سمجھ رہے تھے تو بیک وقت پاکستانی حکام طالبان کو ایک عام جنگ جو ملیشیا کے طور پر ڈیل کر رہے تھے اور اس پر مزید معاملہ تب خراب ہوا جب امریکہ اور طالبان کی براہ راست مخاصمت شروع ہوئی تو پاکستانی حکام نے اپنے پرانے اتحادی امریکہ کا ساتھ دیا۔

نائن الیون کے بعد امریکہ اور نیٹو اتحاد نے افغانستان پر بھرپور حملہ کر دیا۔پاکستان اس جنگ میں امریکہ کا فرنٹ لائن اتحادی بنا۔امریکہ کو انٹیلی جنس اور لاجسٹک سپورٹ مہیا کی گئی۔پاکستان نے اپنی زمین اور فضا امریکہ کے حوالے کر دی۔پاکستانی ائیر بیسز سے اڑنے والے امریکی طیاروں کی بم باری کے ذریعے ہزاروں عام افغان شہریوں کا قتل عام کیا گیا۔عوام کو بھاری جانی نقصان سے بچانے اور لمبی گوریلا لڑائی کی حکمت عملی کے تحت طالبان نے شہروں سے سقوط کر لیا۔

افغان، ازبک، عرب اور پاکستانی مجاہدین کی اکثریت نے پاکستانی قبائلی علاقوں کا رخ کیا۔ کئی اندرون پاکستان مختلف شہروں میں منتقل ہو گئے۔ طالبان حکومت کے پاکستان میں سفیر ملا عبد السلام ضعیف کو پاکستان نے امریکیوں کے حوالے کر دیا پھر القاعدہ، طالبان رہ نماؤں، مجاہدین اور ان سے منسلک لوگوں کی پکڑ دھکڑ کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع کیا گیا جو اب تک جاری ہے۔ امیر المومنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ کے نائب ملا برادر فک اللہ اسرہ، ملا برادر کے نائب ملا عبید اللہ شہید رحمہ اللہ، شعبہ تعلیم و تربیت اور شعبہ ثقافت کے وزیر استاد یاسر شہید رحمہ اللہ، ملا عمر کے مشیر و معاون ملا جہانگیر وال زابلی، روس دور کے مشہور جہادی رہنما یونس خالص کے بیٹے اور طالبان رہ نما ملا انور الحق مجاہد، قندوز کے گورنر ملا عبد السلام، بغلان کے گورنر ملا محمد، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے وزیر ملا ترابی وغیرہ کو پاکستان نے گرفتار کر کے جیلوں میں قید کر دیا۔

طالبان کے سابق وزیر دفاع ملا عبید اللہ اخوند رحمہ اللہ پاکستانی سیکورٹی اداروں کی قید کے دوران میں کراچی جیل میں وفات پا گئے، جس پر امارت اسلامیہ افغانستان کی طرف سے مذمتی بیان جاری کیا گیا۔ اسی طرح پاکستان میں دو دفعہ گرفتار کیے جانے والے مشہور طالبان رہ نما اور عالم دین (سابق وزیر طالبان حکومت) استاد یاسر رحمہ اللہ بھی پاکستانی جیل میں وفات پا گئے۔ شیخ جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کے بیٹے نصیر الدین حقانی رحمہ اللہ کو بہارہ کوہ اسلام آباد میں ٹارگٹ کلنگ کی کارروائی میں قتل کر دیا گیا (امارت اسلامیہ کے ذرائع نے اسے افغانی و پاکستانی انٹیلی جنس کی مشترکہ کارروائی قرار دیا)۔ پچھلے کچھ عرصے میں تواتر سے مختلف طالبان رہ نماؤں کو کوئٹہ اور دوسرے شہروں میں ٹارگٹ کلنگ کارروائیوں میں قتل کیا گیا (امارت انہیں بھی پاکستانی انٹیلی جنس ایجنسیوں کی کارروائیاں سمجھتی ہے)۔ نیٹو سپلائی بھی پاکستان کی سرزمین سے گزر کر جاتی رہی۔

پاکستانی انٹیلی جنس کی مدد سے طالبان اور القاعدہ رہ نماؤں کے خلاف ڈرون حملے بھی شروع کیے گئے جو تا حال جاری ہیں۔ مجاہدین نے پاکستانی افواج کے مسلسل فوجی آپریشنز کا دفاع شروع کر دیا اور اس دوران میں مجاہدین نے کامیابی سے افغانستان میں امریکی و نیٹو اتحاد پر تباہ کن عسکری حملے شروع کر دیے۔ لال مسجد آپریشن کے بعد القاعدہ کے سربراہ شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اور شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے پاکستان سیکورٹی اداروں کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا (یہاں یہ یاد رہنا چاہیے کہ القاعدہ ۱۹۹۶ء سے لے کر تا حال امارت اسلامیہ افغانستان کی زیر سرپرستی کام کر رہی ہے جس کا تازہ ثبوت امارت اسلامیہ افغانستان کے شہید امیر المومنین ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ کا شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی بیعت قبول کرنا تھا) اور پاکستان میں امریکی اور پاکستانی عسکری اہداف کو نشانہ بنانا شروع کر دیا لیکن زیادہ توجہ افغانستان میں امریکہ پر مرکوز رکھی گئی۔

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ امارت اسلامیہ افغانستان نے پاکستان کے خلاف آج تک کوئی کارروائی کیوں نہیں کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ طالبان اور القاعدہ اصل اور حقیقی دشمن امریکہ کو سمجھتی ہیں اور باقی تمام نیٹو اور نان نیٹو اتحادی بشمول پاکستان و افغانستان کی حکومتوں اور افواج کو امریکہ کا آلہ کار سمجھتی ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق جب تک امریکہ کو مکمل طور پر زیر نہیں کر لیا جاتا تب تک دوسری جنگوں میں اپنے آپ کو پھنسانا دانش مندی نہیں، اس لیے القاعدہ و طالبان رہ نماؤں نے پے در پے آپریشنز سے بچنے کے لیے پاکستانی افواج کے خلاف صرف دفاع کے لیے ہی پاکستانی طالبان کا اتحاد تشکیل دیا تھا (یہاں یہ دھیان میں رہنا ضروری ہے کہ تحریک طالبان پاکستان کے چند گروہوں کی چند مخصوص شدت پسندانہ کاروائیوں بشمول، واہگہ بارڈر، پشاور سکول وغیرہ کو امارت اسلامیہ افغانستان اور جماعۃ قاعدۃ الجہاد کے قائدین اور خود پاکستانی طالبان کے چند رہ نماؤں نے بھی سخت ناپسند کیا اور اس کی شدید مذمت کی گئی)۔

ضرب کذب آپریشن میں شمالی وزیرستان میں جہاں دوسری جہادی تنظیموں گروہوں کے مراکز کو نشانہ بنایا گیا وہیں امارت اسلامیہ کے مراکز کو بھی بالخصوص نشانہ بنایا گیا، بلکہ اس سے کچھ عرصہ قبل شروع ہونے والے ڈرون حملوں کے نئے سلسلے میں امارت کے قائدین اور مراکز کو خصوصی طور پر نشانہ بنایا گیا اور شروع سے ہی ڈرون حملوں کی ساری کمپین کا زیادہ تر انحصار پاکستانی انٹیلی جنس پر ہی رہا ہے۔ پاکستانی میڈیا اور حکومتی عہدے داروں کی جانب سے ہر کچھ عرصے بعد اٹھایا جانے والا طالبان مذاکرات کا شوشہ بھی صرف یہ ثابت کرنے کے لیے ہوتا ہے کہ گویا امارت اسلامیہ افغانستان 'پاکستانی حکومت اور فوج کی جانب سے پہنچائے گئے اتنے صریح نقصانات کے باوجود پاکستان کی ایجنٹ یا کم از کم دوست ہی ہے! حالانکہ امارت اسلامیہ افغانستان اپنی آفیشل ویب سائٹ پر مذاکرات کے ان دعووں کی پرزور تردید کر چکے ہیں۔ آخر پر دو باتیں کہنا چاہوں گا کہ جو تعلق پاکستان کا امریکہ سے ہے وہی القاعدہ کا امارت اسلامہ افغانستان سے ہے۔ اور چونکہ امریکہ اور پاکستانی اسٹیبلشمنٹ و حکومت آپس میں دوست و اتحادی ہیں اور امریکہ و طالبان آپس میں دشمن ہیں اور دشمن کا دوست دشمن ہی ہوتا ہے اس لیے اس پورے خطے کے مجاہدین 'امارت اسلامیہ افغانستان کے جھنڈے تلے متحد ہو کر بیک آواز یہی کہتے ہیں کہ ''ہم ایک ہیں! ہم ایک ہیں!!!''

☆☆☆☆☆

یہ خونِ خاک نشیناں تھا...

عدیل الرحمٰن

پانچ سال قبل کراچی کے علاقے بلدیہ ٹاؤن میں ایم کیو ایم کے غنڈوں نے ایک فیکٹری کے مالکان کی جانب سے مطلوبہ بھتہ دینے سے انکار کرنے پر فیکٹری کے داخلی گیٹ کو تالے لگا کر سیکڑوں غریب مزدوروں (جن میں کم سن بچے، خواتین اور نوجوان شامل تھے) کو مقید کیا اور فیکٹری کو کیمیائی آتش گیر مواد سے آگ لگا دی...اس سانحہ میں تین سو سے زائد افراد جل کر کوئلہ ہو گئے اور سیکڑوں زخمی ہوئے...یہ اندوہناک سانحہ جہاں شہر کراچی پر دہائیوں تک مسلط رہنے والی ایم کیو ایم کی سفاکیت سے بھری تاریخ کو یاد دلاتا رہے گا، وہیں ایم کیو ایم جیسی فاشسٹ اور حقیقی دہشت گرد جماعت کے "باور دی سپانسرز" کی سنگ دلی اور عوام دشمنی کے طور پر بھی یاد رکھا جائے گا...یہ پاکستانی فوج اور اُس کے خفیہ ادارے ہی ہیں جنہوں نے کراچی شہر کے باسیوں پر ایم کیو ایم کی صورت میں ایک عفریت کو کئی دہائیوں تک مسلط رکھا...بدکردار مشرف نے اپنے دور میں شہر کو مکمل طور پر الطاف حسین کی جھولی میں ڈال دیا تھا...مشرف کے بعد بھی الطاف حسین 'فوج کا چہیتا رہا اور کراچی شہر اُسی کی عملداری میں رہا، اسی لیے بلدیہ ٹاؤن فیکٹری کے ظالمانہ قتل عام کا کوئی سنجیدہ نوٹس نہ لیا گیا...جب الطاف حسین سے فوجی جنتا کا دل بھر گیا تو اُسی کے چیلوں چانٹوں کو نئے نام سے سامنے لا کر اُنہیں "خاکی چھتری" تلے مجتمع کیا گیا اور "پاک سرزمین پارٹی" والوں کو نئی ڈگڈی تھما کر کراچی کی عوام پر مسلط کرنے کی کوششیں جاری ہیں...یاد رہے کہ پاک سرزمین پارٹی کا صدر 'انیس قائمخانی نامی بدقماش ہے، جو کہ بلدیہ ٹاؤن فیکٹری سانحہ کا نامزد ملزم ہے اور یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا کہ مذکورہ فیکٹری کو اِسی کے حکم پر نذرِ آتش کیا گیا...لیکن چونکہ تب بھی اور اب بھی فوجی سرپرستی حاصل رہی لہٰذا کوئی ایسے درندوں کی طرف میلی آنکھ سے بھی نہیں دیکھ سکتا...رہی بے چاری عوام تو اُس کی حیثیت ان جرنیلوں اور سیاسی جتھوں کے ہاں کیڑے مکوڑوں سے بھی گئی گزری ہے...اور کیڑے مکوڑوں کا مسلے جانا تو روزمرہ معمول کا حصہ ہے!

لیکن یہ تمام مظلومین ہمارے بھائی بہن اور بچے تھے...پاکستان کے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے تمام تر مظالم کا بدلہ 'اللہ کی توفیق سے امت کے یہ اولوالعزم بیٹے اور مجاہدین ضرور بالضرور لیں گے، ان شاء اللہ! زیر نظر مضمون میں ان مفلوک الحال اور مفلس لوگوں میں سے چند ایک کی روداد ہے کہ جو اس سانحہ کا شکار ہوئے...[ادارہ]

جل بجھی کتنے چراغوں کی جوانی آگ میں
صبح دم گھر سے گئے تھے شام کو لوٹے نہیں
لکھ دیا تھا پھر کسی نے دانہ پانی آگ میں
کون سا شعلہ تھا کسی کے جسم سے لپٹا ہوا
جانے کتنی دیر چمکی زندگانی آگ میں
کوئی ایسی آگ ہو جو زندگی پیدا کرے
کب تلک جلتے رہیں گے اس پرانی آگ میں
شاہزادوں سے ملیں گی اب کہاں شہزادیاں
پھینک دی ہے کسی نے پریوں کی کہانی آگ میں

یہ ۱۱ ستمبر ۲۰۱۲ء کی ڈھلتی ہوئی شام ہے جب آسمان سے برستا چھاجوں مینہ بلدیہ ٹاؤن کی فیکٹری کی آگ نہ بجھا سکا... پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے گھروں سے نکلنے والے خود ایک ایک کر کے آگ کا ایندھن بنتے گئے، ڈیڑھ کڑور کی آبادی کے شہر میں وہ تین سو محنت کش دن دہاڑے موت کی وادی میں جا سوئے...وہ خواب دیکھنے والی آنکھیں اپنے خوابوں سمیت روٹھ گئیں اس بے وفا دنیا سے... جس کا حقیقی چہرہ انہوں نے دیکھا تو بہت کربناک دیکھا...

ہاں ڈیڑھ کروڑ لوگ تو آ کر پھونکیں بھی مارتے تو وہ جلتے جھلساتے در و دیوار سرد ہو جاتے شاید... وہ بلکتے، بلبلاتے ماؤں کے لال جو مدد کے لئے پکارتے رہے اور "انسانیت" کی موت اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہے کہ ان پر دروازے نہ کھل سکے، نہ فیکٹری کے نہ زندگی کے...

وہ تین سو بے گناہ معصوم لوگ جو بھتہ کی نذر ہو گئے کہ ظالموں نے فیکٹری کے دروازوں پر آٹومیٹک لاک لگا دیے تھے جو زندگی اور موت کے بیچ میں حائل ہو گئے اور زندگی شکست نہ دے سکی اور موت کے پیامبر بن گئے...

وہ سب کھڑکی، دروازے اور تالے جن کے پیچھے زندگی سسک کر رہ گئی... اور گھروں سے نکلنے والے اپنے پیاروں کی ٹھنڈک وہ شہزادے اور شہزادیاں جن کی زندگی کا آخری باب آگ نے لکھا...

ایک دو نہیں پورے تین سو لوگ!... شہر کے بیچوں بیچ... آگ کا ایندھن بن گئے... اور اپنے پیچھے ہزاروں سوگواروں کو ہمیشہ کے لئے زخم زخم چھوڑ گئے... پتھر کا جگر درکار ہے ان کے دکھوں کو قلم تک لانے کے لئے!... کہ سب کی داستانیں جدا ہیں پھر بھی ایک جیسی... وہ آہیں وہ آنسو، وہ سینہ کوبی، وہ نوحے، ایک ہی تو قدر مشترک تھی ان میں... "بے چارگی" اور "غربت"...

غربت اور پسماندگی جو اس بستی کے ہر گھر کا عنوان تھی اور کتنا حوصلہ درکار تھا اور نگی ٹاؤن کی بستی گبول کالونی کے کسی گھر کا دروازہ کھٹکھٹانے کے لئے... کہاں سے لائیں جو ان موتوں پر تعزیت کے وہ الفاظ جو ان کے زخموں کا پھاہا بن سکیں...

یہ سانحہ اور جرم اپنے پیچھے جو سوالات چھوڑ گیا وہ سوال ان سب کے چہروں پر نقش ہیں... جن کے جواب کسی کے پاس نہیں ہیں... اور خود بخود اپنا آپ سا مجرم بن جاتا ہے اور اب ہم سب عادی مجرم بن گئے ہیں پے در پے سانحات جو واقعات میں بدلتے چلے جاتے ہیں... ہر دفعہ شور شرابا اور نمائشی اقدامات... جنھوں نے شہر کے در و بام پر یہ تحریر کر دیا ہے "یہاں قیمت نہیں تو غریب کی جان کی" اور ہر سانحہ کے بعد ہم اگلے سانحے کے منتظر ہو جاتے ہیں کہ علاجِ سانحہ بھی سانحہ ہی ہوتا ہے... آئے دن بڑھتی مہنگائی جس نے لکھنے پڑھنے کی عمر کے بچوں کو تلاش معاش میں لگا دیا کہ ان غریب بستیوں میں گھر کا ہر فرد روزگار کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو چولہا جلتا ہے...

۱۸ برس کی صائمہ بھی تلاشِ معاش کے انہی راستوں کی راہی تھی جو اپنے سات بہن بھائیوں کو سوگوار چھوڑ گئی... اس کی موت آگ لگنے سے نہیں تپش اور گھٹن کی وجہ سے واقع ہوئی تھی... اس لئے اس کا پورا وجود سلامت تھا، حتیٰ کہ فیکٹری کا وہ کارڈ بھی جو اس کی جیب سے برآمد ہوا... صائمہ کی والدہ نے دھیرے دھیرے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ سے پتہ چلا ہے کہ وہ رات کو ۴ بجے تک زندہ تھی... ہاں ۱۲ گھنٹے... ان گھنٹوں کے ہر لمحے اس نے انتظار کیا ہو گا ... پل پل انتظار کہ اب کوئی آجائے گا... اب یہاں سے نکال لے جائے گا... کس کس کو نہ پکارا ہو گا اس نے؟؟؟ وہ آنکھیں پتھرانے سے پہلے کس کس کی منتظر ہوں گی جو اب منوں مٹی تلے جا سوئیں...

صائمہ کی بہنیں سب خاموش ہیں کہ کہنے کو بچا بھی کیا ہے؟ بس ماں کی آنکھوں میں آنسو بھی ہیں اور شکوے بھی... اس کی معصومیت اور اس کے بانکپن کو دہرا رہی ہیں اور لہجہ بے یقین سا ہے... جیسے انہیں یقین ہے کہ ابھی اچانک دروازہ کھلے گا، صائمہ پردہ اٹھا کر اندر داخل ہو گی اور روز والا سوال پوچھے گی "اماں کیا پکایا ہے آج؟"

۱۴ سال کا حمزہ بھی اسی فیکٹری کا ملازم تھا جس نے دو سال قبل فالج کے باعث باپ کے انتقال کے بعد اسکول کے بجائے فیکٹری کا راستہ اختیار کیا کہ اس کو مزید دو چھوٹے بھائیوں کا سہارا بننا تھا... "بالکل باپ کی طرح خیال رکھتا تھا چھوٹے بھائیوں کا... اچانک اتنا بڑا ہو گیا تھا کہ سچ مچ میرا سہارا بن گیا تھا، لکھنا پڑھنا چھوڑنے کا اسے بہت دکھ تھا... میں کبھی کہتی: دیکھ! تیری عمر کے بچے تو اسکول جاتے ہیں، چھوڑ دے فیکٹری... تو کہتا: پھر کیا ہم مانگ کر کھائیں گے؟ نہیں ماں تو کام نہیں کرے گی پہلے ہی بیمار رہتی تھی ایک میں ہی تھوڑی فیکٹری میں تو میری عمر کے بہت سے بچے کام کرتے ہیں"...

"وہ مجھے دلاسہ دیا کرتا تھا اب کون دلاسہ دے گا مجھے؟" اس کی ماں نے اس کی فوٹو میری جانب بڑھاتے ہوئے سوال کیا، ۱۴ سال کی عمر ہی کیا ہوتی ہے؟ اس کی فوٹو میں اس کی روشن پیشانی، معصوم چہرہ، کون اس کو "مرحوم" کہنے کا یارا رکھتا ہے سب ہی اس کی من موہنی صورت دیکھ کر اداس ہو گئے...

اور اس ایک گھر میں اتنے دکھ جمع ہیں... حنین، ہاشم، طاہر جو چاروں آپس میں فرسٹ کزن تھے... سگے بہن بھائیوں کی اولاد تھے... وہ ادھیڑ عمر خاتون جو رشتے میں ان کی نانی اور دادی تھیں، بیٹھے بیٹھے غنودگی میں چلی جاتیں پھر پانی کے چھینٹے دے کر ہوش میں لایا جاتا...

حنین جس کی عمر ۲۲ برس تھی اور پچھلے آٹھ برس سے فیکٹری میں ملازم تھا... اب اس کی تنخواہ آٹھ ہزار تھی... بے قراری کی تصویر تھی اس کی ماں، جس کے گھر کا وہ واحد کفیل تھا... سینے پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولی: "ایسے ہی تو نہیں جوان ہو گیا تھا نا حنین... رحمت چوک سے گدھا گاڑی میں بیٹھ کر چھوہارے لاتی تھی اس کے لئے... کتنے نازوں سے پالا تھا میں نے... غریب کے بچے بڑی محنت سے پلتے ہیں... اسی لئے محنتی ہوتے ہیں بہت محنتی تھا میرا بیٹا... پوری تنخواہ میرے ہاتھ پر لا کر رکھ دیتا تھا... ضرورت کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لئے بھی مجھ سے پیسے مانگا کرتا تھا... کبھی کوئی فرمائش نہ کرتا کہ ماں دکھی نہ ہو جائے، آہ! مجھے اتنا بڑا دکھ دیتے ہوئے اس نے ذرا بھی نہ سوچا... اپنے سب دکھ درد اس سے کہتی تھی اب کس کے پاس جاؤں گی"... وہ آخری بار دیدار بھی نہ کر سکی اپنے پیارے کا... ساتھ ساتھ گھروں میں رہنے والی وہ چاروں مائیں جن کے وجود خود ان کے لئے بوجھ بن گئے ہیں... وہ ان جوان موتوں کا دکھ، اس کا بوجھ کیسے اٹھائیں؟!

۱۵ سے ۲۰ اور ۲۲ برس کے یہ بچے جو اپنے پیچھے بہت سے شکوے چھوڑ کر گئے ہیں... ۲ کمروں کے چھوٹے چھوٹے گھر، وہ گھر جو کسی مفلوج، کسی نشے کے عادی کا بوجھ بھی اٹھائے ہوئے ہیں... جہاں کنواری بہنیں بھی ہاتھ پیلے ہونے کے لئے اِنہی بھائیوں کی سمت دیکھا کرتی ہیں اور کہیں خود بھی زور بازو آزماتی ہیں...

جیسے تہمینہ... جس کی شادی میں بس ۳ ماہ باقی تھے تو ماں زرینہ نے سوچا کہ شادی کے درجنوں اخراجات میں مَیں بھی کچھ بوجھ اٹھالوں گی اور وہ بھی بیٹی کے ساتھ ہی فیکٹری جانے لگی...

دھاگے کاٹتی تھی وہ تیار لباسوں کے... اور ملازمت کے اوقات بھی صبح ۸ بجے سے رات ۸ بجے تک... آج ماں بیٹی خوشی خوشی گئے تھے کہ تنخواہ ملے گی تو رات کو بازار جائیں گے...

چھوٹی بیٹی بتا رہی تھی :"اماں نے کہا تھا بس آتے ہی کھانا کھا کر بازار چلے جائیں گے"...اور زرینہ کی ماں کے آنسوؤں کی لڑی لگی ہوئی تھی جنھوں نے بیٹی اور نواسی کی جدائی کا غم نامعلوم کیسے برداشت کیا... مسلسل زرینہ کی فرماں برداری کے قصے سنا رہی تھی کہ ان کی بیوگی کو زرینہ نے محسوس نہ ہونے دیا...یوں خیال رکھا ان کا... کمرے میں فریج، بیڈ اور الماری رکھی تھی، جو اس کی بہن نے بتایا کہ تہمینہ خرید کر لائی تھی اور ہمارے گھر میں تو کچھ بھی سامان نہیں لوگوں کے تو اتنے بھرے پرے گھر ہوتے ہیں..."ساری رات گھر والوں نے اسپتالوں کے چکر لگائے تھے...تب دوپہر میں میتیں حاصل کر سکے... نہ ہسپتال والے تعاون کر رہے تھے نہ فیکٹری والے"۔زرینہ کی نند نے گلوگیر آواز میں گلہ کیا...

نظام الدین اور کمال الدین جو بالترتیب ۲۱ اور ۲۳ برس کے تھے جن کا گھر پڑوسیوں سے بھرا ہوا تھا... قرآن کریم کی تلاوت کی جارہی تھی مرحومین کے لئے... لیکن ان کی ماں کا دل ان کو مرحوم ماننے پر تیار نہیں تھا... "میرا بابو کبھی بھی مجھے بتائے بغیر کبھی کہیں نہیں جاتا وہ واپس آئے گا ضرور آئے گا جب تک میں سر پر ہاتھ نہ رکھ دیتی تھی دونوں گھر سے نہ نکلتے تھے، کھانا بھی کبھی گھر سے باہر نہیں کھاتے تھے... تنخواہ والے دن گھر میں گوشت لاتے تھے... میں تو آج بھی انتظار میں تھی کہ شام کو تنخواہ لائیں گے تو گوشت پکاؤں گی پتہ نہیں کیسے آگ لگ گئی...رات گئے تک سب کے فون آتے رہے سب کے فیکٹری سے کہ ہمیں بچالو... آہ !مگر ہم تو نہ بچا سکے...بھائی بھی نہ جا سکا ان کے پاس کہتے ہیں باقاعدہ سازش کی ہے... کیمیکل سے آگ لگائی ہے مگر میرے بابو نظام اور کمال تو کبھی کسی کا برا نہیں چاہتے تھے... نمازی بیٹے تھے میرے... کیسے صبر آئے گا مجھے..."۔انہوں نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھاما تو کمرے میں موجود ہر دل نے ان کے صبر کی دعا کی سب کی آنکھوں کے گوشے نم ہو گئے تھے...

اس محلے سے ۵۰ جنازے اٹھے تھے بیک وقت... بہت سوں کے پیارے دیدار بھی نہیں کر سکے... تہہ خانے میں گرم پانی میں کودنے کے باعث جو اموات ہوئیں ان کی کیفیات ناقابل بیان تھیں ...کون مداوا کر سکتا ہے ان ماؤں کے دکھوں کا نا ۵ لاکھ نا ۱۰ لاکھ...جب تک یہ آنکھیں جیتی ہیں تب تک ان میں اشک ہی رہیں گے...وہ اشک جو کبھی کبھی لہو بھی بن جایا کرتے ہیں...

۱۷ برس کی ریما جو بیوہ ہو گئی ہے اس کی آنکھوں سے اشک نہیں لہو جاری ہیں...وہ مسلسل چھت کی طرف دیکھتی ہے اور دیواروں کی طرف... کبھی دیوار سے سر ٹکا دیتی ہے کبھی دائیں بائیں بیٹھے کسی فرد سے......وہ بالکل خاموش ہے لیکن اس کا پورا وجود گریہ کر رہا ہے...

سال بھر ہوا ہے شادی کو... گود میں ۳ ماہ کا ارحم موجود ہے...اس کی پھوپھو شہناز بول رہی تھی "ارحم بالکل اپنے باپ کی کاپی ہے ہو بہو...دیکھو ریما!سعود تمہیں تنہا تو نہیں چھوڑ گیا نا؟ایک تحفہ تمہیں دے کر گیا ہے"...اس نے نظر بھر کر بستر پر لیٹے ارحم کو دیکھا اور چہرا دوپٹے میں چھپا کر بے طرح سسکنے لگی... وہ خود کو ابھی تک یقین نہیں دلا پائی ہے...غالباً اس جدائی کا اور نہ اس جدائی کا یقین ہے... سعود نے بوڑھے والدین سے،اس کی ماں جو گھروں میں کام کر کر کے زندگی کا بوجھل پن کم کرتی تھی اب سعود نے اس کی ملازمت چھڑوادی تھی...وہ ۲۲ برس کا نوجوان جو اب اس دنیا میں نہیں،اس گھر کا واحد کفیل تھا... جس کی جدائی پر اس کی بہنیں غم سے نڈھال ہیں...

دنیا کی تاریخ کا اندوہناک سانحہ ہے... بے شک بے حسی اور سفاکی کی ان گنت داستانیں ہیں اس کے ہر پہلو میں... یہ سانحہ جو اب ایک واقعہ بن چکا ہے... فیکٹری میں اٹھنے والا دھواں جس میں انسانی گوشت کی بو تھی اور ۳۰۰ غریب محنت کشوں کا لہو... جاتے جاتے آسمان پر ایک تحریر ضرور چھوڑ گیا ہے کہ "یہ سرمائے اور ہوس کی دنیا ہے اور سرمایہ داروں، بھتہ خوروں اور اُن کے آقاؤں کی مٹی کا ایندھن کل بھی یہی غریب تھے اور آنے والے وقتوں میں بھی جب تک ان طبقات کی سرکشی کو نکیل نہیں ڈالی جائے گی، ایسے دل خراش واقعات ظہور پذیر ہوتے رہیں گے"...بقول فیض

؎ کوئی ان کو احساس ذلت دلادے

کوئی ان کی سوئی ہوئی دم ہلادے

☆☆☆☆☆

"علومِ نبوت کے وارثوں کے لیے بھی آج یہی راستہ ہے کہ وہ حق کو لے کر اٹھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوے کی پیروی کریں۔ایسی حالت میں دین ٹھیک سے کیسے قائم ہو سکتا ہے جب علمائے امت 'ملحدوں، فاجروں، ظالموں اور دشمنانِ دین کے نرغے میں زندگی گزار رہے ہوں...جہاں وہ کلمہ حق بھی نہ کہہ سکیں؟دوسری طرف دیکھیے!کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ سال رہے...وحیٔ الٰہی کی تائید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی...روئے زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر گفتگو کرنے والا کوئی پیدا نہیں ہوا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل دعوت دیتے رہے... پھر بھی پورے مکی دور میں محض چند سو لوگ ایمان لائے۔ مگر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی خوش نودی کی خاطر اُس کی راہ میں ہجرت فرمائی تو لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے اور ایک اسلامی حکومت قائم ہو گئی"۔

محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ

بلوچستان میں فوج منشیات کے کاروبار کا سب سے بڑا حصہ دار بن چکی ہے

واجد زامرانی

بلوچستان کا علاقہ مکران اس وقت منشیات کا ایک بڑا عالمی روٹ بن چکا ہے جہاں سے منشیات دنیا کے کونے کونے میں سمگل ہوتی ہے۔ مکران کو منشیات کا عالمی روٹ بنانے میں جہاں سمگلروں کا ہاتھ ہے وہیں اس کی سب سے بڑی وجہ وہاں موجود فوج ہے۔ ایک طرف فوج وفاداریاں خریدنے کے لیے امام بھیل جیسے عالمی سمگلر کو سیاسی حیثیت اور کھلی چھوٹ دے کر منشیات عام کرنے میں ملوث ہے تو دوسری طرف منشیات کے اس کاروبار سے پاکستانی فوجی افسروں کی چاندی ہوگئی ہے۔ جو بھتہ وصول کر کے یا ان منشیات کو لوٹ کر واپس منڈی میں بیچ کر راتوں رات کروڑپتی بن رہے ہیں۔

حال ہی میں پنجگور رائفل کے تین میجر رینک کے اہل کاروں کا راتوں رات امیر بننے کے بعد قبل از وقت فوج سے ریٹائرمنٹ لینی پڑی۔ تفصیلات کے مطابق بلوچستان خاص کر مکران کا منشیات کا عالمی روٹ ہونے کے سبب جہاں مقامی آبادی کی ایک بڑی تعداد نشے کا عادی ہو چکی ہے وہیں فوجی ذمہ داروں اور خفیہ اداروں کے اعلیٰ اہل کاروں کی بھی چاندی ہو گئی ہے۔

ہمیں ملنے والی معلومات کے مطابق ایف سی کمانڈنٹ پنجگور کی سربراہی میں مقامی ڈیتھ اسکواڈ کے دس سے زائد ایسے گروپ تشکیل دیے گئے ہیں جو فوج کے میجر رینک کے افسروں کی سرپرستی میں منشیات لوٹتے ہیں اور انھیں آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔ لوٹی گئی منشیات کی ایک کھیپ کی مالیت پندرہ سے بیس کروڑ روپے تک ہوتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پنجگور پروم اور گردونواح میں ایک مہینے کے اندر اسی کروڑ سے دو ارب روپے سے زائد کا منشیات لوٹی جاتی ہے، جس کی بندر بانٹ کے دوران زیادہ حصہ فوج کو دیا جاتا ہے۔ ایک سرکاری اہل کار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر ہمیں ان اہم انکشافات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ چھ مہینے کے دوران تین میجر رینک کے فوجی اہل کاروں نے راتوں رات امیر بننے کے سبب فوج سے قبل از وقت ریٹائرمنٹ کی درخواست دے دی ہے۔ مذکورہ اہل کاروں نے ناسازی صحت کا بہانہ بنا کر فوج چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے، کیونکہ ریٹائرمنٹ کی صورت میں وہ ریٹائرمنٹ کے مد میں تیس سے چالیس لاکھ الگ سے حاصل کرتے ہیں اور منشیات کی بندر بانٹ کے دوران ایک میجر کو ماہانہ کم از کم پچاس لاکھ سے زائد کی ادائیگی ہوتی ہے۔

یہ اہل کار اب بلوچستان کے مخدوش حالات میں فوج میں مزید رہ کر اپنے جان کو داؤ پر نہیں لگانا چاہتے۔ اس لیے راتوں رات امیر بننے کے بعد وہ فوج کو خیرباد کہہ رہے ہیں۔ اس کے بعد ان کی جگہ جو بھی نئے افسر آتے ہیں وہ بھی اسی طرز پر اپنے حصے کے لیے اس منشیات کے کھیل کو اور تیزی سے کھیلتے ہیں۔ منشیات کے اس لوٹ مار میں ان کا تشکیل شدہ مقامی ڈیتھ اسکواڈ ان کے پارٹنر ہیں۔ یاد رہے ان ڈیتھ اسکواڈوں کی تشکیل بلوچ قوم پرست سیاسی کارکنوں کے قتل عام کے مقصد کے لیے کی گئی تھی، جو اب تک کئی بلوچ سیاسی کارکنوں کے قتل میں ملوث ہیں اور معاوضے میں انہیں کھلی چھوٹ دی گئی ہے۔

گذشتہ دنوں منشیات کی بندر بانٹ میں فوج کو اس کا برابر حصہ نہ دینے کے الزام میں فوج نے پنجگور کے بدنام زمانہ ڈاکو و فوج کی سرپرستی میں چلنے والے مقامی ڈیتھ اسکواڈ کے اہل کار خدا رحم بجو کو گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا تھا۔ ذرائع کے مطابق خدا رحم نے منشیات کے حصے کو انٹیلی جنس ادارے آئی آیس آئی کو دیا تھا جو ایم آئی اور ایف سی کو ناگوار گزرا اور انھوں نے اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے مذکورہ کارندے کو حراست میں لے کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ فوج کی منشیات کے معاملہ میں سرپرستی میں لوٹ مار اور بندر بانٹ کے سبب مکران میں حالیہ مہینوں میں منشیات کے استعمال میں پچاس فی صد سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے۔ مقامی افراد نے اس کی ذمہ داری فوج پر عائد کی ہے۔

☆☆☆☆☆

”بے شک وہ مسلمان ممالک جہاں مرتد حکومتیں قائم ہیں، وہاں کی آبادی، سڑکوں، بازاروں میں پھرنے والے عوام بالاصل اور مجموعی طور پر مسلمان ہیں۔ پھر ان میں صالحین اور دیگر آپس میں ملے ہوئے ہیں، ان میں کچھ ایسے ہیں جو مرتد کافر ہیں اور جن کا خون حلال ہے لیکن مسلمان ممالک میں بسنے والے عوام مجموعی طور پر مسلمان ہیں جو کتاب و سنت اور مسلمانوں کے مشہور مذاہبِ اربعہ کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں اور یہ مسئلہ متعدد کتب اور ابحاث سے ثابت ہے۔ جو کوئی اس کے خلاف کہتا ہے تو یقیناً وہ غلو اور گمراہی کا شکار ہے اور اہلِ علم کی متفقہ رائے کا مخالف ہے!“

شیخ عطیۃ اللہ اللیبی رحمہ اللہ

اٹھیے انکار کر دیں!!

ابو دجانہ ثانی

ایک طرف فقط شریعت کی محبت میں قربانیاں ہیں تو دوسری جانب شریعت کی مخالفت اور غداریاں، ہر باطل جتھہ 'کشمیر پر حملہ آور ہے تو چہار جانب سے اہل ایمان بھی دین محمدی کی حفاظت کا عزم لیے رخت سفر باندھ چکے ہیں۔ جمہوریت سے باغی، شریعت کے داعی ۲۰ سال سے زائد عرصہ میدان قتال میں کفار پر حملہ آور کمانڈر منصور غزنوی (یاسین یاٹو) بھی تو جنت سدھار گئے، (نحسبہ کذالك واللہ حسیبہ)۔

دسیوں ہزار لوگوں نے آپ کے مبارک جنازے میں شرکت کی سعادت حاصل کی، صرف اتنا ہی نہیں بلکہ کفار کے مقامی ایجنٹوں پر اللہ کا عذاب، بھارتی فوج کے لیفٹیننٹ عمر فیاض کے قتل میں نامزد مجرم، کمانڈر اشفاق پڈر بھی تو ہمیں غمگین چھوڑ کر عید کے دن دنیا سے روانہ ہو گئے... مگر دوسری جانب کشمیر کو بیچنے کے منصوبے حتمی مراحل میں داخل ہوا چاہتے ہیں... ''دبئی بیٹھک'' میں بڑی بڑی 'جماعتوں' اور 'کانفرنسوں' کی ''اعلیٰ'' قیادت نے شرکت کی، ویسے تو ''کشمیر صلح ڈائیلاگ'' کے عنوان سے منعقد اس کانفرنس میں پاکستان، ہندوستان اور خونی لکیر کے دونوں طرف کشمیر سے بڑی نامی گرامی کٹھ پتلیوں نے شرکت کی مگر کچھ اہم شخصیات کے نام ملاحظہ کر ہی لیجیے:

۱۔ کپل کاک (ہندوستان کا سابق ایئر وائس مارشل) ۲۔ اسد درانی (سابق ڈی جی آئی ایس آئی) ۳۔ شاہ غلام قادر (پاکستانی زیر قبضہ کشمیر کی اسمبلی کا سپیکر) ۴۔ چودھری لطیف (پیپلز پارٹی پاکستانی زیر قبضہ کشمیر کا صدر)

اس بد بیٹھک کے شرکا نے دونوں ہی جانب میں عسکریت پسندوں کے ''خاتمے'' پر اتفاق کیا۔ پاکستان میں موجود کشمیری مسلمانوں کے انصار اور اب بھی پاکستان یا اس کے زیر قبضہ کشمیر کی حکومتوں اور غاصب و قابض افواج سے محبت رکھنے والوں کشمیری مسلمانوں کو یہ بات اب تو سمجھ لینی چاہیے کہ کشمیر سے غداری اور اس سودے پر پوری مضبوطی سے ڈٹ جانا، یہی پاکستان کی سرکاری پالیسی ہے۔ یہاں مخلص پالشیوں کی طرف سے اس بیٹھک کی مذمت بھی سامنے آئی، مگر وائے کہ دھوکے کی سیاست! یہ مذمتیں تب کہاں تھیں جب بھارتی فوج 'پاکستانی فوج کے تعاون سے آہنی باڑ نصب کر رہی تھی؟ یہ مذمتیں تب کہاں تھیں جب لانچنگ کرنے والے مجموعات کو جرمانوں اور قید کی سزائیں دی جا رہی تھیں؟ آج بھی بطل امت کمانڈر الیاس کشمیری کے معسکر پر فتح کا پرچم لہرائے بیٹھی یہ امریکی غلام فوج خود کشمیریوں اور مجاہدین کو ایک واضح پیغام دے رہی ہے، امت کے تمام تر اسلحے اور جوانوں کے باوجود یہ معسکر واپس نہیں لیا جا سکتا تو حضرات ''مذمت'' ہی کر دیجیے۔ خود وادی میں جنھوں نے اس قبیح منصوبے کی مذمت کی ان کی عزت و ''افتخار'' بھی تو بذات خود وہاں موجود تھے۔ کیا یہ مذمتیں اس لیے تو نہیں کہ آپ کی ''شدت پسندی'' کے باعث آپ کو اس ''اعلیٰ سطحی بیٹھک'' میں شامل نہیں کیا گیا؟!!!

مگر اب یہ دھوکہ بازی کام نہ دے پائی گی کیونکہ تحریک شریعت کی آب و تاب تو بحمد اللہ بڑھتی ہی جا رہی ہے... عید الاضحی بھی مرابطین (سنگ بازوں) نے مشرکین سے لڑتے ہوئے گزاری... شہدا پر پاکستان کا شرکیہ جھنڈا اڑانا تو بحمد اللہ قصہ پارینہ ہوا... اور یہی منظر حال ہی میں شہید مجاہد نعیم احمد نجارؒ کے پاکیزہ جنازے میں دیکھنے کو ملا... ''شریعت یا شہادت'' کے علم بردار مجاہدین تو خود با قائدہ منظم و مربوط کر چکے ہیں... اللہ ان کو راہِ حق پر استقامت دیں اور ان کی حفاظت فرمائیں... نبوی بشارت یعنی غزوہ ہند کے انصار ہونے کے حوالے سے مشہور ان غازیوں نے تو اب باقاعدہ اپنا تفصیلی منشور بھی جاری کر دیا ہے... تمام پوشیدہ اشاروں سے بغاوت اور فقط ایک اللہ کی غلامی پر مبنی کشمیری مجاہدین کی یہ مٹھی بھر جماعت صرف اللہ ہی کے بھروسے پر اس جدوجہد کو ہند کے آخری کونے تک پہنچانے کا عزم کر چکی ہے۔ خود کو علمائے امت کے تابع رکھتے ہوئے اور قائدین جہاد کے لائحہ عمل کے مطابق کام کرنے کا ارداہ رکھنے والی یہ جماعت 'اپنی غلطیوں پر اللہ سے معافی کے بعد عامۃ المسلمین سے معذرت خواہ ہو گی۔ امت کی غم خواری اور ہندوستانی و کشمیری مسلمانوں کی دادرسی پر مبنی یہ لائحہ واقعی قابل تحسین ہے۔

وہی اس قلیل مجموعے کے قائد کا عید الاضحیٰ پر برصغیر کے مسلمانوں کے نام پیغام، بھی آنکھیں بھگونے کے لیے کافی ہے۔ مہاجر مجاہدین کو یاد کرتے اس بھائی کو کوئی یہ بھی تو بتائے کہ اب آپ بھی اس تمام امت کی دعاؤں میں یاد کیے جاتے ہو، اور واللہ! یہ سعادت کسی وطن پرست کے حصے میں نہیں ہے۔ آپ نے مرتد پاکستانی ''محسنوں'' کی امارت اسلامیہ اور کشمیر سے غداری کا تذکرہ کیا۔

؎ وہ میدانوں کی جب ہم جنگ ایوانوں میں ہارے تھے
عدو کی صف میں خود جس دم کھڑے ''محسن'' ہمارے تھے

آپ نے غداری کے اس سخت دور کی بابت کہا کہ اس دور میں بھی

''ہم نے ہندوستانی فوج سے بندوقیں چھینیں اور اپنے لہو سے راستے بنا کر جہاد جاری رکھا''

یہاں جہاد کشمیر میں شرکت کرنے والے افغان اور سوڈانی و پاکستانی مہاجر شہدا کا تذکرہ بھی ہوا! آپ نے پاکستان میں بسنے والے اہل ایمان اور شہیدِ ناموسِ رسالت غازی ممتاز حسین قادری تقبلہ اللہ سے بالخصوص اظہار مودت کیا۔ دیکھیے تو سہی کہ کیسے یہ تمام امت آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی پروئی تسبیح میں ایک ساتھ جڑی ہے۔ اور پوری امت ہی خود پر مسلط، کفر کے آلہ کار مرتد نظاموں اور ان کے غلاموں سے براءت کرتی ہے۔ احمقوں کو خبر ہو کہ کوئی کشمیری یا ہندوستانی مسلمان 'عاشقان رسول کے لیے پھانسی گھاٹ اور جعلی پولیس مقابلوں کا بندوبست کرنے والے پاکستان اور اس کی فوج سے کیونکر محبت رکھ سکتا ہے؟ کشمیر اور ہندوستانی و پاکستانی مسلمانوں کی محبت تو اُن مجاہدین کے لیے جو محسنِ

امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی وصیت اور شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے احکامات کے مطابق کبھی ڈھاکہ اور کبھی کراچی میں گستاخان رسول کو واصل جہنم کرتے رہے، حتیٰ کہ چارلی ایبڈو کے نام سے پیرس میں چھپے گستاخوں کو ان کے انجام تلک پہنچایا، اور اس سب کے بدلے گرفتاریاں اور شہادتیں سب کچھ ہنس کر قبول کیا!

آپ نے یہ بات بھی کہی کہ یقیناً عقل کا تقاضا یہ نہیں کہ ایک مٹھی بھر لشکر لاکھوں کی فوج سے جا ٹکرائے مگر ایمان کے تقاضے کچھ اور ہی ہوتے ہیں! ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ابابیلوں نے ہاتھیوں کے لشکر کو شکست دی، ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ بدر وحنین اور یرموک ایک حقیقت ہیں... آپ نے ایک مرتبہ پھر جہاد کشمیر کے مقصد کو واضح کیا کہ جہاد کا مقصد کسی صورت بھی ایک طاغوت سے رہائی کے بعد دوسرے سے الحاق نہیں ہے... آپ نے واضح کیا کہ جہاد کا مقصد انسانوں کو انسانوں ہی کے بنائے ظالمانہ قوانین سے نجات اور اللہ کے قانون کا نفاذ ہے جس میں کسی ظالم پر کوئی ظلم نہ ہو۔ آپ نے امت کو برمی مسلمانوں کی مدد کی تحریض دلائی اور جموں میں مقیم مہاجرین کی طرف میلی آنکھوں دیکھنے والوں کو بھی تنبیہ کی۔ واللہ! یہ ہیں پیر پنجال کے بلند پہاڑوں میں موجود امت کے بیٹے! جن کا عزم ہے کنہیا کماری تک کفار اب ان کی دسترس میں ہوں گے... وہ بندوق کی نوک پر صرف مسلمانوں ہی نہیں بلکہ ہر مظلوم کو اس کا حق دلوا کر رہیں گے... ان کو ڈکٹیشن صرف قرآن سے ملتی ہے... انہوں نے جہاد پر سے ایک بہت بڑے سانپ کا قلع قمع کر دیا ہے اور جہاد کو خفیہ ایجنسیوں کے شکنجے سے نکالنے میں بحمد للہ کامیاب ہوئے ہیں اب بکرم سنگھ کے مامور یہ باجوہ کی فوج کو نہ تو مجاہدین کی تعداد معلوم ہو گی اور نہ ہی راستے! نہ مجاہدین ہتھیاروں میں ان کے محتاج ہوں گے اور نہ تیار کارروائیوں کو کسی صوبیدار کے اشارے پر روکا جائے گا... نہ یہ ملعون اب کی بار پے درپے جاسوسیوں کے بدلے مٹھائیوں کے ڈبے وصول کر پائیں گے! کیا پلوامہ پولیس لائنز میں ہونے والا شاندار معرکہ ہماری آنکھوں کے سامنے نہیں؟ کیا وہ جاں باز 'وطن پرستی یا پاکستان سے الحاق کی خاطر کفر پر ٹوٹ پڑے تھے؟ نہیں واللہ نہیں!!! ان کا ہدف تو پاکستانی سے باغی اور شریعت کے داعی شہید افضل گورو کا انتقام تھا، اور یہی الفاظ وہ شہادت سے قبل جائے معرکہ کی دیواروں پر لکھ کر جنت کو روانہ ہوئے۔ (نحسبهم كذالك والله حسيبهم)۔

اس معرکہ میں مقتولین کی تعداد دس سے بارہ ہوئی جن میں انعام یافتہ مقامی مرتدین کے علاوہ غاصب مشرک بھی شامل تھے، زخمیوں کی تعداد تیس کے قریب جن میں کئی باذن اللہ ساری عمر کے لیے اپاہج ہو کر نشان عبرت ہوئے... جب کہ معمول کی کارروائیاں تو باذن اللہ آئے روز ہی ہوتی ہیں... شاید ہی کوئی ایسا دن گزرتا ہو جس دن مجاہدین ٹارگٹ کلنگ یا گرنیڈ حملہ نہ کرتے ہوں... جس وقت یہ سطور رقم کی جارہی ہیں ابھی اننت ناگ (اسلام آباد) میں مجاہدین کے پولیس پارٹی پر کمین لگا کر ایک اہل کار قتل اور اس کی بندوق غنیمت بنالی ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے ان معمول کی کارروائیوں دائرہ پٹھانکوٹ تک پھیلا ہے جو کیرالہ کے سبزے تک پہنچ کر بھی نہیں تھمے گا... ان شاءاللہ! مگر کاش کہ مظفر آباد سے مجاہدین کے ڈیتھ وارنٹ نہ ہی جاری ہوں۔ یہاں شہید مظلوم ابو دجانہ رحمہ اللہ کا تذکرہ بھی ضروری ہے، آج این اے ۱۲۰ میں جمہوریت کے تحت ذلیل کرتے لوگ اللہ کی قسم اس طرح آنکھیں پھیر جائیں گے، انہوں نے ماوزے مولوی صاحب رحمہ اللہ سے لے کر ابو دجانہ رحمہ اللہ کو زندگیوں میں تو اس قدر ستایا، مگر شہید ابو دجانہؒ کی شہادت پر انہوں نے روایت سے ہٹ کر "خراج عقیدت" بھی پیش کرنے کی زحمت نہ کی... وائے کہ نفاذِ شریعت کی خاطر جہاد کرنے والے مجاہدین سے اس قدر نفرت!

یقیناً مجاہدین کو پالشیوں کی جانب سے ملنے والی "تحسین وعقیدت" کی قطعاً ضرورت نہیں مگر بعض رویے ہی منہج کا برسرِعام اعلان کرتے ہیں... پاکستانی فوج کی کشمیر میں تحریکِ شریعت کی بابت بھارتی فوج سے کس قدر "اخلاقی وسفارتی" کو آرڈینشن ہے، اس کا اندازہ عین شہادت سے قبل بھارتی فوجی افسر سے گفتگو میں بھی ہوتا ہے۔ آپ کا تسلیم ہونے کی پیش کش کے جواب میں "نہیں واللہ نہیں" کہنا دل چیر دینے والا ہے... یہ انکار وہی ہے جو ہم سب کلمہ طیبہ کے آغاز میں کرتے ہیں... ہر طاغوت اور کفر کے ایجنٹ اور ان کے سب باطل قوانین اور پالیسیوں سے انکار... جب وہ خبیث، بھائی ابو دجانہؒ کو بار بار یہ کہتا ہے کہ "یہ ایک گیم ہے اور آپ سرینڈر کر دو"... اور اگلے حربے کے طور پر وہ کہتا ہے کہ "ان کو (یعنی مجاہدین کو) پار والے بھی نہیں چھوڑیں گے، اسی کام میں (یعنی نفاذِ شریعت کے منہج کی وجہ سے)"۔ کیا اب بھی کشمیر یا پاکستان کے بھولے بندے اس عالمی صلیب والحاد کے فرنٹ لائن اتحادی کو امت کا حامی ہی سمجھتے رہیں گے؟ یا اپنوں اور غیروں کے تیروں کا نشانہ بنے نفاذ شریعت کے علم بردار اس مٹھی بھر لشکر کی نصرت کے لیے قدم بڑھائیں گے؟

باذن اللہ! شریعت کے سپاہیوں کی شروع کی گئی ہی یہ جدید تحریک ہے، جس نے بھارت کو ایسے بودے عمل کرنے پر مجبور کر دیا ہے جو ہند کی پوری تاریخ میں نہیں ہوئے... موقوف (CASO) کو دوباہ شروع کرنا تو ایک بات، مگر چونکہ جنگ اب کسی ملک سے نہیں بلکہ ایک اللہ کے بات ماننے والے دیوانوں سے ہے، جن کو بھارت پہچانتا بھی ہے اور ان کا کئی مرتبہ پہلے سامنا بھی کر چکا ہے... اب کی بار بھارت ان کی ضربوں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے ہی "مہان سمبھدان" کو توڑنے کے درپے ہے... بھارتی آئین کے آرٹیکل 35A کو ختم کر کے کشمیر کی حیثیت بدلنے اور یہاں کی مسلم آبادی کو اقلیت میں بدلنے کی کوششیں زوروشور سے جاری ہیں... اب قانون تبدیل کیے جائیں یا ہندو آبادیاں بسائی جائیں، اب کشمیر اس امت کا 'اٹوٹ انگ' ہے! کشمیر ہی بھارت کا افغانستان بن جائے گا، اور یہیں سے اسلامیانِ ہند پر چھائی مشکلات چھٹنے کا وقت شروع ہو گا، ان شاءاللہ۔

(بقیہ صفحہ ۸۸ پر)

برما پکار رہا ہے!

برما کے مسلمانوں کی نصرت کے لیے قیادتِ عامہ جماعۃ قاعدۃ الجہاد کا بیان

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں، جس کا فرمان ہے:

وَ اِنِ اسۡتَنۡصَرُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ فَعَلَیۡکُمُ النَّصۡرُ اِلَّا عَلٰی قَوۡمٍۭ بَیۡنَکُمۡ وَ بَیۡنَہُمۡ مِّیۡثَاقٌ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ (الانفال:۷۲)

"اور اگر وہ تم سے دین (کے معاملات) میں مدد طلب کریں تو تم پر مدد کرنا لازم ہے۔ مگر ان لوگوں کے مقابلے میں کہ تم اور اُن میں (صلح) کا عہد ہو (مدد نہیں کرنی چاہیے) اور اللہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے"۔

حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا:

"اور جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ میں مدد کرے گا جہاں اس کی عزت خطرے میں ہو اور اس کی آبرو جارہی ہو تو اللہ اس کی ایسی جگہ پر مدد کرے گا، جہاں پر اس کو اللہ کی مدد محبوب ہو گی"۔ (ابوداؤد)

آج اراکان میں عالمی غنڈہ گردی کی بدولت بدترین جرائم کیے جارہے ہیں۔ یہ مسلمانوں کے خلاف عالمی کفریہ افواج کی جانب سے جلامارنے، لاشوں کو مسخ کرنے، اُن کے گھروں کو مکینوں سمیت تباہ کرنے جیسے جرائم ہیں۔ اہلِ اسلام کے حق تلفیاں کرنا، اُن کی زمینوں پر قابض ہوجانا، اُن کے مقدس مقامات (مساجد و مدارس) کو تباہ کرنا... یہ سب کچھ "انسدادِ دہشت گردی" کی مہم کے تحت ہو رہا ہے!

"دہشت گردی کے خلاف جنگ" کی غیر حقیقی اصطلاح کا استعمال 'ایک جدید رجحان بن گیا ہے، جس کو ہر حکمران اس نظام کے آقاؤں کے سامنے بطور عہد اپنی جان نثاری کے ثبوت کے طور پر پیش کرتا ہے۔ یہ صورت حال ویسی ہی ہے کہ عیسائی عقیدے کے مطابق اپنے مکروہ اعمال کے گناہوں، اپنی ناکامی اور جرائم کا اعتراف کرکے اپنے لئے ایک محفوظ رستہ تلاشا جائے، شاید ان کو امن کا نوبل انعام' جو کہ ہر پیشہ ور قاتل و مجرم کا تمغہ ہے' سے نوازا جائے۔

ارکان میں ہمارے مسلم بھائیوں کے ساتھ جس نوعیت کی وحشیانہ درندگی کا برتاو کیا جارہا ہے 'اس کو حکومت میانمار کی جانب سے ایک باغی گروہ کی کارروائی کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے اور یہی تصویر آل سعود کے میڈیا کے ذریعے شدومد کے ساتھ پیش کی جارہی ہے۔ یہ مجرمانہ طرزِ عمل کسی بھی صورت میں بغیر سزا کے معاف نہیں کیا جاسکتا اور برمی حکومت کو بھی اُن مظالم کا پورا بدلہ چکانا ہوگا جو ہمارے اراکانی مسلمان بھائیوں کے ساتھ روا رکھے جارہے ہیں!

اراکان کے مسلمانوں کی مدد کرنا شرعی فریضہ اور دینی ضرورت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاء وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا (النساء:۷۵)

"اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے پروردگار! ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی حدیث مبارکہ میں یہ حکم فرمایا ہے کہ

"ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ اُس سے دشمنی پالے، نہ اس کے ساتھ خیانت کرے۔ جو شخص بھی اپنے بھائی کی مدد میں کرتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کی مدد میں رہتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی مصیبت دور کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبت دور کردے گا، اور جو کوئی اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی پردہ پوشی فرمائیں گے"۔ (بخاری و مسلم)

ہم بنگلہ دیش، بھارت، پاکستان اور فلپائن میں موجود اپنے تمام مجاہد بھائیوں سے کہتے ہیں کہ وہ برما کے مسلمان بھائیوں کی مدد کے لیے اقدامات کریں! اس کے لیے اعداد، تدریب و تربیت کا بندوبست کریں تاکہ اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف مظالم کی روک تھام کی جاسکے اور اُن کے حقوق کی حفاظت یقینی بنائی جاسکے اور یہ سب یقینی طور پر صرف اور صرف قوت وطاقت کو بروئے کار لاکر ہی ممکن ہے۔

امتِ مسلمہ پر بھی لازم ہے کہ وہ اپنے اراکانی بھائیوں کی مدد کے لیے آگے آئے۔ اراکان کے مسلمانوں کو اس وقت ہر قسم کی امداد کی ضرورت ہے، مالی تعاون، ادویات، اشیائے خوردونوش، کپڑے اور ہتھیار... ساتھ ہی ساتھ اُن کے بدترین حالات کو درست انداز میں بیان کرکے، امت مسلمہ کو اُس کے دشمنوں کو پہچاننے اور اُس میں شعور کو پروان چڑھانے کی بھی ضرورت ہے۔

مسلمانوں سے موالات اور اُن کی نصرت 'ایمان کی مضبوط ترین کڑیوں میں سے ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ یُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ (التوبۃ:۷۱)

"اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ بھلائی کا حکم کرتے ہیں اور منکر سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے"۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مسلمان کی مثال ہم دردی و غم خواری میں ایک جسد کے اعضا کی طرح ہے، اگر ایک عضو درد میں مبتلا ہو تو تمام بدنِ انسانی بے چین رہتا ہے"۔

ان حالات میں اپنے مظلوم بھائیوں سے عسکری تعاون لازمی ہے۔ اگر دشمن مسلمانوں کی سرزمین پر حملہ آور ہو اور وہاں کے رہنے والے اپنی کمزوری یا قلتِ تعداد کے باعث اُن کے خلاف مزاحمت کے قابل نہ ہوں تو مسلمانوں کا اُن کے دشمنوں سے دفاع ہر ہر فرد پر فرض ہو جاتا ہے۔

علمائے احناف کا متفقہ فتویٰ ہے کہ اگر کفار مسلمانوں کی سرزمین پر حملہ آور ہوں تو وہاں کے رہنے والے ہر ہر فرد پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔ اور اگر اُس سرزمین کے باسی اس فریضے کو ادا کرنے سے قاصر ہوں یا سستی دکھائیں یا اس متعلق اللہ کے حکم سے سرتابی کریں تو یہ فریضۂ جہاد اُن کے قرب و جوار میں بسنے والے مسلمانوں پر فرض عین ہو گا، اسی طرح (فرضیت جہاد) کا یہ دائرہ پھیلتا چلا جائے گا، یہاں تک کہ شرق و غرب کے تمام مسلمانوں پر جہاد فرض عین ہو جائے گا۔

لہٰذا یہ تمام کرۂ ارض کے مسلمانوں پر فرض ہے کہ ہنگامی بنیادوں پر ایسے اقدامات کریں اور جان و مال کھپائیں کہ اُن کے بھائیوں کی ان مصائب سے جان خلاصی ہو۔ بے شک ایسا کرنے کی صورت میں یہ عمل اُن بہترین اعمال میں سے ہو گا جن کے ذریعہ بندۂ مومن کو تقربِ الٰہی میسر آتا ہے۔

اے اللہ! ہمارے اراکان کے بھائیوں اور تمام دنیا میں موجود مسلمانوں کے ساتھ اپنی مدد شامل حال فرما۔ اے اللہ! اپنی غیبی طاقتوں کے ذریعے اُن کی استعانت فرما، اور اُنہیں اُن کے دشمن پر فتح یابی عطا فرما۔ بے شک آپ ہی تمام تر طاقتوں اور قوتوں کے مالک ہیں۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

آواز آرہی ہے برما کی سرزمیں سے

آواز آرہی ہے برما کی سرزمیں سے
آیا نہیں مدد کو اک شخص بھی کہیں سے
کردار میں ہمارے، دھرنے جلوس و نعرے
مظلوم دربدر کا شکوہ ہے اہلِ دیں سے
بدھ مت کھڑے ہوئے ہیں لیکن مرا مسلماں
جنت کو دیکھتا ہے دنیا کی دُوربیں سے
دنیا کہ آخرت ہے دل میں خطیب تیرے
اِک روز کر کے دیکھو خطبہ دلِ حُزیں سے
ارکان کا فسانہ حاکم کو مت سنانا
حاکم کو ہے محبت مغرب سے اہلِ چیں سے
اُمت نے قومیت کے بُت کو گلے لگایا
ہر آدمی پریشاں اپنوں کی نکتہ چیں سے
اس عارضی جہاں کی قسمت فنائیت ہے
حرص و ہوس کو چھوڑو لڑنے چلو لعیں سے
جلتی ہے میری مسجد کہتے ہیں جلتے منبر
حالات سب سنانا جا کر مجاہدیں سے
فتنوں بھرے جہاں میں اپنے فضل سے مولیٰ
امت کو تو بچانا ہر مارِ آستیں سے
امت کو جسدِ واحد فرما دیا نبی ﷺ نے
لینا ضرور بدلہ برما کے مشرکیں سے
توحید کا ترانہ میدان میں سنانا
ہدہد کی یہ گذارش ہر صاحبِ یقیں سے

ھدھد آلہ آبادی

برما... ایسا زخم جو بُھلا دیا گیا

برما کے مسلمانوں کی نصرت کے لیے ابھارنے پر جماعۃ قاعدۃ الجہاد فی جزیرۃ العرب کے رہ نما شیخ خالد بن عمر باطرفی حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والعاقبۃ للمتقین، ولاعدوان الا علی الظالمین، والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد، نبی الرحمۃ والملحمۃ، وعلی آلہ وصحبہ، ناصر المستضعفین وکاسر شوکۃ الجبارین

اما بعد:

تمام دنیا میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیوں!

اراکان کے مسلمانوں پر بیتنے والے سانحات سے متعلق شرق و غرب نے سنا، یہاں تک کہ کفار میں سے بھی کچھ لوگوں نے وہاں مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے سلوک پر اپنے رد عمل کا اظہار بھی کیا ہے اور نفرت سے بھرے ہوئے بدھ پرستوں کی حرکتوں پر کئی رپورٹس شائع کی ہیں جو بتوں کو اور اپنی منحوس فوج و حکومت کو پوجتے ہیں۔ جنہوں نے عزت مآب مسلمان عورتوں کی عصمت دری کی، ان کے گھروں کو آگ لگائی، ان کے بے گھر کیا اور مساجد کو تباہ کیا۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ اللہ رب العزت کی عبادت کرتے ہیں۔ ان مجرم بت پرستوں کے سرغنہ مذہبی پیشواؤں نے برملا کہا کہ اگر وہ مسلمانوں کو یونہی چھوڑ دیں گے تو ملائیشیا اور انڈونیشیا کی طرح چند سالوں کے دوران ہی برما میں مسلمانوں کی اکثریت ہو جائے گی۔ جو بات یہ کافر نہیں جانتے وہ یہی ہے کہ چاہے وہ اسلام اور مسلمانوں کو روکنے اور انہیں محدود کرنے کی جتنی بھی کوشش کریں، ان کے تمام کوششیں اور اموال مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گے کیونکہ اس دین کی حفاظت اور اشاعت کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہی اس کا نگہبان ہے۔

یہ وہ دین ہے جس نے بالآخر تمام باطل ادیان پر غالب آنا ہے، چاہے مشرک اور کفار کو یہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔ میرے عظیم رب نے فرمایا ہے:

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (التوبہ: ۳۲، ۳۳)

”یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کئے بغیر رہنے کا نہیں اگرچہ کافروں کو برا ہی لگے۔ وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دین حق سے کر بھیجا تاکہ اس (دین) کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ کافر ناخوش ہی ہوں“۔

اور اللہ تعالیٰ نے اسی بات کا اپنی کتاب میں دو دفعہ ذکر کیا ہے، یہی بات تمیم داری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”یہ دین ہر اس جگہ تک پہنچ کر رہے گا، جہاں دن اور رات کا چکر چلتا ہے، اللہ کوئی کچا پکا گھر ایسا نہیں چھوڑے گا، جہاں اس دین کو داخل نہ کر دے، خواہ اسے عزت کے ساتھ قبول کر لیا جائے یا اسے رد کر کے (دنیا و آخرت کی) ذلت قبول کر لی جائے، عزت وہ ہو گی جو اللہ اسلام کے ذریعہ عطا کرے گا اور ذلت وہ ہو گی جس سے اللہ کفر کو ذلیل کرے گا“(مسند احمد)

اہل ایمان کی آنکھیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ اس فیصلے کی بدولت ٹھنڈی ہو جائیں گی اور کفار بالضرور ذلیل ور سوا ہوں گے، یقیناً اس کا وعدہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ سچا ہے۔ اور خوب جان رکھو کہ جتنی تکالیف زیادہ ہوں گی اتنا ہی یہ دین تیزی سے پھیلے گا۔ مسلمان جس قدر اپنے دین پر مضبوطی اور ثابت قدمی دکھاتے ہیں، اُسی قدر اُنہیں آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اہل ایمان کو دوسروں پر ہر لحاظ سے برتری حاصل ہے کیونکہ جب بھی کوئی ان میں سے کسی ایک پر بھی زیادتی اور ظلم کرتا ہے تو وہ تمام کے تمام ایک جسم کی مانند اس کی تکلیف محسوس کرتے ہیں، جیسا کہ کسی ایک عضو میں تکلیف کی وجہ سے پورا جسم تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے اور سو نہیں سکتا۔ اسی بابت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

”مسلمان کی مثال ہم دردی و غم خواری میں ایک جسد کے اعضا کی طرح ہے، اگر ایک عضو درد میں مبتلا ہو تو تمام بدنِ انسانی بے چین رہتا، بخار میں مبتلا رہتا اور نیند سے کوسوں دور ہوتا ہے“۔(متفق علیہ)

اور اہل ایمان کا باہمی تعلق ایسا ہے گویا ایک دیوار ہوں کہ جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا“(متفق علیہ)

اور بدھ پرست یہ خیال نہ کریں کہ عالم کفر کے سردار امریکہ کے خلاف جہاد کو اپنی ترجیح میں رکھ کر ہم اتنے زیادہ مصروف ہو چکے ہیں کہ ہم اپنے بھائیوں کو ان کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں گے۔ ہرگز نہیں! یہ ہمارا دین بالکل بھی نہیں ہے، ہمارا دین تو ہمیں مومنین کی ہر طرح سے نصرت کرنے کا حکم دیتا ہے۔

ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"جو کسی مسلمان شخص کو کسی ایسی جگہ میں ذلیل کرے گا، جہاں اس کی بے عزتی کی جائے اس کی عزت میں کمی آئے تو اللہ اسے ایسی جگہ ذلیل کرے گا، جہاں وہ اس کی مدد کا طالب ہو گا، اور جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ میں مدد کرے گا جہاں اس کی عزت میں کمی آ رہی ہو اور اس کی آبرو جا رہی ہو تو اللہ اس کی ایسی جگہ پر مدد کرے گا، جہاں پر اس کو اللہ کی مدد محبوب ہو گی"۔

ہمارے کئی مسلمان بھائیوں نے برما میں اہل ایمان پر سختیوں اور ان مصائب کا تذکرہ کیا ہے جس میں وہ بت پرستوں کے ہاتھوں مبتلا ہیں۔ ان بت پرستوں نے وہاں مسلمانوں کو مغلوب کیا ہوا ہے۔ ان بھائیوں نے مشرق و مغرب سے مطالبہ کیا ہے کہ اپنے مال، جان وغیرہ سے وہاں کے مسلمانوں کی مدد کریں تاکہ وہ ان کے شکر گزار ہو سکیں۔ مسلمانوں کو جان لینا چاہیے کہ عالم کفر اور اس کے ادارے جیسے اقوام متحدہ وغیرہ، اگر ان کے مصائب میں اضافہ نہیں کرتے تو اس میں کمی بھی نہیں کریں گے۔ اور جس عالمی چارٹر کا یہ (کفار) ڈھنڈورا پیٹتے ہیں تو وہ صرف کافروں کے لیے ہے۔ اگر یہ بت پرست مسلمانوں کی بجائے یہودیوں، عیسائیوں وغیرہ پر مسلط ہوتے تو تب آپ دیکھتے کہ یہ مذمتیں اور قرادادیں پاس کرنے کے بعد کیسے اجتماعی طور پر حرکت میں آ جاتے۔

برما کے مسئلے پر توجہ دینے والے ہمارے مسلمان بھائیوں نے کئی ایک تجاویز مختلف طریقوں سے پیش کیں لیکن بد قسمتی سے ان میں سے کسی کا دھیان بھی اس حل کی طرف نہ گیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں تجویز کیا ہے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاء وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا (النساء:۷۵)

"اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے پروردگار! ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما"۔

جب بنی اسرائیل پر کفار کا تسلط ہوا اور اُنہوں نے بنی اسرائیل کو اُن کے گھروں سے نکالنا اور بیٹوں سے محروم کرنا شروع کیا تو بنی اسرائیل نے کفار کی اس جارحیت سے نمٹنے کا شرعی طریقہ جان لیا، کہ یہ طریقہ صرف قتال فی سبیل اللہ ہی ہے۔ اسی متعلق اللہ تعالیٰ ہمیں آگاہ فرماتے ہیں:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا (البقرۃ:۲۴۶)

"بھلا تم نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا جس نے موسیٰ علیہ السلام کے بعد اپنے پیغمبر سے کہا کہ آپ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دیں تاکہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد کریں؟ (وقت کے) پیغمبر نے کہا کہ اگر تم کو جہاد کا حکم دیا جائے تو عجب نہیں کہ لڑنے سے پہلو تہی کرو وہ کہنے لگے کہ ہم اللہ کی راہ میں کیوں نہ لڑیں گے جب کہ ہم وطن سے (خارج) اور بال بچوں سے جدا کر دیئے گئے"۔

وقت کے پیغمبر نے دفعِ ظلم کے لیے اُن کے بتائے گئے طریقہ کو رد نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ ہمیں بتلا رہے ہیں کہ اس کے بعد وہ اپنے دشمنوں سے لڑے اور قلت تعداد کے باوجود اُنہیں شکست دی۔ اسی لیے اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر یہ قتال فی سبیل اللہ نہ ہو تو زمین فساد سے بھر جائے:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ (البقرۃ:۲۵۱)

"اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض سے دفع نہ کرتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا لیکن اللہ تعالیٰ دنیا والوں پر فضل و کرم کرنے والا ہے۔"

اس عظیم ذات نے واضح طریقے سے ہمیں بتا دیا ہے کہ یہ دفاع اور قتال فی سبیل اللہ ہی دین کی حفاظت، شعائر دین اور مقامات مقدسہ کے تحفظ کی ضمانت ہے:

الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ (الحج:۴۰)

"یہ وہ ہیں جنہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا، صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے، اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ڈھا دی جاتیں جہاں اللہ کا نام باکثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے"۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں واضح کرکے بتادیا ہے کہ وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بنا پر کافر اقوام ہم پر غالب آئیں گی اور ہم پر ذلت مسلط ہو گی۔ وہ وجہ سوائے جہاد اور قتال کو چھوڑنے اور دنیا اوراس کے سازوسامان سے محبت کے اور کچھ نہیں !اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"جب تم بیع عینہ کرنے لگو گے گایوں بیلوں کے دم تھام لو گے، کھیتی باڑی میں مست ومگن رہنے لگو گے، اور جہاد کو چھوڑ دو گے، تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط کر دے گا، جس سے تم اس وقت تک نجات و چھٹکارانہ پا سکو گے جب تک اپنے دین کی طرف لوٹ نہ آؤ گے"۔(ابوداؤد)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزید فرماتے ہیں:

"قریب ہے کہ دُنیا کی قومیں تم پر یوں ٹوٹ پڑیں جیسے بھوکے کھانے کے تھال پر ٹوٹ پڑتے ہیں" صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول کیا اس لئے کہ تب ہم بہت تھوڑے ہوں گے ؟ فرمایا"نہیں نہیں! اس روز تعداد میں تو تم بہت زیادہ ہو گے۔ مگر تم خس وخاشاک ہو گے جیسے خس وخاشاک سیلاب (کی سطح) پر ہوا کرتے ہیں۔ اللہ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہاری ہیبت ختم کر دے گا اور تمہارے دلوں میں وَھَن (کمزوری) ڈال دے گا صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول یہ وَھَن کیا ہو گا؟ فرمایا: "دُنیا سے محبت اور موت سے فرار"۔(ابوداؤد)

مسند احمد کی روایت کے الفاظ ہیں:

"پوچھا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !وَھَن کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی محبت اور قتال فی سبیل اللہ سے نفرت"۔

جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ ظالموں کے ظلم کو ختم کرتا ہے اوراُن کی شیطانی حرکتوں کا سدباب کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا(النساء:۸۴)

"تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا رہ، تجھے صرف تیری ذات کی نسبت حکم دیا جاتا ہے، ہاں ایمان والوں کو رغبت دلاتا رہ، بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی جنگ کو روک دے اور اللہ تعالیٰ سخت قوت والا ہے اور سزا دینے میں بھی سخت ہے"۔

جہاد کی تربیت اور تیاری کے نتیجے میں بھی اللہ تعالیٰ نظر آنے والے دشمنانِ اسلام اور پوشیدہ دشمنوں کے دلوں میں رعب ڈال دیتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ(الانفال:۶۰)

"تم ان کے مقابلے کے لئے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی کہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو اور ان کے سوا اوروں کو بھی، جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں خوب جان رہا ہے"۔

ہم برما میں موجود اپنے بھائیوں سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اعداد جہاد کے لیے کمربستہ ہو جائیں اوراس کے لیے خود کو پوری طرح تیار کریں، اور ہم تمام دنیا خصوصاً بنگلہ دیش، ملائیشیا اور انڈونیشیا کے مسلمانوں سے برما میں اپنے بھائیوں کی مدد کی اپیل کرتے ہیں اور ان سے درخواست کرتے ہیں کہ اپنی طرف سے جس قدر ہو سکے ان کی امداد کیجیے اور کسی بھی قسم کے نصرت کو ہلکا مت جانیے جس کی طرف ہمارے کئی مسلمان بھائیوں اور جماعتیں اعلان کر چکی ہیں۔

اور ہم دنیابھر کے مجاہدین خصوصاً جماعت قاعدۃ الجہاد برصغیر سے وابستہ بھائیوں درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان بت پرستوں کا علاج کریں اور انہیں دِکھادیں کہ کیسے ایک مومن دوسرے مومن کے دفاع میں فولادی دیوار کی مانند ہوتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے اراکانی بھائیوں کے خلاف ان ظالمانہ اقدامات میں برمی فوج اور حکومت بھی ملوث ہے پس ان کے خلاف جہاد میں کسی بھی قسم کی کوتاہی سے کام مت لیجیے۔

ہم برما میں موجود اپنے بھائیوں کو ہر گز تنہا نہیں چھوڑیں گے۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ ،نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

"آدمی جب کسی مسلمان بھائی کی کسی دنیا کی تکلیف کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکلیف کو دور فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد میں اس وقت تک لگے رہتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے"۔

اے اللہ! برما میں مسلمانوں کو فتح یاب فرما، ان کے دلوں کو ٹھنڈک بخش دے اور ان کے زخموں کا مداوا فرما، اور اپنی طرف سے ان کے لیے کوئی مددگار مقرر فرما۔ اے مظلوموں کے رب! مظلوموں کو فتح دلادے اور یقیناً نصرت آپ ہی کی قدرت میں ہے۔ اے اللہ! ظالموں اور ان کے مددگاروں سے انتقام لے اور برمی پولیس، حکومت اور بت پرستوں پر ہمیں غالب فرما، آمین۔

والحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

☆☆☆☆☆

اراکان مدد کے لیے پکار لگا رہا ہے...ہے کوئی جواب دینے والا؟

روہنگیا میں مسلمانوں کی نسل کُشی سے متعلق قیادتِ عامہ حرکۃ الشباب المجاہدین کا بیان

ہمارے کانوں تک برما کے علاقے اراکان میں کمزوز مسلمان بھائیوں کی خوف سے متعلق خوف ناک خبریں پہنچ رہی ہیں۔ آہ! مدد کے لیے لگائی جانے والی یہ آوازیں اور پکار ہمارے دلوں کو کس قدر زخمار ہی ہے...یہ پکار تو ساری دنیا میں سنی جا رہی ہے لیکن اُنہیں اس ظلم اور قہر سے بچانے کے لیے اب تک کہیں سے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا...

ہزاروں کی تعداد میں شہدا ہیں اور لاکھوں مہاجرین ہیں اور وہ بھی جنہوں نے ظالم بدھ پرستوں کے ہاتھوں ذلت آمیز موت سے بچنے کے لیے خود کو بے رحم سمندری موجوں کے حوالے کر دیا ہے۔ یہ ظالم بدھ بھکشو' بدترین طریقوں سے قتل عام کرنے کے ماہر ہیں۔ مسلمانوں پر ظالمانہ تشدد اور اُن کی جبری بے دخلی کے حوالے سے بدھ بھکشوؤں کی کوئی مذمت نہیں کرتا۔ یہ صورت حال ہر مسلمان سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ آنکھیں کھولے اور اس عالمی منافقانہ طرز عمل کا بغور مشاہدہ کرے اور عالمی امن کے ٹھیکے داروں کی افسوس ناک خاموشی کو بھی یاد رکھے۔

خاص طور پر جب ہم برما کے حوالے سے اس مجرمانہ عالمی ردعمل کا موازنہ عراق کے یزیدی قبیلہ کی اقلیت کی طرف سے مدد کے لیے لگائی جانے والے پکار کے ردعمل سے کریں۔ اُس وقت تو امریکہ اور برطانیہ کے ہوائی جہاز اڑانے بھر بھر کے اُن کی مدد کے لیے آتے تھے، انٹیلی جنس اور فوجی عملہ کو ''ایڈالرٹ'' رکھا گیا، جب کہ عالمی ذرائع ابلاغ کی جانب سے اس مسئلہ کی بھرپور کوریج' یزیدی اقلیت سے بین الاقوامی تعامل کو ظاہر کرتی تھی۔

جب کہ میانمار میں ۵ ملین سے زائد مسلمان ہیں، جن میں سے اکثر دہائیوں سے ظلم وستم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ اور ''عالمی برادری'' اُن کے لیے ذرہ برابر بھی حرکت میں نہیں آسکی کہ اُنہیں اُن کے دشمن سے بچایا جاسکے۔ یہ ''عالمی برادری'' بس اسی پر مطمئن ہے کہ مذمت کر دی اور تنبیہی پیغامات دے دیے جب کہ مجرم بدھ بھکشو' مسلمانوں کا قتل عام کرنے اور اُن پر انسانی تاریخ کا بدترین ظلم ڈھانے سے ذرا دیر کو باز نہیں آئے۔ اس تمام کچھ کے باوجود ہم نے نہیں سنا کہ ان شیطانی بدھ جتھوں کو دہشت گردوں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہوں، حالانکہ وہ میانمار حکومت کی چھتری تلے اپنے تمام جرائم کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

روہنگیائی مسلمانوں کے ساتھ پیش آنے والے حالیہ سانحات کی جڑیں تاریخ کی گہرائیوں میں اتری ہوئی ہیں۔ اور یہ دنیا کی سب سے مفلوک الحال اقلیت گردانے جاتے ہیں، ناخواندگی میں سب سے آگے، بے روزگاری میں گھرے ہوئے، سب سے زیادہ ضرورت مند اور ظلم اور مصائب کو سب سے زیادہ جھیلنے والے مسلمان ہیں۔ ۱۹۷۰ء اور ۱۹۸۰ء کی دہائیوں میں میانمار کی حکومت نے لاکھوں مسلمانوں کو ہمسایہ ملک بنگلہ دیش جانے پر مجبور کیا...اور یہ حکومت اب بھی اپنی ظالمانہ اور جارحانہ پالیسیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ روہنگین مسلمانوں کے ساتھ برتے جانے والے اس ساری جرم وزیادتی کے معاملات کی سوائے اس کے اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ (البروج:۸)

''ان کو مومنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ اللہ پر ایمان لائے ہوئے تھے جو غالب (اور) قابل ستائش ہے''۔

اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:

وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا (البقرۃ:۲۱۷)

''یہ لوگ (کفار) ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر مقدور رکھیں تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں''۔

ہمارے اوپر گزرنے والے ان تمام حالات کی خبر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی صدیوں پہلے ہمیں دے دی تھی۔ ابوداؤد میں سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قریب ہے کہ دُنیا کی قومیں تم پر یوں ٹوٹ پڑیں جیسے بھوکے کھانے کے تھال پر ٹوٹ پڑتے ہیں'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول کیا اس لئے کہ تب ہم بہت تھوڑے ہوں گے؟ فرمایا ''نہیں نہیں! اس روز تعداد میں تو تم بہت زیادہ ہو گے۔ مگر تم خس وخاشاک ہو گے جیسے خس وخاشاک سیلاب (کی سطح) پر ہوا کرتے ہیں۔ اللہ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہاری ہیبت ختم کر دے گا اور تمہارے دلوں میں وَھَن (کمزوری) ڈال دے گا صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول یہ وَھَن کیا ہو گا؟ فرمایا: ''دُنیا پہ ریجھ جانا اور موت سے جی چرانا''۔

اس حدیث میں جہاد کو لازم پکڑنے کا بیّن ثبوت ہے۔ اسی کے ذریعے اہلِ اسلام کو اُن کے دشمنوں کے خوف سے حفاظت میسر آسکتی ہے۔ لہٰذا یہی وہ اولین چیز ہے جس کو اپنانے کی طرف ہم میانمار میں اپنے مسلمان بھائیوں کو ابھارتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ (الانفال:٦٠)

اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) طاقت سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لئے مستعد رہو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے 'ہیبت بیٹھی رہے گی"۔

لہٰذا اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی تعمیل اور فریضۂ جہاد کی ادائیگی لازم ہے تاکہ ہم ذلت کے گڑھوں سے نکل کر عزت و سربلندی کے مقام پر فائز ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (الانفال:٢٤)

"اے اہلِ ایمان! اللہ اور اس کے رسول کی تعمیل کرو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ایسے کام کے لئے بلاتے ہیں جو تمہیں زندگی (جاوداں) بخشتا ہے۔ اور جان رکھو کہ اللہ 'آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اس کے روبرو جمع کیے جاؤ گے "۔

اے تمام عالم میں بسنے والے مسلمانو! اور خصوصاً بنگلہ دیش، ملائیشیا، پاکستان، بھارت اور انڈونیشیا کے مسلمان بھائیو! خوب جان لو کہ اگر تم نے روہنگیائی مسلمانوں کا کُھلا جانا قبول کر لیا، اُنہیں تنہا چھوڑ دیا، اُن کے درد اور تکلیف کو پر اُن کے ساتھ کھڑا ہونے کی بجائے اپنے ہونٹوں پر خاموشی کی قفل چڑھا لیے تو یاد رکھو کہ آج یہ سانحہ روہنگیائی مسلمانوں پر بیت رہا ہے تو کل لازماً یہی سب کچھ تمہیں بھی بھگتنا ہو گا!!!

آج تمہاری ذمہ داری ہے کہ پوری ایمان داری اور سنجیدگی سے اپنے دین اور اپنے بھائیوں کے حق میں کھڑے ہو جاؤ کہ صرف یہی تمہاری نجات، قوت اور کامیابی کا راستہ ہے۔ لہٰذا اس ظلمِ عظیم کی مذمت کرو اور تمام مسلمانوں اور اہلِ ایمان کی مدد و پشتی بانی کے لیے ہر انداز میں ڈٹ جاؤ۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاء وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا (النساء:٧٥)

"اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے پروردگار! ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما"۔

اسی طرح ہم جماعۃ قاعدۃ الجہاد برصغیر سے وابستہ اپنے بھائیوں سے بھی کہتے ہیں کہ وہ خود کو مجتمع کریں، ان شیطانی بدھوؤں کے خلاف کارروائیوں کا آغاز کر دیں اور اُنہیں نشانہ بنا کر اُن لوگوں کے لیے باعثِ عبرت بنا دیں جو عبرت پکڑنا چاہیں۔ اور اُن تمام کفار کے لیے بھی جو مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا چاہتے ہیں، چاہے وہ کوئی بھی کفار ہوں!

اگرچہ ہم جغرافیائی طور پر اپنے اراکانی مسلمان بھائیوں سے دور ہیں لیکن ہم مشرقی افریقہ میں محاذ سجائے ہوئے ہیں اور ہم اس پر پوری طرح توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں اور اسی طرح ہم ہر اُس محاذ کی طرف متوجہ ہیں جہاں ہمارے مسلمان بھائیوں کو دبا کر رکھا گیا ہے۔ ہم نے نفیرِ جہاد 'اُنہی کی نصرت کے لیے بلند کی ہے۔ اور اُنہی کی خاطر ہم راہِ جہاد و رباط پر گامزن ہیں۔ تاکہ امتِ مسلمہ پر چھائی ذلت اور درماندگی کا خاتمہ ہو اور اس کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہو۔ ہم اس کی خاطر ہر قیمت چکائیں گے۔

اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيعَ الْحِسَابِ ، مُجْرِيَ السَّحَابِ ، هَازِمَ الأَحْزَابِ ، اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ اللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَالْمُرْتَدِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ۔ اللّٰهُمَّ انْصُرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِخْوَانِنَا الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَوْرَمَا وَفِيْ كُلِّ مَكَانٍ

اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے، بادلوں کو چلانے والے، لشکروں کو شکست دینے والے، ان (لشکروں کو) شکست سے دوچار فرمائیے، انہیں ہلا ماریئے۔ اے اللہ! آپ ان لشکروں کو شکست دے دیجیے، ان مرتدین اور منافقین کو شکست دے دیجیے، اے اللہ مسلمانوں کی مدد فرمائیے، ہمارے مسلمان بھائیوں کی جو برما میں ہیں اور جو تمام عالم میں ہیں 'اُن کی مدد فرمائیے۔

اے اللہ! اس امت کو صالح قیادت عطا فرما، جس کے تحت آپ کے فرماں بردار لوگ عزت مند ہوں اور نافرمان ذلیل و رسوا ہوں، جو بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں، آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

برما... مظلومیت کے اندھیرے، جہاد فی سبیل اللہ ہی سے چھٹیں گے!

کاشف علی الخیری

برمی مسلمانوں پر ظلم و ستم:

تاریخی حوالے سے دیکھا جائے تو ۱۷۸۴ء تک اراکان کا خطہ ایک آزاد مسلم ریاست کی حیثیت رکھتا تھا۔ برما کی ۶ کروڑ کی آبادی میں مسلمان ۷۵ لاکھ کے قریب ہیں اور ان میں سے ۳۵ لاکھ روہنگیا مسلمان ہیں جو کہ زیادہ تر اراکان میں رہتے ہیں۔ ان تمام مسلمانوں کے اسلاف میں عرب، افغانی، ایرانی، ترکی اور بنگالی شامل ہیں۔

عالمی طاغوت نے یہ طے کر رکھا ہے کہ جن جن مسلم مقبوضات پر کفر کا تسلط ہو جائے اُن کے ناموں کو بدل دیا جائے تا کہ ان کا تاریخ سے رشتہ کٹ جائے اور امت بھی نئے نام سے ان کو پہچان نہ سکے۔ یہی کچھ برما اور اراکان کے ساتھ کیا گیا۔

برما میں مسلمان سب سے پہلے صوبہ اراکان (رکھائن) پہنچے تھے۔ مسلمانوں کی تبلیغ، حسن سلوک، خواتین کے ساتھ عزت و احترام، تجارت میں ایمان داری جیسی صفات کو دیکھ کر مقامی آبادی تیزی سے مسلمان ہونا شروع ہو گئی۔ نسلاً یہ سارے مسلمان عرب سے تعلق رکھتے تھے۔ برما میں رہنے والے بدھ مت تبت سے آکر یہاں آباد ہوئے۔ ۱۴۳۰ء سے ۱۷۸۴ء تک اراکان میں مسلمانوں کی حکومت رہی اور اس دوران میں شریعت کے ثمرات 'امن اور اطمینان کی صورت میں ملتے رہے۔ اس کے بعد بدھوں نے منصوبہ بندی کے ساتھ مسلمانوں کو حکومت بدر کر کے اپنی بادشاہت قائم کر لی اور مسلمانوں کے خلاف ظلم و تشدد اور قتل و غارت گری کا آغاز کر دیا۔ پورے ملک میں مساجد اور مدارس کو منہدم کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ مسلمانوں کے خلاف کارروائیوں کے لیے ایک فوج "ماگھ ملیشیا" کے نام سے بنائی گئی۔ جو مسلمانوں کو قتل کرنے، املاک کو لوٹنے، گھروں کو آگ لگانے، مساجد کو تباہ کرنے کا کام کرتی تھی۔

۱۸۲۴ء میں برطانوی حکومت قائم ہونے کے بعد اراکان کے مجاہد مسلمانوں نے ایک سو سال تک برطانوی حکومت سے جنگ کی، پھر کچھ عاقبت نااندیش اور غدار مسلمانوں کی وجہ سے اراکان بھی انگریزوں کے قبضے میں چلا گیا۔ برطانوی حکومت نے بھی "ماگھ ملیشیا" کو مزید مسلح کر کے مسلمانوں کے خلاف غنڈہ گردی کی کھلی چھوٹ دے دی۔ مصیبت زدہ مسلمان مختلف قریبی ممالک میں پناہ لینے پر مجبور ہونے لگے۔

۱۹۴۸ء میں انگریزوں سے آزادی کے وقت بھی مسلمانوں کی حالت کو اسی طرح رکھا گیا اور انہیں اکثریت میں ہونے کے باوجود خود مختاری نہیں دی گئی۔ ۱۹۶۲ء کو یہاں چین اور روس کی حمایت یافتہ کمیونسٹ فوجی حکومت آئی جو ظلم میں سب سے بڑھ کر ثابت ہوئی۔ اس نے سرکاری ملازمتیں تو کجا ایک عام فیکٹری تک میں مسلمان ملازم رکھنے پر پابندی لگا دی اور اب تک صورت حال یہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے تعلیم ممنوع، سرکاری اداروں میں داخلہ ممنوع قرار پایا۔ مسلمانوں کو گھروں سے بے دخل کیا گیا اور سیکڑوں گھروں کو جلا دیا گیا۔ شادی کرنے کا ٹیکس، جھونپڑیوں تک پر ٹیکس لگا دیا گیا۔ مسلمان بیوہ کو دوسری شادی کرنے کے لیے کم از کم ۳ سال انتظار کرنا پڑتا ہے۔ شادی کرنے والوں کو چار حکومتی ایجنسیوں سے اجازت لینا پڑتی ہے اور حلف نامہ بھرنا پڑتا ہے۔ سڑکوں اور فوجی چھاؤنیوں کی تعمیر کے لیے مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں سے بیگار لیا جاتا ہے۔ آئے دن کسی نہ کسی مسلمان کو درختوں سے باندھ کر جسم میں لوہے کے کیل ٹھونک دیے جاتے ہیں۔ خواتین اور بچیوں کو اغوا کرنا معمول ہے۔ چودہ پندرہ سال کے لڑکوں کو زبردستی فوجی خرکاروں کے کیمپ میں بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ ظالمانہ کارروائیاں تو معمول کے واقعات ہیں، جو ان مظلوم مسلمانوں کی زندگی کا حصہ بن گئے ہیں۔

برمی مسلمانوں پر ظلم و ستم کی تاریخ:

ایک طویل عرصے سے برمی مسلمانوں پر تاریخ کا بدترین ظلم کیا جاتا رہا ہے۔ جو کہ عالمی میڈیا کی خبروں کا حصہ بننے سے قاصر ہے۔ زیر نظر مختصراً مسلمانوں کی نسل کشی کا حکومتی سلسلہ ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس طرح منظم و مربوط انداز میں یہ کام ہو رہا ہے۔

- ۱۹۴۲ء میں بودھوں نے مسلمانوں کے خلاف ایک منظم تحریک شروع کی، مارچ ۱۹۴۲ء سے جون ۱۹۴۲ء تک تین ماہ میں ڈیڑھ لاکھ مسلمان شہید اور پانچ لاکھ بے گھر ہوئے۔
- ۱۹۴۸ء میں BTF آپریشن میں ۳۰ ہزار سے زائد مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔
- ۱۹۵۰ء میں ۳۰ ہزار، ۱۹۵۶ء میں ۱۳ ہزار، ۱۹۶۲ء میں ۲۵ ہزار، ۱۹۷۸ء کے آپریشن میں ۳ لاکھ اور ۱۹۹۱ء میں دو لاکھ ۶۵ ہزار ۹۷-۱۹۹۶ء میں ۲۰ ہزار مسلمانوں کو برما سے نکال دیا گیا۔
- دسمبر ۱۹۷۴ میں اڑھائی سو خاندانوں کو سمندر میں ڈبو کر شہید کیا گیا۔
- ۱۹۷۸ء میں تین ہزار سے زیادہ مسلمانوں کو تھیلوں میں بند کر کے سمندر میں پھینک دیا گیا اور ۲۰ مسلمانوں کو زندہ دفن کر دیا گیا۔ اسی سال ایک مسجد سے ۱۲۰ خواتین کی لاشیں ملی۔ اپریل ۱۹۷۸ء میں ضلع اکیاب میں ۸ ہزار مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔
- ۱۹۹۱ء اور ۲۰۰۰ء کے آپریشن میں ۱۸۰۰ سے زیادہ مسلم آبادیوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ ۲۰۰ سے زیادہ مساجد کو اصطبل اور ملٹری کیمپس میں تبدیل کر دیا گیا۔
- ۵/ اپریل ۱۹۹۲ء میں صرف ایک مسجد میں ۲۰۰ مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔
- فروری ۲۰۰۱ء کے فسادات میں ۸ سو مسلمانوں کو شہید کیا گیا اور ۷ سو اغوا ہوئے۔
- صرف ۲۰۰۲ء میں ۴۰ مساجد کو نذر آتش کیا گیا۔

- مئی، جون ۲۰۱۲ء میں نوے ہزار مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔

بدھ مت کا دعوی امن پسندی:

بدھ مت اپنی امن پسندی کے حوالے سے بڑی شہرت رکھتا ہے۔ گوتم بدھ تو ساری دنیا میں امن کا داعی مشہور ہے۔ لیکن برما کے حالیہ واقعات کے تناظر اور پچھلی ساری تاریخ اس نام نہاد "امن پسندی" اور انسانیت سے محبت کا پول کھولنے کے لیے کافی ہے۔ برما میں ان بدھ بھکشوؤں نے سفاکی، درندگی، خباثت اور وحشیانہ ظلم کی تاریخ رقم کی ہے۔ ایسا ظلم جس کو دیکھنا اور سننا بھی صاحبِ دل کے لیے ممکن نہیں لیکن اس کے روحِ رواں کی حیثیت سے گوتم بدھ کے چیلے نظر آتے ہیں۔ یہ ساری سیاہ کاری اور درندگی صرف مسلمانوں کے خلاف ہے۔ کیونکہ ان کا جرم صرف ان کا کلمہ گو ہونا ہے جو کہ کفار کے لیے ناقابل برداشت ہے۔ لہٰذا اس سارے عمل میں کیا بدھ، کیا عیسائی، کیا یہودی اور کیا ہندو......سب ایک ہیں۔ "الکفر ملۃ واحدۃ" کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو دنیا میں جہاں جہاں مسلمانوں پر ظلم توڑا جارہا ہے وہاں کفار کا اتحاد دیکھ لیا جائے۔ مقام عبرت یہ ہے کہ امت مسلمہ کے غافلوں پر پھر بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔

وطنیت پرستی کی بدترین مثال...بنگلہ دیش:

مسلمانوں کی فلاح، کامیابی اور کامرانی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ عصر حاضر کی کافرانہ وطن پرستی ہے جس کا تازہ ترین ثبوت اراکان کے مظلوم مسلمانوں کے سلسلے میں بنگلہ دیش نے دیا ہے۔ بے گھر، بے بس، لٹے پٹے، زخمی مسلمانوں نے قریب ترین علاقے بنگلہ دیش کی طرف نقل مکانی کرنے کی کوشش کی تو بنگلہ دیش کی "مسلمان حکومت" نے ان کشتیوں کا رخ ساحل پر پہنچنے سے پہلے ہی موڑ دیا اور بنگلہ دیش آنے سے روک دیا۔ اس لیے کہ بنگلہ دیش ایک "الگ ملک" ہے، اس کو اس سے کوئی سروکار نہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ اس کے پہلو میں کیا ہو رہا ہے۔ لہٰذا اس کی سرحدیں "بین الاقوامی قوانین" کی روشنی میں مظلوم و مقہور مسلمانوں کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ ہے وہ وطن پرستی جو ایک مسلمان کو پاکستانی، بنگالی، برمی، سوڈانی تو بنا دیتی ہے لیکن "المسلم أخوالمسلم" کی تعلیم سے عاری اور بے زار کر دیتی ہے۔

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

امارت اسلامیہ افغانستان کا اعلامیہ:

امارت اسلامیہ افغانستان نے اپنے اعلامیے میں برما کے مسلمانوں کی حالت زار پر دکھ، تکلیف اور درد کا اظہار کیا...یہ الفاظ قیادتِ جہاد کے مسلمانوں کے غموں میں گھلنے اور اُن کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنے کی غماضی کرتے ہیں:

"مملکت برما کے رخائن صوبے میں برمی فوج اور مقامی بدھ مت شدت پسندوں کی جانب سے ایک بار پھر مسلمانوں کی نسل کشی، مکانات نذر آتش اور جبری گھربار چھوڑنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ اطلاعات کے مطابق عید الاضحی کے ان مبارک ایام میں برمی فوج نے مسلمانوں کی بستیوں پر حلہ بول دیا ہے۔ مسلمانوں کے سات ہزار مکانات کو نذر آتش، ہزاروں نہتے اور مظلوم مسلمانوں کو جن میں بچے، خواتین اور عمر رسیدہ افراد شامل ہیں، اپنے علاقوں سے مار بھگا کر بے گھر دیے ہیں۔ برمی مسلمانوں کے دکھ و غم کو امارت اسلامیہ اپنا ہی درد سمجھتی ہے۔ اسی بنیاد پر ہم برما میں مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور نہتے انسانوں کے خلاف اسے ناقابل معافی جرم، عظیم وحشت اور جنگی جرم سمجھتے ہیں۔ عالم اسلام کے جن ممالک، تنظیموں، ذرائع ابلاغ اور افراد نے برمی مسلمانوں کی حمایت کی صدا بلند کی ہے، ہم ان کے مؤقف کا استقبال کرتے ہیں، اسی طرح دنیا کے تمام مسلمانوں کو بتاتے ہیں کہ ان ضعیف بھائیوں کو مت بھولیے۔ ان کی دفاع، نجات، پناہ دینے اور ان کیساتھ ہر قسم کی تعاون کے کمربستہ ہو جائے اور حسب توفیق اسلامی ہمدردی کے فریضے کو انجام دے۔ عالمی ذرائع ابلاغ نے برما میں مسلمانوں کی نسل کشی کو لازم کوریج اور نہ ہی انسانی حقوق کی نگرانی کے اداروں نے اب تک سنگین توجہ دی ہے، ہمارے خیال میں یہ مؤقف نہ صرف غیر منصفانہ اور قابل عار ہے، بلکہ انسانیت اور انسانی حقوق کے مطالبات سے بھی واضح فاصلہ رکھتی ہے۔ انسانی حقوق کے بے عمل مدعیوں کے انتظار میں مسلمان بھائی نہ رہے، بلکہ اپنے امکانات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے برما کے مظلوم مسلمانوں کی تعاون کریں، ان کے نجات کے لیے اللہ تعالی سے دعائیں کیا کریں، ان کے ساتھ جان، مال اور زبان سے ہمدردی کا اظہار کریں، ان کے مظلومیت کی صدا کو بلند کریں، تاکہ ظلم کی اندھیری رات ان کے سروں سے اٹھ جائے"۔

میڈیا اور اراکانی مسلمان:

عامہ المسلمین جن ذرائع ابلاغ و مواصلات پر یقین رکھتے ہیں ان میں اخبارات اور ٹیلی ویژن سرفہرست ہیں۔ اراکانی مسلمانوں پر ہونے والے بدترین ظلم کے لیے میڈیا میں کوئی جگہ نہ تھی۔ اس میڈیا میں بھارتی اداکاروں اور اداکاراؤں کی شادی بیاہ سے لے کر اُن کے مرنے کے بعد ارتھی چڑھانے تک کے مناظر اور مغربی ممالک میں کتے بلیوں کی بیماری کی خبریں تو شہ سرخیوں میں جگہ پاتی ہیں جب کہ یہاں اتنا بڑا ظلم ہوا، ہزاروں مسلمانوں کو وحشیانہ طریقے سے قتل کر دیا گیا، معصوم اور نومولود بچوں کو ذبح کر کے اُن کی لاشوں کو آگ پر

رکھ کر بھون دیا گیا وہاں کوئی کیمرہ نہیں پہنچتا، کسی ٹاک شو میں اس کا ذکر نہیں ہوتا، کسی بریکنگ نیوز کی صورت میں اسے جگہ نہیں ملتی، کوئی اینکر پرسن اسے موضوع بحث بنانے کی زحمت نہیں کرتا...... آخر کیوں؟ اس لیے کہ نا تو یہ خبریں کفر کے عالمی ایجنڈے اور مفادات کو پورا کروانے کا حصہ ہیں اور نہ ہی ان میں عوام کو ذہنی عیاشی فراہم کرنے کا سامان اور مصالحہ موجود ہے۔

لہٰذا ان مظلوم اور مجبور مسلمانوں کو سسکنے، بلکنے اور تڑپنے کے لیے تنہا چھوڑ دیا گیا۔ اگر ابھی بھی کسی کو اس کافر میڈیا کی غلامی پر شک ہے تو وہ میڈیا کی اسلام دشمنی کے حوالے سے خبروں کا جائزہ ضرور لے تاکہ میڈیا کے زہریلے پروپیگنڈے اور مسلمانوں کے ظلم وستم پر پردہ پوشی کا منظر اس پر بھی کھلے۔

ظلم وستم کا جواب... مظاہرے اور جلوس؟

اراکانی مسلمانوں پر ڈھائی جانے والے قیامتوں کی داستان سے جہاں ہر آنکھ اشک بار ہے وہاں ان کی مظلومیت پر ایک کرب ناک کیفیت بھی طاری ہے... بغیر مقابلے کے بے بس مسلمان کفار کے ہاتھوں اس کسمپرسی میں زندگی ہار دیں... یہ مسلمان کی شان نہیں... لیکن اس کے باوجود اعتدال پسند، امن پسند مذہبی وسیاسی جماعتیں برما کے مسلمانوں کا مسئلہ مظاہروں کے ذریعے حل کروانے کی خواہش رکھتی ہیں... ایک طویل عرصے سے برمی مسلمان افہام وتفہیم کی راہ اپنائے ہوئے ہیں اور نام نہاد جمہوری طریقوں سے اپنا مسئلہ دنیا کے سامنے لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اب بھی اگر کوئی مسلمانوں کو امن پسندی، مذاکرات اور قانون و آئین کی پابندی کے حصار میں منعقد کیے جانے والے مظاہروں کے ذریعے معاملات طے کرنے کا درس دیتا ہے تو اس کو اپنی ایمانی غیرت اور دینی حمیت کی ضرور جانچ کر لینی چاہیے۔

اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر سیرت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مطالعہ کرکے ان کی جہادی زندگیوں کو بھی ضرور پڑھنا چاہیے۔ کیا اس قدر سفاکیت کے بعد بھی جہاد بالسیف فرض عین نہیں؟ دنیا بھر میں ظلم وجور کا شکار ہونے والے مسلمان انہی مظاہروں، مذاکرات اور معاہدوں کی امیدوں پر کفار کے ہاتھوں کٹنے اور تڑپنے کے لیے چھوڑ دیے جائیں گے؟ یا معصوم بچوں کی کٹی پھٹی لاشیں اور عفت مآب مسلمان خواتین کی بے حرمتی پر بھی ہمارے دلوں میں ٹیسیں نہیں اٹھتیں؟ یا ہم بے حسی کی آخری حدوں کو جا پہنچے ہیں اور خدانخواستہ اس انتظار میں ہیں کہ یہ آگ ہمیں بھی اپنی لپیٹ میں لے لے؟

مظلوم مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز:

آج خطہ ارضی میں جگہ جگہ مسلمان کفار کی خونیں پنجوں کا شکار رہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایسے حالات میں بھی کفر وشرک کے خلاف معرکہ برپا ہے اور دنیا بھر میں مجاہدین کی کارروائیاں بھی پھلتی پھولتی جارہی ہیں... ماضی قریب میں جہاد کو صرف افغانستان کے تناظر میں دیکھا جاتا تھا لیکن آج الحمدللہ جہاد دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکا ہے۔ دنیا بھر کے مظلوم اور مجبور مسلمانوں کی امیدوں کا آخری مرکز اب صرف مجاہدین اسلام ہی ہیں جو سرفروشی اور قربانیوں کی مثالیں رقم کرتے ہوئے جگہ جگہ کفر کی سرکوبی اور مظلوم مسلمانوں کی مدد واعانت کے لیے پہنچ رہے ہیں۔

ملت کفر کو بھی اگر خوف ہے تو اِنہی مجاہدین کا اور وہ لرزہ براندام ہے تو اسی عالمی جہادی تحریک سے...... وہ وقت زیادہ دور نہیں جب عالمی جہاد کی برکات اور ثمرات سامنے آنے لگیں گے۔ دنیا کے تمام جہادی میدانوں میں کفار کے لشکر بری طرح شکست کھا رہے ہیں۔ ہر جگہ مجاہدین کے فاتحانہ قدم کافروں کے ناپاک قدموں کو اکھاڑنے میں مصروف ہیں۔ کفر کے غلبے کو ختم کرنے، اسلام کی حاکمیت قائم کرنے، ظلم کا ہاتھ توڑنے اور ذلت کی کیفیت سے نکلنے کا واحد راستہ جہاد فی سبیل اللہ ہے...... اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی ہے اور امت پر چھائے مظلومیت کے اندھیروں کو عزت وسرفرازی کی روشنی میں بدلنے کا واحد طریقہ بھی یہی ہے!!!

☆☆☆☆☆

آئینۂ صداقت

برما کا تذکرہ ہے بڑی بے بسی کے ساتھ
ایسا سلوک نہ ہو زمیں پر کسی کے ساتھ
سفاکیّت کی ساری حدوں کو پھلانگ کر
لاشوں کو کاٹتے رہے ظالم ہنسی کے ساتھ
پچھلے دنوں کا رنج والم جلتے آشیاں
کچھ بے ضمیر بُھول گئے بے حِسی کے ساتھ
کشمیر ور خائن میں یا شام و عراق میں
بُدھ مَت سے لڑوں، بَنیے سے یا فارسی کے ساتھ
میں ایسے قافلے میں چَلا جس کا رہنما
کونڈلیزا، ہیلری، تو کبھی نینسی کے ساتھ
ہُدہُد تُو آئینۂ صداقت دِکھا مگر
جو مصلحت کی بات کرے ہم اُسی کے ساتھ

ھُدھُد الہ آبادی

برما... ایک رستا زخم ہے امت کا!

اسامہ سعید

"میری پانچ سالہ بچی کو سیکورٹی اہل کار نے چاقو سے اس وقت ذبح کیا جب وہ مجھے سیکورٹی اہل کاروں کے ہاتھوں گینگ ریپ کا نشانہ بنتے دیکھ کر مجھے ان درندوں سے بچانے کے لیے ناکام سی کوشش کر رہی تھی"۔

اقوام متحدہ کے ایک ذیلی ادارے کو انٹرویو دینے والی اس برمی عورت کے الفاظ تو پتھر جیسے سخت دل والوں کو جھنجوڑنے کے لیے کافی ہیں چہ جائیکہ یہ الفاظ کروڑوں اربوں کی آبادی والی امت مسلمہ کے کانوں میں پڑیں اور وہ ٹس سے مس نہ ہو، ان کے معمولات ان کی روٹین ان کی ترجیحات ان کے مستقبل کے منصوبوں میں فرق نہ آئے... بلکہ منصوبے اور ترجیحات میں کوئی تبدیلی تو کجا ان مظلوموں کے حالات جاننے اور اس متعلق سوچنے کے لیے بھی چند ساعتیں بھی میسر نہ آسکیں۔ یہ صرف ایک واقعہ نہیں تھا۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق برما میں بدھ ملیشیا نے ۵ روز میں ۱۰۰ اکلو میٹر پر مشتمل مسلم آبادی صفحہ ہستی سے مٹادی ہے۔ ایمنسٹی کی جانب سے اقوام متحدہ کو ارسال کئے گئے مکتوب میں کہا گیا ہے کہ ۵ روز میں ۲۱۰۰ دیہات مسلمانوں سمیت جلائے گئے، ۱۰ ہزار افراد بھاگتے ہوئے مارے گئے، ۱۵۰۰ سے زائد خواتین عصمت دری کے بعد فوج میں تقسیم کر دی گئیں، زندہ انسانوں کے اعضا کاٹ کر چیل کوے چھوڑے جا رہے ہیں، ایک لاکھ ۳۰ ہزار افراد شدید زخمی، ایک لاکھ جنگلوں میں محصور ہیں، بنگلہ دیشی حکومت کی سنگدلی کے باعث کشتیوں میں سوار ۲۰ ہزار افراد سمندر میں بھٹکنے پر مجبور ہیں۔

برمی مہاجرین کی بستی میں ۲۰۴ خواتین سے لیے جانے والے انٹرویو میں ہر دوسری خاتون کی یہی کہانی تھی کے انھیں سیکورٹی فورسز کی جانب سے اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا اور کم عمر بچوں حتیٰ کہ دودھ پیتے بچوں کو بھی ماؤں کی آنکھوں کے سامنے بڑے چاقوؤں سے ذبح کیا گیا۔ اتنے منظم انداز میں اور تواتر کے ساتھ ایک کے بعد ایک گاؤں میں ہونے والے قتل عام اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ گھناؤنے جرائم چند اہل کاروں کے نہیں بلکہ سرکاری سرپرستی اور احکامات کے تحت ہی سرانجام پائے۔ کئی دیہات میں علاقہ کلیئر کرنے کی غرض سے کیے جانے والے آپریشن میں پہلے گاؤں کے تمام مردوں کو ٹرکوں میں تفتیش کے بہانے دوسری جگہ لے جا کر قتل کر دیا گیا اور پھر ایک ایک گھر میں جا کر خواتین اور کم عمر بچیوں کو اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا جاتا رہا۔ بعض دیہات میں سب کو ایک جگہ بند کر کے زندہ جلایا گیا۔ ۱۹۸۲ء میں شہریت کے قوانین میں ترمیم کے ذریعے روہنگیا مسلمانوں کو برما میں آباد پینتیس قومیتوں کی فہرست سے خارج کر دیا گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا لاکھوں کی آبادی کی شہریت منسوخ کر دی گئی۔ اس منسوخی کیساتھ ہی برما میں رہائش، تعلیم، روزگار، صحت سمیت زندگی کی بنیادی سہولتیں حاصل کرنے کا حق منسوخ ہو گیا۔ روہنگیا مسلمان سرکاری اجازت کے بغیر شادی نہیں کر سکتے۔ ایک شہر سے دوسرے شہر آمد و رفت کے لیے خصوصی اجازت نامہ درکار ہوتا ہے۔ برمی حکومت کی جانب سے صرف ان اقدامات پر ہی بس نہیں کیا گیا بلکہ روہنگیا مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے منصوبوں پر بلا تعطل عمل درآمد جاری ہے۔

پاکستان میں وطن کی محبت کا بھنگ گھول گھول کر اس قوم کو صبح شام پلانے والے خنزیر صفت حکمران اور جرنیل یہ بھول چکے ہیں کہ برما میں انسانیت سوز مظالم سہتی یہ نسل انہی افراد کی ہے جن کے آباؤ اجداد بنگلہ دیش میں پاکستان کی حمایت کے جرم اور بنگالیوں پر پاکستانی افواج کے مظالم کے جواب میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے وقت بنگلہ دیش کی سرزمین سے نکالے گئے ایک بڑی تعداد ان مسلمانوں کی برما ہجرت کر گئی جو تاحال وہاں ہر کسی قسم کی شناخت اور برما میں بنیادی انسانی حقوق حاصل کرنے سے قاصر ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ قیام پاکستان کے وقت بھی اس مسلم آبادی والے صوبے کے عوام کی خواہش تھی کہ بنگلہ دیشی سرحد سے متصل ہونے اور مسلم آبادی پر مشتمل ہونے کے سبب اس علاقے کو بھی پاکستان میں شامل ہونا چاہیے۔ ان حکمرانوں کو اگر کلمے کی بنیاد پر ان مسلمانوں کی حمایت کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے تو ان کے سابقہ پاکستانی ہونے کی بنیاد پر ہی کچھ مدد کر لیتے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان پاکستان کا راگ الاپنے والے اپنی حب الوطنی کے دعوے میں بھی سچے نہیں۔ برطانیہ کی حکومت اسلام کی اتنی ہی بڑی دشمن ہے جتنا کہ امریکہ' اسلام اور مسلمانوں سے بغض اور نفرت کے باوجود برطانوی حکومت ان مسلمان قیدیوں کو گوانتاناموبے سے رہا کرواتی ہے جن کے پاس برطانوی شہریت ہے۔ صرف برمی مسلمان ہی نہیں بلکہ بنگلہ دیش میں موجود مسلمان آج تک بنگلہ دیشی حکومت کے مظالم سہتے ہیں صرف اور صرف اس وجہ سے کہ سقوط ڈھاکہ سے قبل وہ پاکستان کے حامی تھے ان حقائق کے باوجود پاکستانی حکومت بنگلہ دیش میں ان پر ہونے والے مظالم سے لاتعلق رہتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان ظالم حکمرانوں نے اپنی حرام کاریوں، حرام خوریوں، عیاشیوں اور اپنے سیاہ افعال اور کرتوتوں کو چھپانے کے لیے وطن کی محبت کا یہ بت کھڑا کیا ہے۔ اصلاً اس بت کا تعلق نہ تو پاکستان سے ہے اور نہ پاکستانی عوام سے ہے اس کا تعلق تو پاکستان پر قابض ان لٹیروں کی ہوس سے ہے، ان کی خواہشات اور ان کے پیٹ سے ہے۔

برما میں جاری قتل عام جس میں پچھلے سال اکتوبر سے تیزی آئی ہے دیہات جلانے کے واقعات، بچوں عورتوں کے قتل عام اور خواتین کی اجتماعی زیادتی کے واقعات خود اقوام متحدہ بتا رہی ہے جس کا برمی حکومت ڈھٹائی سے انکار کرتی ہے۔ انسانیت کے دعوے دار جو وہیل مچھلیوں کے ساحل سمندر پر آجانے پر حرکت میں آجاتے ہیں انہیں بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں، عراق میں لاکھوں اہلسنت کے محصور ہونے کو نظر انداز کرتے ہوئے چڑیا گھر کے ایک شیر اور ریچھ کو بچانے کے لیے ریسکیو آپریشن کیا جاتا ہے

ان کے لیے برما،شام اور عراق میں مسلمانوں کا گاجر مولی کی مانند کاٹ دیا جانا کوئی معنی ہی نہیں رکھتا۔ وہی اقوام متحدہ جو برما میں قتل عام رکوانے کے لیے خود کو بانجھ ظاہر کرتی ہے افریقہ میں عیسائیوں کو تحفظ دلانے کے لیے مضبوط بن جاتی ہے انسانیت کے یہ وہی علمبردار ہیں جو مشرقی تیمور میں مسلمانوں کا قتل عام کرواتے ہیں اور اسی بنیاد پر انڈونیشیا سے اقوام متحدہ کی مداخلت سے مشرقی تیمور کو آزادی دلوائی جاتی ہے۔

صرف ایک ہفتے میں سات ہزار کے قریب روہنگیا مسلمانوں کو قتل کیا جا چکا ہے ہزاروں گھر جلائے جاچکے ہیں سوا لاکھ سے زائد آبادی کئی دنوں کے پیدل اور آبی سفر کے بعد بنگلہ دیش کا رخ کر چکی ہے۔ سیکڑوں افراد ان میں زخمی حالت میں تھے ان کے جسموں میں گولیاں پیوست تھیں جو ان کو فرار ہوتے وقت لگیں۔ برمی افواج نے روہنگیا مسلمانوں کے قتل عام کے ساتھ ساتھ ان کے فرار کو ہر ممکن طریقے سے روکنے کے لیے بھی اقدامات کیے ہیں جس میں سرحدی علاقوں میں بارودی سرنگوں کی تنصیب کے ساتھ ساتھ خاردار تاریں لگانے کا کام شامل تھا۔ نقل مکانی کرنے والوں میں سے بہت سے افراد ان بارودی سرنگوں کا شکار ہو کر راستے میں ہی جانیں گنوا بیٹھے یا معذور ہو چکے ہیں سو سے زائد حاملہ خواتین نے دوران سفر دلدل زدہ علاقوں میں بچے جنم دیئے۔ اتنی صعوبتیں اور اپنے خاندان کے افراد کو راستے میں ہی اپنی آنکھوں کے سامنے دم توڑتے دیکھ کر یہ لٹے پٹے قافلے بنگلہ دیش پہنچنے پر بھی سکون کا سانس لینے سے قاصر رہتے ہیں کہ بنگلہ دیشی حکومت بھی ان کے بنگلہ دیش میں داخلے کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے۔ جو کیمپوں تک پہنچنے میں بھی کامیاب ہو جاتے ہیں تو خوراک دواؤں، بجلی اور پانی کی سہولت سے محروم رہتے ہیں۔ نہ صرف بنگلہ دیشی حکومت ان کی کسی قسم کی مدد کو تیار ہے نہ ہی غیر ملکی امدادی تنظیموں کو ان کیمپوں تک رسائی دے رہی ہے۔ صرف اگست کے آخری ہفتے میں ۲۷ ہزار سے زائد افراد بنگلہ دیش کی طرف نقل مکانی کر چکے ہیں۔ بنگلہ دیش پہنچنے والا ہر شخص سکتے کی حالت میں ایک الگ داستان لیے ہوئے ہے۔ ۴۱ سالہ عبدالرحمن کہتا ہے کہ اس کے گاؤں چوٹ پیون پر برمی فوجیوں کا حملہ پانچ گھنٹے جاری رہا، سب مردوں کو ایک جگہ جمع کر کے آگ لگا دی گئی۔ جلنے والوں میں اس کا بھائی بھی تھا۔ اس کے بھتیجوں جن کی عمر چھ اور نو سال تھی، کو ذبح کیا گیا۔ کاکس بازار پہنچنے والے اکتیس روہنگیا مسلمانوں کو گولیاں لگی ہوئی تھیں اور وہ اسی حالت میں کئی دن کے پیدل سفر کے بعد بنگلہ دیش پہنچنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت بھی بیس ہزار سے زائد روہنگیا مسلمان سرحدی علاقوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ظلم و سربریت کی انوکھی مثالیں قائم کرنے والے بدھ مت کے پیروکار جن کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ چیونٹی کو مارنے سے بھی روکتے ہیں اور اسے ظلم سمجھتے ہیں، نہ جانے کس اصول کے تحت روہنگیا مسلمانوں کے خون کے ایسے پیاسے ہوئے کہ دنیا حیران ہے۔

۴۰ نام نہاد اسلامی ممالک کا فوجی اتحاد جن کی شان میں قصیدے پڑھنے کی کبھی نوبت ہی نہ آسکی یوں غائب ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اس نام نہاد اسلامی فوجی اتحاد جس کی ترجیح عرب ریاستوں پر مسلط امریکی مہروں کا دفاع ہی تھا، اس کے باوجود پاکستان میں لبرلز نے ایک ہنگامہ کھڑا کیے رکھا۔ کوئی ان سے پوچھے تو سہی کہ پاکستانی افواج کے کتنے دستے اقوام متحدہ کی فوجی کمانڈ میں کہاں اور کن جگہوں پر صلیبی مشن کے تحت سالہا سال سے قربان ہوتے چلے آرہے ہیں کچھ اس کی بھی خبر ہے؟ پاکستانی افواج کی آفیشل ویب سائٹ کے مطابق پاکستان اب تک ایک لاکھ بیالیس ہزار فوجی اقوام متحدہ کو فراہم کر چکا ہے۔ جو کم و بیش تئیس ممالک میں اپنی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ ۱۴۸ فوجیوں کی قربانی دی جاچکی ہے۔ سب سے زیادہ پاکستانی فوجی صومالیہ میں ہلاک ہوئے جن کی تعداد ۴۲ ہے۔ کوئی ہے ان سے پوچھنے والا کہ ایٹمی صلاحیت والی جو فوج صلیبی مفادات کے تحفظ کے لیے دنیا کے کسی کونے میں بھی جانے کے لیے مرنے کے لیے تیار ہے وہ اپنی پیدائش سے لے کر آج تک کبھی بھی مسلمانوں کے دفاع کے لیے کیوں نہ کھڑی ہو سکی۔ کھڑی ہو بھی تو کیسے کہ جن کا خمیر ہی مسلمانوں کی خوں ریزی سے اٹھا ہے وہ کیونکر مسلمانوں کے دفاع کے لیے اٹھ سکتے ہیں! ہاں یہ ضرور کر سکتے ہیں کہ امریکی خوشنودی کے لیے برمی حکومت کو مسلمانوں کے کچلنے کے لیے اسلحہ اور جے ایف تھنڈر ۱۷ بیچنے کے لیے حاضر ہیں۔

سوشل میڈیا کے باعث الیکٹرانک میڈیا خصوصاً نیوز چینلز بھی مجبور ہو چکے ہیں کہ برما کے حالات کے متعلق کچھ دکھائیں تو ایسے میں بھی چند تجزیہ نگار حالات کے تانے بانے طالبان القاعدہ اور دوسری جہادی تنظیموں سے جوڑتے نظر آتے ہیں۔ ان کے نزدیک ان مظالم کا واحد حل کچھ بھی ہو سکتا ہے اور قابل قبول ہے سوائے مسلح مزاحمت کے! میری حیرت کی انتہا اس وقت نہ رہی جب میری نظر سے دہریت کے پرچار کرنے والے قلم کار مولوی (ر) یونس عالم المعروف بہ فرنود عالم کا مضمون نظر سے گزرا۔ چند سطور پڑھتے ہوئے تو حیرت ہوئی کہ واقعی ان جیسے اشخاص کو مسلمانوں کے ہزاروں کی تعداد میں قتل کیے جانے پر کوئی تشویش ہو سکتی ہے۔ چند سطور مزید پڑھیں تو معلوم ہوا کہ موصوف کو مسلمانوں کے قتل عام سے سروکار نہیں بلکہ مسلم دشمنی میں اس لیے قلم گھسیٹنا پڑا کہ لوگوں کو یقین دلا سکیں کہ نہیں بھئی! وہاں کچھ ہو ہی نہیں رہا کسی نے فلمی مناظر برما کے نام سے پھیلا دیئے ہیں۔ ویڈیوز جھوٹ ہیں تصاویر جھوٹ ہیں حتیٰ کہ جو لٹے پٹے قافلے آرہے ہیں اور وہ لوگ بچوں کے ذبح کیے جانے کی، خواتین کی اجتماعی زیادتی کے واقعات کی جو باتیں بیان کر رہے ہیں وہ سب جھوٹ ہے اگر کچھ ہے بھی تو اس کے ذمہ دار وہ مٹھی بھر مجاہدین ہیں جو مسلمانوں کے دفاع کی کوشش کرتے ہیں کم و بیش یہی دعویٰ اور موقف برمی حکومت کا بھی ہے۔

دینی طبقات میں بھی ایک بڑی تعداد ایک دوسرے کو دعاؤں کی تلقین کرتی نظر آتی ہے۔ ذہن ماؤف ہوا جاتا ہے کہ ہم آخر حقیقت سے نظریں چرانے پر یوں ڈٹے ہی کیوں ہیں اگر واقعی میں ہم بے بس ولاچار ہیں تو بھی کم از کم اپنے جرم کا اقرار تو ہونا چاہیئے کہ ظالم کو ظلم سے روکنے کا حکم جو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے ہم اسے یکسر فراموش کیے ہوئے ہیں اور اس پر بھی کوئی پشیمانی کوئی افسوس کوئی پچھتاوا نہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

> ”جب لوگ ظالم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھیں اور اسے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے“۔(سنن الترمذی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> ”جو شخص کسی مسلمان کی مدد سے ایسے موقع پر ہاتھ کھینچ لیتا ہے جب کہ اس کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو اور اس کی آبرو کو نقصان پہنچایا جارہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے موقع پر اپنی مدد سے محروم رکھیں گے جب وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا خواہشمند (اور طلب گار) ہو گا اور جو شخص کسی مسلمان کی ایسے موقع پر مدد اور حمایت کرتا ہے کہ جب کہ اس کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو اور آبرو کو نقصان پہنچایا جارہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر اس کی مدد فرمائیں جب وہ اس کی نصرت کا خواہش مند (اور طلب گار) ہو گا“۔(ابو داؤد)

پاکستان سے خلیجی اور یورپی ممالک میں جانے والے پاکستانیوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جو ہر قسم کے جانی و مالی نقصان کے خطرے کو پس پشت ڈالتے ہوئے سمندری و زمینی سفر اختیار کرتے ہیں اور بغیر قانونی دستاویزات کے سرحدیں پار کر لیتے ہیں انہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ گرفتار ہوسکتے ہیں بارڈر سیکورٹی فورسز کی فائرنگ سے ہلاک ہوسکتے ہیں یا دھوکے باز ایجنٹ ان سے پیسے ہتھیا کر بیچ سمندر یا پہاڑوں میں بے یارومددگار چھوڑ کر فرار ہوسکتے ہیں لیکن ان سب خطرات کے باوجود چند ٹکوں کی امید انہیں یہ سب خطرات قبول کر لینے پر اکساتی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم دینی معاملات میں ان جھوٹے بہانوں کو اپنے دل میں جگہ دے کر آنکھیں بند کر لیں۔ آپ ایک دفعہ ہمت تو کریں مجاہدین کی صفوں میں شامل ہونے کی پھر دیکھیئے اللہ تعالیٰ کیسے آپ کی راہیں کھولتے ہیں۔

ان دنوں میں ایک عجیب ٹرینڈ دیکھنے میں آرہا ہے پاکستان میں دینی طبقات فوج، ایجنسیوں اور حکمرانوں کی اسلام مخالف پالیسیوں کے باعث یوں دیوار سے لگا دیئے گئے ہیں کہ ظلم کو ظلم کہتے ہوئے خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ بس فوراسے پیشتر ایجنسی کے ہاتھوں اٹھا لیے جائیں گے۔ مسند احمد کی ایک حدیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظالم سے ڈرنے پر بھی وعید سنائی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

> ”جب تم میری امت کو دیکھو کہ وہ ظالم کو ظالم کہتے ہوئے بھی ڈرتی ہے تو پھر اس کی اصلاح سے مایوسی ہو جائے گی“۔

دوسری روایت میں ہے کہ اس صورت میں میری امت کو زمین میں دھنسنے، شکلوں کے مسخ ہونے اور سنگ باری جیسے عذابوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

شام و عراق میں اہلسنت کی نسل کشی تو کب سے ہو رہی ہے لیکن مذہبی طبقات خصوصاً دینی سیاسی جماعتیں خاموش اور لاتعلق رہتی ہیں کہ کہیں فرقہ واریت اور کالعدم جہادی تنظیموں سے تعلق کا ٹھپہ نہ لگ جائے۔ یہ طبقات اس وقت تک خاموش رہتے ہیں جب تک کہ ان معاملات پر زبانی جمع خرچ کی دکانیں سجانے والے نہ کھڑے ہو جائیں۔ اب برما کے روہنگیا مسلمانوں کے معاملے کو ہی دیکھیئے سوشل میڈیا کے باعث دنیا کو جاگنا ہی پڑا اور اب زرداری سے لے کر ٹی وی اور فلمی اداکار اور کھلاڑی تک روہنگیا مسلمانوں کے متعلق اظہار ہمدردی کرتے نظر آتے ہیں۔ ان سب کے جاگنے کے بعد مذہبی طبقات اٹھیں اور احتجاجی مظاہروں پر اکتفا کریں تو کیا ہماری ذمہ داری ادا ہو جائیگی۔ ان لفاظیوں سے اگر واقعی ان مسلمانوں کی جان بچ سکتی ہوتی تو اقوام متحدہ کی لفاظیاں اور مذمتی بیانات ہی کافی تھے۔ صرف یہی نہیں کہ معاملہ افغانستان، شام، عراق اور برما کا ہو بلکہ اگر بات ان مسلمانوں کی ہو جو وزیرستان تا کراچی ملک کے طول و عرض میں شریعت کے نفاذ کے لیے جانیں کھپا رہے ہیں، ان کے ساتھ، ان کے اہل خانہ کے ساتھ ہمارا تعلق کیسا ہے کبھی ہم نے ان کی نصرت اور خبر گیری کی کوشش بھی کی ہے۔

سرحد پار مسلمانوں سے لاتعلق ہونے کے تو ہمارے پاس بے شمار عذر ہیں لیکن جو انصارانِ اسلام 'دین کے دفاع کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کررہے ہیں، شام عراق افغانستان اور برما تک پہنچنے کے لیے گھر بار ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ چکے ہیں، خفیہ عقوبت خانوں میں فوجی درندوں کے ظلم و ستم سہتے ہوئے جان گنواتے ہیں ان مجاہدین اسلام سے لاتعلقی اور دوری اس دنیا میں ہمیں کتنا فائدہ پہنچادے گی صرف یہی کچھ نظر میں ہے یا اس دن کی بھی فکر ہے جب سورج سوا نیزے پر ہو گا۔ آج مجاہدینِ اسلام سے لاتعلقی اور دین دشمنوں اور مسلمانوں کا خون بہانے والوں سے تعاون، ان کی حمایت کو سیاست و مصلحت کا نام دے کر ہم ہزار بار اپنے دل کو تسلی دے لیں کہ یہ سب کچھ دین کے لیے ہی ہے لیکن وہ پاک ذات جو دلوں کے بھید خوب جانتی ہے اور ہر چیز کو روز قیامت ہمارے سامنے لے آئے گی کچھ اس دن کی اس ذات کی ناراضی کی فکر ہے۔

آج ہم ان مجاہدین اسلام کو حکومت کی ہاں میں ہاں ملا کر دہشت گرد کہتے ہیں جنھوں نے اپنے بچوں کو یتیم کروا دیا صرف اور صرف اس امت اور اسلام کی عزت کی خاطر دفاع کی

خاطر... کیا اس زبانی لعن طعن کی بھی پوچھ نہ ہوگی اگرچہ کہ آپ دل میں ایسا نہ سمجھتے ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اپنے کسی بھائی کے کام کے لیے چل کر جاتا ہے تو اس کا یہ عمل دس سال کے اعتکاف سے افضل ہے جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرتا ہے اللہ تعالی اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرما دیتے ہیں، ہر خندق آسمان و زمین کی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے"۔ (طبرانی و مجمع الزوائد)

اب آپ خود ہی اندازہ لگالیجیے کہ یہ فضیلت صرف کسی بھائی کے کام کے لیے چل کر جانے کے لیے ہے تو جو لوگ اپنے گھر بار قربان کر رہے ہیں تمام امت کے لیے ان کی کیا فضیلت ہوگی...

☆☆☆☆☆

بقیہ: امت مسلمہ پر معرکہ گیارہ ستمبر کے فیوض و برکات

ایک اور بڑی خیر جو اس حملے سے حاصل ہوئی کہ ہزاروں مسلمان جو پڑھائی یا مستقل رہائش کے لیے کافر مغربی ممالک کی طرف جانا چاہتے تھے، رک گئے یا روک دیے گئے۔ یوں کتنے مسلمانوں کا دین، کردار اور اخلاق 'تباہی اور انحطاط سے محفوظ ہو گئے۔ الجزیرہ نے اس حملے کے پانچ سال بعد اکتالیس ہزار مسلمانوں سے اس موضوع پر سوال کیا کہ وہ مغرب جانا چاہتے ہیں؟ اور ان میں سے تقریباً ۷۵ فی صد نے نفی میں جواب دیا۔ بلکہ اب صورت حال یہ ہے کہ مغربی ممالک کی نئی سیکورٹی پالیسی کی سختی کی وجہ سے مغرب کی طرف جانے والوں سے وہاں سے بھاگنے والوں کی شرح کہیں زیادہ ہے۔

اس حملے کے اہم فیوض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امت کی نئی نسل بہت سی شرعی اصطلاحات سے دوبارہ متعارف ہوئی جو عرصے سے اسلامی معاشرے میں مفقود ہو چکی تھیں اور ان کا تصور اور احکامات منسوخ ہو چکے تھے۔ مثلاً شریعت کی حاکمیت، خلافت کا قیام، الولاء والبراء، امت کے حکمرانوں کی دین سے خیانت اور صلیبیوں کی غلامی، ایمان و کفر کی بحثیں، علمائے سوء، جبر سلطان، صلیبی کافر اور اسی طرح رافضیوں کا کفر اور اس طرح کی کئی اور اصطلاحات زبان زدِ خاص وعام ہو گئیں۔

انہی حملوں کی بدولت مسلمانوں پر مسلط طواغیت کا کفر واضح ہوا، مجاہدین کے اخلاص کو سند ملی، اللہ سبحانہ تعالیٰ نے امارتِ اسلامی افغانستان کی بڑھوتری، نکھار اور ترقی کا انتظام فرمایا، پاکستان کے آزاد قبائل میں جہاد و استشہاد کی نئی روح پھونکی گئی۔ شمالی اتحاد کی خباثت کھل کر سامنے آئی، امریکی فوج اور سیکورٹی کی ہیبت اور کبر خاک میں مل گیا، امتِ مسلمہ کو استشہادی حملوں کا ہتھیار ملا اور یوں اسلام کی سربلندی اور کفر کی ذلت کے کئی اسباب اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان مبارک حملوں کے ذریعے پیدا فرمادیے۔

یہ ایک نہ ختم ہونے والی فہرست ہے لیکن ہم اس کو یوں سمیٹتے ہیں کہ یہ مبارک حملہ روزِ قیامت تک اس بات پر گواہ رہے گا کہ آخری زمانے میں چند اجنبی مجاہدین کا ایک گروہ اٹھا تھا جن کی ایمانی نخوت، غیرت اور مردانگی نے انھیں اپنی دنیا، اپنے دین پر قربان کرنے پر مجبور کر دیا اور وہ ایک اللہ واحد کے علاوہ تمام جھوٹے معبودوں کا کفر کرتے ہوئے غاصب صلیبیوں اور ان کے کاسہ لیس مرتدین اور ملحدین پر ٹوٹ پڑے۔ انہوں نے غلامی اور ذلت کے غبار کو ہٹانے کے لیے اپنی جانیں نچھاور کر دیں۔ وہ اپنی تلواریں سونت کر دشمن کے قلب کی طرف لپکے اور پوری قوت سے اس کی شہ رگ پر ضرب لگائی تاکہ اپنے رب کے دین کا انتقام اور بے گناہ شیر خوار بچوں، بیواؤں اور یتیموں کا بدلہ لے سکیں اور ان ضعیف اہلِ سنت کی نصرت کر سکیں جن پر مرتدین کا معبود امریکہ صرف اس لیے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہا ہے کہ وہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں۔

☆☆☆☆☆

برما کے مسلمانوں کی آواز سنے کوئی

کل رات میری آنکھ یہ کہتے ہوئے روئی
برما کے مسلمانوں کی آواز سنے کوئی
دنیا کو جلی لاش کے منظر نہیں دِکھتے
مردہ ہوئے احساس کہ منظر نہیں دِکھتے
ہتھیار لیے ہیں پھرتے ہیں ہنسا کے پجاری
اور خون بھری پیاس کے منظر نہیں دِکھتے
اب سارے مسیحاؤں کی غیرت کہاں کھوئی؟
برما کے مسلمانوں کی آواز سنے کوئی
کشتی ہے، سمندر ہے، کنارہ ہی نہیں ہے
ہیں بے سروسامان، سہارا ہی نہیں ہے
برما میں رہے اور کوئی اُن کے علاوہ
یہ بُدھ کے چیلوں کو گوارا ہی نہیں ہے
دنیا بھی ہے نامرد چپ چاپ ہے سوئی
برما کے مسلمانوں کی آواز سنے کوئی

عمران پرتاب گڑھی

قنوتِ نازلہ سے پہلے...

محمد آصف

مسجد سے واپسی پر بھانجے نے بتایا کہ امام صاحب نے فجر کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھنے کا اعلان ہے تو سوچتا رہا کہ...

اگر سعودی شاہی خاندان کی بادشاہت کو خطرے کا خود ساختہ گمان بھی لاحق ہو جائے تو امام کعبہ فوجی حمایت طلب کرنے کے لئے ننگے پاؤں دوڑ پڑتے ہیں اور صرف اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ فوری طور پر ۴۰ سے زائد اسلامی ممالک کی ایک "اسلامی" فوج بھی تیار کر لی جاتی ہے لیکن...

جب شام میں لاکھوں مسلمان شہید اور لاکھوں ہی مسلمان بے گھر کر دیے جاتے ہیں، ہزاروں عصمتیں تاتار ہو جاتی ہیں، لاتعداد بچے یتیم ہو جاتے ہیں یا کلہاڑی و خنجر کے واروں سے ان کی گردنیں اتار دیں جاتیں یا کھوپڑیاں توڑ دی جاتی ہیں...

جب افغانستان کے پہاڑوں سے اسلام کا پرچم سرنگوں کر کے امریکی پرچم لہرا دیا جاتا ہے...

جب عراق میں اہل سنہ کا خون پانی کی طرح بہایا جاتا ہے...

جب اخوان کو بھیڑ بکریوں کی طرح مصر کی گلیوں میں ذبح کیا جاتا ہے...

جب روہنگیا میں چند ہی دنوں میں ہزاروں معصوم مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ دیا جاتا ہے...

اس وقت آپ کیوں خاموش رہتے ہیں؟؟؟

کیا امتِ مسلمہ کے لئے بس یہی ایک آخری ہتھیار رہ گیا ہے؟؟؟

کروز میزائل، ڈیزی کٹر بم، کیمیائی ہتھیاروں سے لیس جدید روسی و امریکن فائٹر جیٹ طیارے اور ٹینک جو مسلمانوں پر قہر ڈھاتے رہے ہیں ان کے خلاف کوئی فتویٰ کیوں نہیں؟؟؟

میری بے قرار نظریں و منتظر سماعت وہ خطبہ حج سننے کو بے تاب ہیں جس سے امت کا درد جھلک رہا ہو اور بات صرف قنوتِ نازلہ تک ہی محدود نہ رہے؟؟؟

آگے بڑھ کر قیادت کیوں نہ ہو؟؟؟

شیخ! وہ فتویٰ کہاں ہے؟؟؟

میری بے تابی کو جذبات کا روپ آپ کے قنوتِ نازلہ کے فتاویٰ دے رہے ہیں... میں کیوں نہ آپ کی نذر اقبال کی نظم کروں...

ؔفتویٰ یہ شیخ کا ہے زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر

لیکن جناب شیخ کو معلوم کیا نہیں
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سود و بے اثر

تیغ و تفنگ دست مسلماں میں ہیں کہاں
ہوں بھی تو دل ہے موت کی لذت سے بے خبر

تعلیم اس کو چاہئے ترک جہاد کی
دنیا کہ جس کے پنجۂ خونیں سے ہو خطر

باطل کی فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر

ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے

ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے

مشرق میں جنگ شر ہے تو کیا
مغرب میں بھی ہے شر؟؟؟

کم از کم مجھے نہیں لگتا کہ یہ خود ساختہ خادم الحرمین شریفین کے لقب آپ کو اللہ رب العزت کی پکڑ سے بچا پائیں گے کیونکہ اللہ رب العزت اپنی لاریب کتاب میں اس بارے بھی نہایت واضح الفاظ میں فرما چکے ہیں:

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِندَ اللهِ ۗ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

"کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد محترم یعنی (خانہ کعبہ) کو آباد کرنا اس شخص کے اعمال جیسا خیال کیا ہے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ یہ لوگ خدا کے نزدیک برابر نہیں ہیں۔ اور خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا"۔

☆☆☆☆☆

"جو تمہارے بس میں ہے کر گزرو، اپنے آخری شخص تک لڑو، اور آخری پائی تک خرچ کر ڈالو، لیکن جان لو، حق کا قافلہ یونہی رواں دواں رہے گا"۔ (عالمی کفر سے مخاطب ہوتے ہوئے)

شیخ انوار العولقی رحمہ اللہ

کوئی فکر نہیں!!!

محمد عمران

سندھ کی دھرتی سے ایک اسیر لڑکی حجاج بن یوسف کو پکارتی ہے جس کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے حجاج فوراً قاسم کو اس لڑکی کی بازیابی کے لئے بھیجتا ہے۔ اسپین کے ایک عیسائی کی طرف سے مسلمانوں کے خلیفہ کو ایک خط بھیجا جاتا ہے کہ شاہ اسپین نے میری جوان بیٹی کو اپنی قید میں رکھا ہے خدارا مدد کیجیے۔ خلیفۃ المسلمین اس بات کو بھول کر کہ وہ ایک کافر کی بیٹی ہے فوری طور پر زیاد کو اسپین روانہ کر دیتا ہے۔ مگر آج فلسطینی بیٹیاں اپنے عیاش مسلمان حکمرانوں کو مدد کے لیے پکار رہی ہیں، شامی بچیاں چیخ چیخ کر عالم اسلام کو جھنجھوڑ رہی ہیں، کشمیری بہنیں عالم اسلام کی مجرمانہ خاموشی پر خود اپنے غیرت مند بھائیوں کے ساتھ مل کر بھارتی تسلط کے خلاف میدان عمل میں کود چکی ہیں...

اور برما... آہ برما! وہ برما جہاں شاید آنے والے ہفتوں میں ایک بھی اللہ کو پکارنے والا باقی نہ بچے... وہ برما جہاں مائیں اپنے جوان بیٹوں کی بغیر کھال کی لاشیں دریا میں تیرتی دیکھتی ہیں... وہ برما جہاں معصوم بہنوں کو ننگا کر کے درختوں سے باندھ کر ان کا تماشا سجتا ہے... وہ برما جہاں چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں تک کے سر اور دھڑ میں زمین و آسمان کا فاصلہ پیدا کر دیا گیا... وہ برما جنہیں بدھ مت کے پیروکار اپنے ملک میں جینے نہیں دیتے تو وہ مجبور ہو کر اپنے اسلامی برادر ملک بنگلہ دیش کا رخ کرتے ہیں جہاں بنگالی فوج ان پر گولیاں برسا کر انہیں بنگلہ دیش میں داخلے سے روکتی ہیں جس پر مجبوراً انہیں اپنی جان بچانے کے لیے پانی اور کشتیوں میں زندگی گزارنا پڑ رہی ہے... وہ برما جہاں پر بدترین خوں ریزی کرنے والے خود کو دنیا کا پرامن ترین طبقہ یعنی "مونک" کہتے ہیں... وہ برما جہاں مسلمانوں کے قتل عام کے احکامات "آنگ سین سوکی" نے دیے ہیں جسے اقوام عالم نے دنیا کا امن پسند انسان یعنی نوبل ایوارڈ سے نوازا ہے، ہاں وہی آنگ سن سوکی جسے پاکستان نے بھی اعلیٰ ترین اعزاز سے نواز رکھا ہے۔

یہاں اگست کے اواخر سے بے گناہ و مظلوم مقہور مسلمانوں کا بدترین قتل عام جاری ہے۔ لاکھوں مسلمان جو برما بنگلہ دیش کی سرحد پر ساحلی دلدلی علاقوں میں جانوروں بلکہ کیڑے مکوڑوں سے بدتر زندگی گزار رہے ہیں کا اچانک قتل عام شروع کر دیا گیا ہے۔ ہزاروں مسلمان جانیں بچانے کے لئے بنگلہ دیش کی طرف بھاگے تو انہیں بنگلہ دیشی بحریہ اور فوج نے واپس دھکیل دیا۔ واپس پہنچے تو وہ بھی قتل ہو گئے۔ مقامی حکومت نے پہلے ہی ان مسلمانوں سے شہریت چھین رکھی ہے۔ مسلمان تعلیم حاصل نہیں کر سکتے، علاج معالجہ نہیں کروا سکتے، سفر نہیں کر سکتے، دوسرے گاؤں تک نہیں جا سکتے، جو ۱۵ سال سے بڑا ہو، اسے فوج اٹھا کر خرکار کیمپ میں لے جا کر جبر اً مزدوری کرواتی ہے۔ برما انہیں بنگالی جب کہ بنگلہ دیش انہیں برمی قرار دیتا ہے۔ یوں وہ دونوں طرف سے مار کھا رہے ہیں۔ ساری دنیا ان مظلوموں کا خاموشی سے تماشہ دیکھ رہی ہے۔ کوئی ان کا غم گسار نہیں۔

۵۷ مسلم ممالک میں سے کبھی کسی نے ان کے لئے زبان سے کوئی لفظ نہیں نکالا، کبھی کسی انسانی حقوق کی تنظیم نے ان کی کوئی بات نہیں کی۔ اب اقوام متحدہ نے امداد کے لئے اپیل کی ہے تو اس میں کہا گیا ہے "مسلمانوں اور بودھوں کی باہم لڑائی میں بے گھر ہونے والوں کو امداد کی ضرورت ہے"۔ اس سے تاثر دیا جا رہا ہے کہ یہاں جیسے برابر کی لڑائی جاری ہے، یہ دوہرا ظلم ہے جو ان مسلمانوں پر روا رکھا گیا ہے۔

بدھ بھکشوؤں کے بارے میں پاکستان اور عالمی میڈیا یہ بکواس کرتا نہیں تھکتا کہ یہ مذہب امن اور آشتی کا مذہب ہے اور ان کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک چیونٹی کو مارنا گویا انسان کو قتل کرنا ہے! مگر اب یہ ظالم اور درندے اپنی اصلی حالت میں دیکھے جا سکتے ہیں دنیا کو دھوکے میں رکھا اب یہ درندے دہشت گرد مسلمانوں کا اس طرح قتل عام کر رہے ہیں جیسے یہ انسان نہیں بلکہ چیونٹیاں ہوں۔ ان بدھ بھکشوؤں کے ظلم سے مساجد بھی محفوظ نہیں رہیں، ان درندوں نے مساجد کو بھی شہید کر دیا ہے۔

اے میرے بھائیو! کیا ان مظلوموں کا ساتھ دینے کے لیے نہیں اُٹھو گے؟ ان بہنوں کے آنسوؤں کو کون پونچھے گا؟ کیا کل قیامت کے دن ہم ان کے ہاتھ اپنے گریبانوں سے ہٹا سکیں گے؟ اور اللہ کے حضور کیا جواب دے کر اپنی جان بخشی کروائیں گے؟ اگر اللہ کا خوف ہے تو بھائیو ان مظلوم بہن، بھائیوں اور بچوں کی مدد کے لیے کچھ کریں اپنی استطاعت کے برابر تو کریں کہ اللہ بھی استطاعت کے برابر بوجھ ڈالتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ امت مسلمہ اس وقت کمزور نہیں ہوئی تھی جب خلافتِ عثمانیہ کا خاتمہ ہوا تھا بلکہ امت مسلمہ اس وقت کیڑے مکوڑوں کی فہرست میں آگئی تھی جب ایک خلافتِ عثمانیہ کو توڑ کر اس پچاسیوں چھوٹے چھوٹے ملکوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اب آپ کو سعودی، لبنانی، عراقی، شامی، افریقی، پاکستانی، ہندوستانی، بنگالی، قطری، اماراتی، افغانی، فلاں فلاں تو ملیں گے پر امت مسلمہ کہیں نظر نہیں آئے گی۔ ڈیڑھ سے دو ارب مسلمانوں کے ہوتے ہوئے آج دو دو ٹکے کے ملک بھی مسلمانوں کو آنکھیں دکھاتے ہیں اور کیوں نہ ہمیں رعب دکھائیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر وہ کسی مسلمان پر ظلم کریں گے تو کوئی بھی اس مسلمان کی مدد کو نہیں آئے کیوں کہ اب امت مسلمہ سرحدوں میں قید ہو چکی ہے اور انہیں مارتے رہو اس وقت تک جب تک سب کی باری نہ آ جائے۔

عراق پر حملہ ہوا سب چپ کیونکہ وہ آگ عراق میں لگی تھی میرا گھر تو محفوظ ہے، افغانستان پر حملہ ہوا سب چپ کیونکہ میرا گھر محفوظ ہے، پھر لیبیا، شام، تیونس، یمن، چیچنیا، فلسطین برما، کشمیر ہر جگہ مسلمانوں کی جانوروں سے بدتر حالات ہیں مگر الحمد للہ ہمارا گھر محفوظ ہے اس لیے کوئی فکر نہیں!!!

☆☆☆☆☆

یہ عبرت کی جا ہے!

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر...! روہنگیا مسلمانوں پر ظلم و جبر کی طویل ترین داستان جسے اب ۷۰ سال ہونے کو آرہے ہیں... دنیا کو دکھائی، سنائی دے گئی؟ اراکان کا صوبہ جغرافیائی اور تاریخی لحاظ سے برما سے کٹا ہوا خود مختار مسلم علاقہ ہے، بنگلہ دیش سے متصل ہے... یہ برما کا فطری حصہ نہیں بلکہ مشرقی مسلم بنگال کا حصہ تھا... انگریز کی سازش کے تحت برصغیر کی تقسیم سے قبل اسے مشرقی پاکستان کا حصہ بنانے کی بجائے خون کے پیاسے بدھوں کے حوالے کر دیا... اراکان کی کہانی کشمیر، فلسطین ہی کا تسلسل ہے... یہاں بھی مسلمانوں کی نسل کشی اور انہیں ان کی آبائی سرزمین سے بے دخل کر کے دنیا بھر میں بکھیر دینا مقصود ہے... کشمیر میں ہندوؤں کی آبادکاری، فلسطینیوں کو خیمہ بستیوں، مہاجروں، پناہ گزینوں کی قوم بنا کر ان کی زمین پر یہودیوں کی آبادکاری ، بوسنیا میں مسلمانوں کی نسل کشی کر کے اجتماعی قبروں میں لے جا بسانا... عین یہی تاریخ روہنگیا کے مظلوم مسلمانوں سے مسلسل دہرائی جا رہی ہے... جلتی بستیاں، لٹتی عصمتیں (مساجد میں پناہ گزین عورتوں کی) گلے کاٹ کر جلا کر بھسم کئے جاتے معصوم بچے... سمندروں میں ڈوبتی بھری کشتیاں، بنگلہ دیش کی مجرمانہ سنگدلی، بے رحمی کچھ بھی تو نیا نہیں... ہزارویں مرتبہ یہ سب دہرایا گیا ہے... برما کی دہشت گرد ریاست انسانیت کے خلاف بدترین جرائم کی مرتکب ہے... اس صدی کا ہولوکاسٹ خون مسلم سے کھیلا گیا ہے... نعرہ وہی ہے کہ میانمار سے مسلمانوں کو بے دخل کر کے (نسل کشی اور مہاجرت کے ذریعے) وہاں بدھوں کو آباد کیا جائے... اقوام متحدہ؟ وہی جو جگہ جگہ مغربی مفادات کے تحفظ (معدنیات، ہیرے جواہرات، قیمتی دھاتوں والے علاقوں کے وسائل لوٹنے کے لیے کار فرما مغرب) کے لئے امن فوج (Peace Keeping) تعینات کرتی ہے... جب باری مسلمانوں کی آتی ہے تو انگریزی میں "پیس" کے ہجے بدل جاتے ہیں... پھر یہ Piece Keeping... یعنی مسلمانوں کے ٹکڑے... (تکہ بوٹی) قائم کرنے والی فوج ہوتی ہے...

جس کی مثال بوسنیا کی تاریخ میں موجود ہے... جہاں نیلی امن کی ٹوپیوں تلے 'محفوظ علاقے' (Safe Haven) بنا کر مسلمانوں کو یک جا کیا... اور پھر ان پر سرب بھیڑیئے چھوڑ دیئے... آج مسلمان رہنما، عوام یو این کو پکار رہے ہیں...؟ نہ یہ مشرقی تیمور ہے نہ جنوبی سوڈان... جہاں راتوں رات نئی ریاستیں وجود میں آ جائیں... انڈونیشیا کی گردن پر انگوٹھا رکھ کر جھوٹ مکر فریب کی بنیاد پر مشرقی تیمور کی عیسائی ریاست اور ادھر جنوبی سوڈان کی عیسائی ریاست وصولی گئی... معاشی پابندیاں اقوام متحدہ کی معاشی پابندیاں عراق کے لاکھوں معصوم مسلمان بچے مارنے کے لئے عائد ہوتی ہیں... افغانستان میں بدھا کا پتھر کا مجسمہ توڑنے پر قیادت ڈھانے کے لئے ہنگامۂ عظیم برپا ہوتا ہے... جیتے جاگتے معصوم مسلمان بچے مارنے پر نہیں... برما میں آنگ سان سوچی نوبل امن انعام کا تمغہ سجائے مسلمانوں کے بہتے خون کی ندیوں میں چپو چلا رہی ہے... مودی سے شاباش پا رہی ہے... امن کی یہ دیوی مسلم کشی پر مہر بلب اسی لئے ہے کہ امن انعام میلانہ ہو جائے... یہ انعام ملتا بھی تو انہی کارناموں پر ہے... ۱۹۹۴ء میں شمعون پیریز (۲ مرتبہ اسرائیل کا وزیر اعظم رہنے والا) اور مناہم بیگن... قبل ازیں ۱۹۷۸ء میں نوبل امن انعامات کے مستحق قرار پائے... فلسطینیوں کی نسل کشی، بے دخلی (Ethnic Cleansing) پر فرط امن کے جوش میں اسرائیلی بار بار نوازے گئے! او آئی سی؟ جسے پیار سے Oh!I See...(I...I... اچھا... اب سمجھ آئی، دیکھتے ہیں) بھی کہا جاتا ہے... ایک مرتبہ پہلے جب ایسی ہی کئی قیامتیں گزریں... ٹوکوں سے مسلمان ذبح ہوئے (۲۰۱۳ء) تو او آئی سی کے جنرل سیکرٹری تشریف لے گئے تھے... مسلمانوں کی حالت زار دیکھ کر رو دیئے... واپس آئے... کچھ بیانات... کچھ قراردادیں اور بس! اب مسلمان پھر OIC کو پکار رہے ہیں...؟ سرہانے میر کے آہستہ بولو... ابھی ٹک روتے روتے سو گیا ہے! ۴۰ ممالک کی اسلامی فوج، اور اس کے کرتا دھرتا پاکستانی جرنیل...؟ یہ فوج ایسے مظلوموں کی دادرسی جیسے چھوٹے موٹے کاموں کے لئے تو نہیں بنی! یہ سارے اٹھتے بیانات کا غلغلہ صرف گونگلوؤں سے مٹی جھاڑنے کا شغل ہے... ایٹمی پاکستان اپنی مظلوم بیٹی ڈاکٹر عافیہ امریکہ سے واپس نہ لا سکا (صرف پیچ آیا!)... یہ صرف زبانی جمع خرچ ہے... عالمی میڈیا کو اب بولنے کی اجازت ملی ہے تو سارے نیند سے اٹھ گئے ہیں... اجازت کی وجہ بھی یہ ہے کہ روہنگیا کے اکا دکا واقعات تنگ آمد بجنگ آمد کے ہوئے ہیں... برمی پولیس اور فوج پر حملے ہوئے ہیں اپنے دفاع اور مظالم کے جواب میں تو عالمی ضمیر 'جہاد' (دہشت گردی!) کے خوف سے لرز اٹھا ہے... شور مچا دو... ہانڈی میں پانی اور پتھر ڈال کر چولہے پر چڑھا دو... مسلمانو! اٹھو اپنے بھائیوں کو تسلی دو ابھی تمہاری دادرسی ہوگی... ہتھیار نہ اٹھاؤ... دہشت گرد (جہادی) نہ بنو... (یہ حق صرف مودی، بشار الاسد، بدھ میانمار، امریکہ کے نام محفوظ ہے)... امت کو کچھ کرنا ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ دنیا بھر میں بکھیرے روہنگیا کو واپس ان کے علاقے میں آباد کر کے علیحدہ آزاد ریاست (مشرقی تیمور کی طرح) قائم کر کے اراکان کا قرضہ ادا کیا جائے... ان کی نسلوں کے خون کی دیت انہیں ادا کی جائے... وسائل سے مالا مال مسلم امت بے بسی، بے کسی، بے حسی کی تصویر بنی قراردادیں نہ پاس کرے، نعرے نہ لگائے، پتلے نہ جلائے... مسلمانوں کا حق اسلام دشمن عالمی نظام سے چھین کر اپنے مظلوم بھائیوں کو دلوائے... ہر جگہ! ڈیڑھ ارب امت! محمد بن قاسم ایک بھی نہیں...؟ ہم آپ تو پاکستانیت کی تنگنائے میں کنویں کے مینڈک بنے امت سے بے نیاز رہنے کی تربیت بعد از مشرف ۱۶ سال سے پا رہے ہیں... اب ترکی کے نعرہ ہائے غیرت نے ہمارے دفتر خارجہ، پارلیمان، لیڈروں کو بیان دینے پر مجبور کر دیا ہے... ورنہ میانمار سے ہمارے تعلقات تجارت، دفاعی معاہدوں دوروں میں ان خونچکاں سالوں میں کبھی کمی نہیں آئی... اب بولے

ہیں تو پھر سجدہ سہو بھی ادا کیجیے... غفلت کا حقیقی کفارہ دیجیے... ورنہ کفر تو ملت واحدہ ہے... برکس (Brics) میں پاکستان پر بھارت کی زبان میں لشکر طیبہ اور جیش محمد پر جو سنگ باری ہوئی... وہ ہمیں آئینہ دکھانے کو کافی ہے... دیکھا جو "اینٹ" کھا کر کمین گاہ کی طرف... اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی!

ہمارا دوسرا دیرینہ دوست... امریکہ... آج کل الٰہی تھپیڑوں کی زد میں ہے... "ہاروی" نے ۸۰/ارب ڈالر کا نقصان پہنچایا ہے...امریکی تاریخ کا مہنگا ترین طوفان جس سے بحالی میں طویل مدت اور وسائل کھپیں گے... (ٹرمپ سعودی عرب سے جو بغلیں بجاتا ہمارے، مسلمانوں کے وسائل پر ہاتھ صاف کر کے گیا تھا اس سے کئی گنا زیادہ ایک ہی ہلے میں کھو بیٹھا... آبادی درہم برہم، صنعتیں زیروزبر، انفراسٹرکچر تباہ و برباد ہو گیا!) کیمیکل پلانٹ میں لگی خوف ناک آگ سے آسمان تک اٹھتے زہریلے دھوئیں اور شعلوں نے مسلم دنیا میں بھڑکائی جنگوں کا ذائقہ امریکی عوام کو بھی چکھا دیا...پاکستان، یمن، لیبیا، تیونس، شام میں ہونے والے آپریشن... آبادیوں کا انخلا دربدری... پناہ گاہوں کی تلاش... یہی سب فرشوں پر پڑے سوتے نازک مزاج امریکی فی الوقت "ہاروی" کا ذائقہ چکھ رہے ہیں اور اب "ارما"... طوفان کا نیا سلسلہ تیار ہے...ہاروی چوتھے درجے کا طوفان تھا... "ارما"... پانچویں درجے (آخری) پر مقیم ہے...پناہ بخدا...فی الوقت کریبین میں برطانیہ کی ۱۴ آبادیاں، برطانوی حاکمیت اور دائرہ کار کے تحت ہیں...سینٹ مارٹن فرانسیسی ہے...ڈچ، سپینی بھی موجود ہیں... یورپی اس کا ذائقہ ۱۸۵ میل (۲۸۵ کلو میٹر) فی گھنٹہ رفتار کے قوی ترین طوفان میں یہاں چکھ رہے ہیں...اس سے بچ نکلنے والوں کے مطابق: 'آپ ہمارے جزیرے کو دیکھیں گے تو آپ کو لگے گا کہ ہم ایٹم بم دھماکے کی تباہی سے ہو گزرے ہیں... ان جزائر میں ٹرمپ کا ۱۱ بیڈ روم کا محل نما ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا... طوفان اس کے درپے ہو گیا! یہ مغربی امراکی تفریح گاہیں سیر گاہیں تھیں جن پر یہ الٰہی ڈرون، بمبار جہاز (بلا پائلٹ) مسلط ہوئے (طوفان کی رفتار ہوائی جہاز کی سی ہے!)'ارما'...عادِ ارم کی ہلاکت کی داستان تازہ کر رہا ہے... "تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے کیا برتاؤ کیا اونچے ستونوں والے عادِ ارم کے ساتھ جن کی مانند کوئی قوم دنیا کے ملکوں میں پیدا نہیں کی گئی تھی؟ "(الفجر: ۷۔۸)۔اب امریکہ میں فلوریڈا اس قوم عاد والے طوفان کو وصول کرنے والا ہے...اسے لوگ قیامت کا نام دے رہے ہیں... بحر اوقیانوس اور امریکہ کی تاریخ کا خوف ناک ترین طوفان...ہمیں پناہ مانگنے کی دعا سکھائی گئی ہے... (المومنون: ۹۳۔۹۴)... پھر دیکھ لو کہ میری گرفت کیسی سخت تھی! (الملک: ۱۸) طوفانوں کے ہمراہ مگرمچھ سانپ بچھو گھروں میں در آئے ہیں...مزید بلا کیلی فورنیا میں لگی ۱۹ مقامات پر بے قابو آگ ہے...لاس اینجلس میں تاریخ کی سب سے بڑی آگ ہے جو جہنم کا سماں ۴۰۰۰ ایکڑ پر پیش کر رہی ہے... قابو میں آنے کا نام نہیں لے رہی...

بارش کا انتظار ہے مگر ساتھ ہی یہ خوف کہ اگر بجلی گری کڑکی تو نئی آگ بھڑکے گی... یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے! [یہ مضمون ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے]

☆☆☆☆☆

بقیہ: ۲۰۰۱ء میں ۱۱ ستمبر کا دن

کیا یہ مادہ ٹریڈ سنٹر کی بنیادیں کھوکھلی کر کے اس کو گرانے کا سبب بن سکتا تھا؟ تو اس کا جواب سائنسدان نہیں میں دیتے ہیں...باوجود دھماکہ خیز مواد ہونے کے، یہ مادہ اتنی زیادہ صلاحیت بھی نہیں رکھتا... تو پھر یہ وہاں موجود کیوں تھا؟ دراصل یہ مادہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تعمیر کے دوران فولادی ستونوں کو افقی طور پر کاٹنے کے لیے استعمال ہوا تھا...جب کہ ٹریڈ سنٹر کو گرانے کے لیے فولادی ستونوں کو عمودی طور پر پگھلانا ضروری تھا... بالفرض محال اگر یہ مادہ ستونوں کو عموی طور پر پگھلا کر ورلڈ ٹریڈ سنٹر کو تباہ کرنے کا سبب بنا تو خود بھی تو جل کر خاکستر ہو جاتا...اس کے یہ ذرے باقی نہ بچتے...

مزید یہ کہ اس سائنسی بحث میں پڑنے کی بجائے امریکی حکومت اور اس کے عوام کے ردعمل پہ نظر دوڑاتے ہیں... واقعے کے چند روز بعد ہی حکومتی سطح پر چرچ سروسز کی تقاریب ہوئیں...ایک ایسی تقریب میں حکومت کے موجودہ اور سابقہ اعلیٰ عہدے داروں کے علاوہ وہاں کی حکومت کے سب سابقہ صدور بھی اس میں موجود تھے...صدر بش نے اس سے خطاب کیا تھا... یہ ایک انتہائی جذباتی تقریب تھی... دبی ہوئی سسکیاں نمایاں تھیں...پوچھتا ہوں کہ کیا یہ سب ڈرامہ تھا؟ کیا امریکہ کے سب ہی حیات سابقہ صدور بھی جانتے بوجھتے اس ڈرامے کا حصہ تھے؟ کسی جنگ میں اپنے فوجیوں اور عوام کا کام آجانا ایک الگ بات ہے، لیکن بغیر کسی جنگ کے اپنے چھ ہزار نہیں تو تین ہزار ہی سہی، لوگوں کی قربانی دینا کیسے سمجھ میں آنے والی بات ہو سکتی ہے؟ پھر جانی نقصان کے علاوہ معاشی نقصان نے امریکہ کی کمر توڑ کے رکھ دی... اس کی تفصیل پہ روشنی ڈالنے کے لیے کالم کی طوالت اجازت نہیں دیتی... یہاں پر یہ بتانا مقصود ہے کہ بجائے اس بحث میں پڑنے کے کہ کیا یہ امریکہ کی اپنی ہی کارروائی تھی یا نہیں، یہ غور کیا جاتا اور امریکہ کو باور کرایا جاتا کہ آخر ایسا کیوں ہوا؟ جس کسی نے بھی کیا آخر اسے کیا تکلیف پہنچائی گئی تھی...

پھر امریکہ کو بتایا جائے کہ کیا کبھی اس نے یا کسی اور نے سوچا تھا کہ اس کی یکطرفہ کارروائیوں کا یہ جواب بھی آسکتا ہے؟ انگریزی کی ایک ضرب المثل ہے Never Corner The Rat [چوہے کو کبھی گوشے میں مت دھکیلو وہ پلٹ کر یوں بھی کر سکتا ہے]...اس سارے پروپیگنڈے کی وجہ سے امریکہ تو خوش ہو گیا کہ اس کی اُن زیادتیوں پہ پردہ پڑا رہ گیا، جن کے جواب میں نائن الیون ہوا... اور دنیا اس بحث میں الجھ گئی کہ یہ امریکہ نے خود کروایا تھا یا نہیں؟

☆☆☆☆☆

خاندانِ حقانی... سعادت وشہادت اور عزت وشرف کی روایتوں کا امین

عبید الرحمن زبیر

افغان سرزمین کے باسیوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل واحسان ہے کہ اُس نے اُنہیں دین ہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانے اور اعلائے کلمۃ اللہ ہی کو زندگیوں کا محور و مرکز قرار دینے کی توفیق عطا فرمائی ہے...فطری غیرت وحمیت کے ساتھ دین کی محبت اور اُس کی خاطر جان، مال، آل اولاد قربان کر دینے کے جذبے نے مل کر اللہ کے ان مخلص و بے لوث بندوں کو صحیح معنوں میں دین کا خادم اور دنیا جہان کے کفر کی بیخ کنی کرنے کے قابل بنایا ہے...

ان غیور و جسور اہل ایمان نے 'قلندری' میں بھی بڑے بڑے سرکشوں ، متکبروں اور 'سکندروں' کو فنا کے گھاٹ اتارا ہے...باطل قوتوں کو پچھاڑنے کا انعام عطا فرماتے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے افغان مسلمانوں میں تمغہ ہائے شہادت بھی وافر اور کثیر تعداد میں تقسیم فرمائے...لاکھوں شہدا ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور کفری طاقتوں کو نابود کرنے کی راہ میں جانوں کو قربان کرکے جنتوں کے راہی بنے...ان میں جوان، بزرگ، خواتین، نونہال...غرض ہر طرح کے اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کے مرتبہ شہادت کے لیے چُنا ہے...ایک دو نہیں ہزاروں خاندان ایسے ہیں جو "خاندانِ شہدا" کی صفت سے متصف قرار پائے، ایک ہی خاندان کے کئی کئی ابطال و فرزند راہ جہاد میں جان کی بازی لگا کر دنیا وآخرت کی سرخروئی کی منازل سے ہم کنار ہوئے...

ایسے ہی خاندانوں میں ایک نمایاں مقام 'حقانی خاندان' کا بھی ہے... قائد جہاد حضرت مولانا جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کا یہ خاندان 'قافلہ جہاد میں اُس وقت شامل ہوا جب اس پورے خطے میں جہاد فی سبیل اللہ ایک متروک فریضہ اور گمشدہ باب بن چکا تھا...روسی استبداد افغانستان پر اپنے پنجے گاڑ چکا تھا...مسلمانوں کا دین، ملت، عزت آبرو سب اپنے خونی پنجوں میں روندنے کا خواہاں 'سرخ ریچھ' آگے ہی آگے بڑھتا چلا آرہا تھا...

ایسے بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس چند مجاہدین باصفانے اس سرخ ریچھ کے مقابلے کی ٹھانی، یہ گنتی کے چند نوجوان ہی تھے جنہوں نے اُس "سپر پاور" کی "خدائی" کو چیلنج کیا جس کے سامنے امریکہ "بہادر" بھی پانی بھرنے پر مجبور اور محض 'ٹھنڈی جنگ' کی صورت میں ہلکی پھلکی چھیڑ چھاڑ کرکے ٹھنڈی آہیں بھرنے کے سوا کچھ بھی نہ کر پاتا تھا...ایک ایسا وقت کہ کمیونزم کی لال آندھیاں ایشیا و یورپ کے وسیع وعریض خطوں میں تباہیوں کے عنوانات پھیلاتی، چلتی ہی چلی جارہی تھیں...تب اللہ کے اِن بندوں نے اُن آندھیوں کے سامنے حق کے چراغ روشن کرنے شروع کیے اور پھر یہ چند ہی سالوں میں اپنے قلت تعداد، بے مائیگی وبے سروسامانی کے باوجود وہ سرخ ریچھ کو زخم زخم کرچکے تھے اور چہار جانب پھنکارے مارتی لال آندھی کی غضب ناکیوں کا منہ موڑ کر اُسے گھر کا راستہ دکھانے میں کامیاب ہو چکے تھے...اللہ کے فضل واحسان اور مدد و نصرت سے اس عظیم ترین تاریخی فتح کے حصول میں جن مجاہدین کا نمایاں ترین حصہ تھا اُن میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے تلمیذِ خاص اور شاگرد رشید حضرت مولانا جلال الدین حقانی سرفہرست تھے...فقیہ العصر حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ نے مولانا جلال الدین حقانی رحمہ اللہ کا تعارف کرواتے ہوئے کیسے تاریخی اور خوب صورت الفاظ استعمال کیے تھے:

> "جب قیامت کو سب فاتحین بلایا جائے گا تو فاتح خیبر حضرت علی رضی اللہ عنہ، فاتح ایران حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ، فاتح شام حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، فاتح روم حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ، فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو پکارا جائے گا تو ساتھ ہی روس کو ناکوں چنے چبوانے والے فاتح خوست مولانا جلال الدین حقانی کو بھی ان عظیم وبرگزیدہ ہستیوں کے صف میں کھڑا کیا جائے گا"...

مولانا جلال الدین حقانی نے اپنی تمام زندگی کو اللہ کے دین کے غلبہ کی خاطر وقف کررکھا ہے...روس کے خلاف جہاد میں آپ نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے اُن کی بنا پر بلاشبہ آپ کو اسلامیہ تاریخ کے مایہ ناز سپہ سالاروں اور فاتحین میں شمار کیا جاسکتا ہے...سوویت یونین کی پسپائی کے بعد قائم ہونے والے نجیب حکومت کے خلاف آپ پوری سرگرمی سے برسرپیکار رہے...نجیب کی حکومتی فوج کو آپ ہی کی سرکردگی میں مجاہدین نے خوست سے مار بھگایا اور خوست کو فتح کیا۔ نجیب حکومت کے خاتمہ کے بعد مختلف جہادی جماعتوں کی قائم ہونے والی حکومت میں آپ بھی شامل رہے...

امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کی زیر قیادت جب طالبان مجاہدین نے شرعی امارت کی داغ بیل ڈالی اور امارت اسلامیہ کے تحت پورے افغانستان میں شریعت کے نفاذ کی تحریک چلائی تو آپ اُن چند معتبر اور بڑے جہادی رہ نماؤں میں سے تھے جنہوں نے امیر المومنین نصرہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور امارت اسلامیہ افغانستان کی صفوں میں شامل ہوگئے...صلیبی لشکروں نے امارت اسلامیہ پر حملہ کیا تو آپ نے روس کی طرح امریکہ کے مقابلے میں بھی اللہ تعالیٰ سے مدد و نصرت طلب کرتے ہوئے جہادی کارروائیوں کا آغاز کیا۔ سقوط امارت اسلامیہ کے بعد دسمبر ۲۰۰۱ء میں صلیبی اتحادیوں نے حامد کرزئی کو کابل میں اپنے کٹھ پتلی کے طور پر بٹھایا...اس موقع پر روس کے خلاف جہاد میں شریک بہت سے جہادی رہ نماؤں نے پرکشش مراعات کی چمک اور اعلیٰ حکومتی عہدوں کے حصول کی خاطر زندگی بھر کی 'جمع پونجی' کو دریا برد کردیا اور امریکی چھتری تلے قائم کرزئی انتظامیہ میں شامل ہوگئے...ان ہی دنوں میں کرزئی نے حضرت جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کو بھی صلیبی چاکری کی پیش کش کرتے ہوئے "روشن مستقبل" کی ضمانتیں فراہم کرنے کی یقین دہانیاں کروائیں... لیکن آپ نے تو اس راستے کا انتخاب کررکھا تھا جس میں اللہ کے دین کی

خاطر دنیا کی تمام آسائشوں اور آسودگیوں کو تیاگ دے کر اللہ کی رضا جیسی عظیم نعمت اور جنتوں کے اعلیٰ درجات کا حصول ہی مقصد زندگی قرار پاتا ہے... سو آپ نے کرزئی کی اس احمقانہ اور خیانت بھری پیش کش کو ٹھکرا کر اللہ کے دشمنوں کا ساتھی و معاون بننے کی بجائے ایک بار پھر اُن کی گردنیں مارنے کا فیصلہ کیا...

امارت اسلامیہ نے جنوب مشرقی افغانستان کے صوبوں ،پکتیا، خوست، پکتیکا، غزنی اور زابل میں مجاہدین کو منظم کرنے اور صلیبیوں کے خلاف محاذ گرم کرنے کی ذمہ داری آپ کے سپرد کی... آپ نے اللہ تعالیٰ ہی کی مدد اور اُسی کی رحمت کے نتیجے میں اس سارے خطے کو امریکی اور صلیبی کافروں کے لیے 'مرگھٹ' میں تبدیل کر دیا... حتیٰ کہ نیٹو اور ایساف کی فوجیں اپنے قبضے کے چند سال بعد ہی ''حقانی نیٹ ورک'' کے ہاتھوں بالکل عاجز اور بے بس ہو چکی تھیں... یاد رہے کہ ''حقانی نیٹ ورک'' نام سے کوئی تنظیم از خود وجود نہیں رکھتی بلکہ تمام مجاہدین امارت اسلامیہ ہی کی صفوں میں امیر المومنین ملا ہبۃ اللہ نصرہ اللہ کی قیادت میں متحد ہیں... یہ مغرب نے مولانا جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کے ساتھیوں کو ''حقانی نیٹ ورک'' کا نام دے رکھا ہے اور اسی نام کو تواتر سے استعمال کرتے ہیں، اسی لیے ہم ''حقانی نیٹ ورک'' کا ذکر کر رہے ہیں وگرنہ فی الاصل مولانا جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کے تمام مجاہدین بھی امیر المومنین نصرہ اللہ سے بیعت ہیں اور اُن کی کامل اطاعت میں ہیں... شہید امیر المومنین ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ خلیفہ سراج الدین حقانی حفظہ اللہ کو امارت اسلامیہ افغانستان کا نائب مقرر کیا تھا اور آپ اب بھی اس ذمہ داری پر موجود ہیں... ان مجاہدین نے صلیبی دشمنوں کے ساتھ روس سے بھی بدتر سلوک کیا...

یہی وجہ ہے کہ صلیبیوں کی تمام تر توجہ امارت اسلامیہ کے اس لشکر پر مرکوز ہو گئیں اور اُنہوں نے ''حقانی نیٹ ورک'' کے خلاف اپنی تمام توانائیاں اور وسائل جھونک دیے... شیخ جلال الدین حقانی نے ناصرف یہ کہ خود جہادی تحریک کی آبیاری کی بلکہ آپ کے خاندان نے بھی اس راستے میں لازوال قربانیاں پیش کیں... اب تک آپ کی ایک زوجہ محترمہ اور چار فرزند امریکی و صلیبی کفار سے مقابلے میں شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو چکے ہیں... آپ ہی جیسی ہستیوں نے اپنے اہل خانہ اور اولادوں کو راہ جہاد میں قربان کر کے اسلام اور جہاد دشمنوں کی لغو اور بے ہودہ اعتراضات کا اپنے عمل سے جواب دیا کہ ''جہادی رہ نما دوسروں کے بچوں کو مروا دیتے ہیں لیکن اپنی اولادوں کو ہوا تک نہیں لگنے دیتے''...

۸ ستمبر ۲۰۰۸ء کو میران شاہ کے علاقے ڈانڈے درپہ خیل میں امریکی جاسوس طیاروں نے شیخ جلال الدین حقانی اور شیخ سراج الدین حقانی حفظہما اللہ کو نشانہ بنانے کے لیے ایک گھر پر میزائل داغے۔ اس وقت یہ دونوں جہادی رہ نما وہاں موجود نہیں تھے لیکن اس میزائل حملے میں شیخ جلال الدین حقانی کی اہلیہ ، ہمشیرگان اور اُن کے معصوم و شیر خوار بچوں سمیت ۲۳ افراد شہید ہوئے... جن میں سے اکثر کا تعلق آپ کے قریبی خاندانی افراد میں سے تھا... آپ کے بیٹوں میں سے عمر حقانیؒ اگست ۲۰۰۸ میں افغانستان کے صوبے خوست میں امریکی فوجیوں سے لڑتے ہوئے مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔ ۱۸ فروری ۲۰۱۰ء کو محمد حقانیؒ میران شاہ میں امریکی ڈرون حملے میں شہید ہوئے۔ بدرالدین حقانی ۲۴ اگست ۲۰۱۲ء کو شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملے میں شہید ہوئے... جب کہ ۱۱ نومبر ۲۰۱۳ء کو آپ کے ایک اور فرزند ڈاکٹر نصیر الدین حقانیؒ کو امریکی خفیہ اداروں نے اپنے آلہ کاروں کے ساتھ مل کر پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔

ڈاکٹر نصیر الدین حقانیؒ کی صورت میں حقانی خاندان نے اپنا چوتھا جگر گوشہ راہِ خدا میں پیش کیا... ڈاکٹر حقانیؒ کی تربیت ، پرورش اور اٹھان جس ماحول میں ہوئی، اُس نے اُن کی فطری صالحیت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کردہ جہادی اوصاف کو چار چاند لگا دیے تھے... اپنے والد بزرگوار اور دیگر بھائیوں کی طرح آپ نے جہاد ہی کو اوڑھنا بچھونا بنایا، آپ شعبہ طب سے وابستہ تھے اور ایم بی بی ایس کی باقاعدہ سند کے حامل تھے... آپ نے طب کے شعبہ میں اپنی تمام صلاحتیں صرف کرنے کی بجائے اُنہیں اللہ کی راہ میں کھپانے کا فیصلہ کیا...

یوں آج غربتِ اسلام کے دور میں آپ اُن چند سعید نیک بخت اطبا میں سے قرار پائے جنہوں نے عام انسانوں کے زخموں کی رفوگری کی بجائے امت اسلام کے زخمی جسم پر لگے گھاؤ بھرنے کے لیے خود کو وقف کر دیا... موجودہ صلیبی جنگ میں کفار کا مقابلہ میں اہل ایمان کی صفوں کو مضبوطی فراہم کرنے آپ نے اپنے محترم والد اور بھائیوں کے شانہ بشانہ حصہ لیا... اپنی ذہانت و قابلیت کی بنا پر آپ مجاہدین کے لیے 'تھنک ٹینک' کا کام بخوبی سرانجام دیتے رہے... اس کے علاوہ مجاہدین کے لیے وسائل کی دستیابی ، ٹھکانوں کے انتظام وانصرام ، دنیا بھر میں موجود جہادی معاونین سے رابطے ، مجاہدین کے لیے 'لاجسٹک سپورٹ' کی فراہمی اور بیرونی دنیا میں جہاد و مجاہدین کے موقف کو کماحقہ پہنچانے جیسی اہم اور نازل ذمہ داریوں سے آخری سانس تک عہدہ برآ ہوتے رہے...

آپ اپنی ہمہ جہتی شخصیت ، امرائے جہاد کی کامل اطاعت ، فریضہ جہاد کی راہ میں ثابت قدمی ، جہاد کی بے لوث خدمت اور کفر کے خلاف موثر ، مضبوط اور منظم جہادی منصوبہ بندی کرنے کے باعث امریکی خفیہ اداروں ، افغان انٹیلی جنس اور پاکستانی ایجنسیوں کا مشترکہ ہدف بن چکے تھے... اس سے پہلے آپ کے خاندان کے متعدد افراد اور دو بھائی (محمد حقانیؒ اور بدرالدین حقانیؒ) امریکہ اور اُس کے 'ہراول دستے' کی خفیہ ایجنسیوں کے مشترکہ ڈرون آپریشن میں شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو چکے تھے... آپ ان خطرات سے بخوبی آگاہ تھے لیکن فرض کی ادائیگی اور زندگی کے ہر لمحہ کو جہاد کی خدمت میں

گزارنے سے ایک لحظہ کو بھی دست بردار ہونے کو تیار نہ تھے...اسی بنا پر امریکہ اور اُس کے کاسہ لیسوں کی آپ سے مخاصمت اور پرخاش بڑھتی چلی گئی... نتیجتاً ۱۱نومبر ۲۰۱۳ء کو اسلام آباد میں صلیب اور اُس کے حواری خفیہ اداروں کے کارندوں نے آپ کو فائرنگ کرکے شہید کردیا...آپ کے جسم میں ۲۰ گولیاں پیوست ہوئیں اور آپ چند ہی لمحات میں اپنی مالک وخالق سے کیے گئے سودے کو کامیابی وکامرانی سے چُکاتے ہوئے اُس کے دربار میں سرخرو ہو کر حاضر ہوگئے...نحسبہ کذالک واللہ حسیبہ

حضرت مولانا جلال الدین حقانی نے صلیبی کفار کے خلاف جہاد میں محض اپنے اہل خانہ اور اولاد ہی کی شہادتوں کے صدمات صبر وعزیمت سے برداشت نہیں کیے بلکہ اپنے قافلے کے بے شمار راہیوں اور قائدین کو اس راستے میں قربان ہوتے دیکھا ہے...اس سے قبل حقانی نیٹ ورک کے اہم ذمہ دار ملاسنگین زردان رحمہ اللہ ۶ ستمبر ۲۰۱۳ء کو شمالی وزیرستان میں امریکی ڈرون حملے میں شہید ہوئے...آپ 'خلیفہ سراج الدین حقانی کے نائب تھے اور امریکی افواج کو خوف وسراسیمگی میں مبتلا کرنے کے لیے آپ کا نام لیناہی کافی سمجھا جاتا تھا...

اسی طرح ۲۱نومبر ۲۰۱۳ء کو ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل میں مدرسہ مفتاح القرآن پر ہونے والے امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملے کا ہدف بھی خلیفہ سراج الدین حقانی اور خلیل حقانی تھے جو (بعض ذرائع کے مطابق) حملے سے کچھ گھنٹے قبل وہاں سے جاچکے تھے (بعض دیگر ذرائع کے مطابق) ڈاکٹر نصیرؒ کی فاتحہ خوانی کے لیے وفود کی آمد کی وجہ سے وہاں نہیں جاسکے... بہر حال اس حملے میں بھی حقانی نیٹ ورک کے دواہم ذمہ داران کو نشانہ بنایا گیا... جن میں خلیفہ سراج الدین حقانی حفظہ اللہ کے نائب مولوی احمد جان ،صوبہ خوست میں مجاہدین کے کمان دان مولوی حامد اللہ اور صوبہ پکتیا کے کمان دان مولوی گل مرجان شامل تھے۔

مجاہدین آئے روز اپنے قائدین اور عزیزازجان ساتھیوں کی شہادتوں کے غم کو صبر واستقلال سے برداشت کررہے ہیں...یہ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل واحسان ہے یہ شہادتیں اُن کی جدوجہد پر کچھ فرق ڈال رہی ہیں نہ ہی کفر اور اُس کے حواریوں پر لگنے والی پیہم ضربوں میں کوئی کمی آرہی ہے...یہ جہاد کلیتاً اللہ تعالیٰ کے بھروسے اور توکل کے سہارے ہی جاری وساری ہے...اس میں بڑی سے بڑی شخصیت کی شہادت ہو تو بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی، منشااور رضاہی کی چاہت اور طلب 'زخمی دلوں میں جاگزیں رہتی ہے اور فتوحات و کامیابیوں کا حصول ہو تو بھی اُنہیں اُسی کی رحمت ومدد کا مرہون منت گردانا جاتا اور اُسی کے حضور سربسجود ہو کر حمد وشکر کے کلمات دہرائے جاتے ہیں...لہٰذا جس تحریک کا مقصد وماویٰ اور اول وآخر ہی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اُس کو ختم کرنے اور دبادینے کے لیے تمام دنیا کی کافر قومیں جمع ہوں ،اُن کے تعاون کے لیے مرتدین کے مقامی نظام ہائے مملکت سرگرم ہوں، لیکن حتمی نتیجہ اللہ والوں کی فتح وکامیابی ہی کی صورت میں نکلنا ہے۔

خاندانِ حقانی سمیت جہادی تحریک سے وابستہ ہر مجاہد کے سینے میں یہ یقین پوری طرح راسخ ہے کہ "ان اللہ معنا"...بس اُس مالک کا ساتھ اور اُس کی خوشنودی مل جائے تو تمام آزمائشوں سے نبرد آزما ہونا سہل ہوجاتا ہے...کہ ان کٹھن اور پرمشقت راہوں پر چلنے والوں ہی کی جانب نصرت الٰہی متوجہ ہوتی ہے ،اللہ تعالیٰ کفار کے دلوں میں اِنہی وفا شعاروں کا رعب بٹھاتے ہیں اور اُس کی رحمت سے یہی رعب کفار کی تمام تر ٹیکنالوجی اور فریب کاریوں پر حاوی ہو کر اُن کے لیے میدانِ کارزار سے بھاگ نکلنے کے علاوہ کوئی راستہ باقی نہیں چھوڑتا!

☆☆☆☆☆

بقیہ: اٹھیے انکار کردیں!

ترال جنگلوں سے شریعت کا پرچم لے کر اٹھنے والے یہ چند نوجوان آج پاکستان اور کشمیر میں موجود کشمیر کے خیر خواہ قائدین کو بھی یہ دعوت دے رہے ہیں کہ دہائیوں آزادی، اور پاکستانی گھن چکروں میں پھنس کر مصائب اٹھائے گئے، تکالیف برداشت کی گئیں،اس کے باوجود "نمبرون" سے ذلت ورسوائی بدلے میں ملی،اللہ کو بھی ناراض کیا،خود کو بھی ذلت میں پھینکا،اپنے ہی بھائیوں اور بیٹوں کے خون کے سودے بھی کڑوے گھونٹ سمجھ کر پیے گئے، مگر کشمیر کی بابت "ہم جہاں پر کھڑے تھے وہیں رہ گئے" والا معاملہ ہی ہوا۔تو آیئے!اب کیوں نہ اسلام کے تمکن کی جُہد کی جائے،راتوں بلک بلک کر رب سے شہادتیں مانگنے والے اپنے شہید بھائیوں اور بیٹوں سے وفا کی جائے،اور کشمیر کی بابت اللہ کو منانے کی پالیسی پر سٹینڈ لے لیاجائے،ناکہ اقوامِ متحدہ کو مناتے مناتے اپنی سالوں کی جُہد ہی نہیں اپنے ایمان ،اپنی سب سے قیمتی میراث تک کا سودا کرلیاجائے...کشمیر 'غزوہ ہند کا دروازہ ہے، کتنوں ہی کی بخشش کا ذریعہ! آیئے ایک اور کڑوا گھونٹ بھریں اور کشمیر ہی کے ذریعے اپنے رب کو راضی کرلیں۔اٹھیے اور ہر غیر اللہ،اس کی پالیسی اور قوانین کا سرے سے انکار کردیں...وہی انکار جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا تھا...جو بارہاابرہیم علیہ السلام کرتے رہے...وہی انکار جو خباب اور بلال رضی اللہ عنہما کا تھا...جو حضرت سمیہؓ اور ان کے پاک باز خانوادے نے کیا تھا...وہ انکار جو جناب حسینؓ اور عبد اللہ بن زبیرؓ کا تھا...وہی انکار جسے شیخ اسامہؒ نے دہرایا...پھر یقینا ہمارا رب بھی اس انکار کے بدلے ہمیں دنیا وآخرت میں راضی کردے گا۔

وماتوفیق الاباللہ

☆☆☆☆☆

ٹرمپ کی افغان پالیسی اور امارت اسلامیہ کی حکمت عملی

عبید اللہ غازی

۲۱/اگست کی شام کو ٹرمپ نے نئی افغان پالیسی کا اعلان کیا... جس کے مطابق افغانستان میں مزید ۴ ہزار امریکی فوجی بھیجے جانے کا اعلان کیا گیا اور امریکی افواج کو ہر قسم کے اختیارات دیے گئے... ٹرمپ نے اپنی انتخابی مہم کے دوران میں ''سب سے پہلے امریکہ'' کا نعرہ لگایا اور غیر ملکی جنگوں میں ملوث ہونے سے انکار کی پالیسی بنانے کا وعدہ کیا... لیکن نئی اعلان کردہ پالیسی اُس کے منافقانہ طرزِ عمل کی عکاس اور امریکی عوام سے کیے گئے اُس کے وعدوں سے بالکل اُلٹ ہے... ٹرمپ نے اس موقع پر اپنی 'صفائی' بیان کرتے ہوئے کہا کہ ''جنگ افغانستان کی حقیقت 'صدر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد اُس پر آشکارا ہوئی اور اب امریکہ یہ یقینی بنانا چاہتا ہے کہ القاعدہ دوبارہ اس ملک میں پاؤں نہ جمانے پائے، جہاں سے یہ امریکہ پر ایک دوسرے بڑے حملے کی منصوبہ بندی کر سکے''۔

امریکی اخبار 'نیویارک ٹائمز' میں لکھنے والے تجزیہ نگار 'میکاہ زینکو' نے اس پر لکھا:

> ''بش انتظامیہ نے اپنے دعووں کے مطابق طالبان کو (۲۰۰۲ء۔۲۰۰۵ء تک) سات مرتبہ شکست دی۔ امریکہ کے ہر صدر نے فوجی مہمات سے متعلق کم ہی شفافیت کا اظہار کیا ہے اور اب ٹرمپ انتظامیہ کے متعلق یوں معلوم ہو رہا ہے کہ جیسے یہ پہلے سے بھی بدتر رویے کا اظہار کر رہی ہے۔ ٹرمپ نے انتہائی فخر کے ساتھ اعلان کیا کہ ''ہم دہشت گردوں کو ہلاک کر رہے ہیں''۔ وہ ملک جس پر امریکہ بم باری کر رہا تھا، نئے صدر کے اوول آفس میں داخل ہوتے ہیں اس ملک پر بم باری پہلے سے کہیں زیادہ ہو جاتی اور ہر صدر ہر مرتبہ عام شہریوں کی خلافِ معمول زیادہ تعداد کو ہلاک کر رہا ہوتا ہے۔ جولائی میں شائع ہونے والی اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق افغانستان میں ۲۰۱۶ء کے پہلے چھ ماہ کی نسبت ۲۰۱۷ء میں امریکی فضائی حملوں کے باعث کہیں زیادہ شہری ہلاک ہوئے ہیں۔ اب ٹرمپ نے اعلان کیا کہ ہم نے اپنے فوجی جرنیلوں کو کھلی چھٹی دے دی ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق جنگ کر سکتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوا کہ ٹرمپ نے اپنے فوجی جرنیلوں کو کھلی چھٹی دے دی ہے کہ شہریوں کی لامحدود تعداد کو ہلاک کیا جائے۔ یہ صورت حال نا صرف غیر اخلاقی ہے بلکہ اس کا نتیجہ بھی درست نہیں نکل رہا۔ شہریوں کی ہلاکتوں کے باعث امریکہ کے خلاف نفرت میں اضافہ ہو رہا ہے، بھرتی ہونے والے جنگ جوؤں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور انقلابی نظریات کے حامل عسکریت پسند امریکہ میں رہائش اختیار کر سکتے ہیں''۔

ٹرمپ کی امریکی پالیسی میں کچھ بھی نیا نہیں ہے... بش اور اوباما اپنے اپنے ادوار میں یہ تمام حربے آزما چکے ہیں... مجاہدین کو دھمکیاں دینے، فوجیوں کی تعداد بڑھانے، جرنیلوں کو لامحدود اختیارات دینے اور جنگ کو شدومد سے جاری رکھنے کے اقدامات وہی پرانے حربے ہیں... امارت اسلامیہ افغانستان نے اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرتے ہوئے اور اُسی کی نصرت کی بدولت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی قیادت میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد صلیبی افواج کو 'اُن کی تمام تر بم باریوں اور بدترین جنگی جرائم کے باوجود افغانستان کے کوہ و دشت میں ذلتوں کے گھونٹ پلوائے ... اس کے بعد امیر المومنین ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ نے کمال تدبر، عزیمت اور حوصلہ مندی سے مجاہدین کی صفوں کو مضبوط کرتے ہوئے' اُنہیں صلیبی کفار کے مقابل میں سیسہ پلائی دیوار بنایا اور صلیبی لشکروں کی شکست کو یقینی بنانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا... اس کے بعد اب امیر المومنین ملا ھبۃ اللہ نصرہ اللہ کی قیادت میں مجاہدین پوری طرح متحد ہیں اور پوری جانفشانی کے ساتھ ایمان و توکل اور جہاد واستشہاد کے راستوں پر چلتے ہوئے امریکی اور افغان کٹھ پتلی حکومت کو ہر محاذ پر پچھاڑ رہے ہیں... سو جس تحریک جہاد کو چار درجن صلیبی اتحادی ممالک کی ڈیڑھ لاکھ افواج کچھ زِک نہیں پہنچا سکیں' اُس کا یہ چند ہزار امریکی فوجی بھلا کیا بگاڑ لیں گے؟!

امارت اسلامیہ افغانستان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد حفظہ اللہ نے ٹرمپ کی پالیسی کے جواب میں یہی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

> ''آخر کار امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے افغانستان میں اپنی جارح فوج کی موجودگی پر اصرار کرتے ہوئے افغانستان کو امریکہ کے لیے خطرہ سمجھا ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اپنی طویل ترین جنگ کو ختم نہیں کرنا چاہتا ہے۔ وہ حقائق کا ادراک کرنے کے بجائے اپنی طاقت اور فوج پر مزید مغرور ہے، مگر افغانوں نے گزشتہ ۱۶ برسوں کے دوران امریکی جارحیت کو اپنا امتحان دیا ہے۔ جب تک ایک امریکی فوجی بھی افغانستان میں موجود رہے گا اور امریکی حکمران جنگی پالیسی اپنائے رکھیں گے تو ہم بلند حوصلے اور بھرپور عزم کے ساتھ امریکہ کے خلاف جہاد جاری رکھیں گے۔ امریکی غاصبوں سے افغان

سر زمین کی آزادی ہماری ملت کا مذہبی فریضہ اور ملکی ذمہ داری ہے۔ ہم اس ذمہ داری کو تب تک نبھاتے رہیں گے، جب تک ہمارے جسم میں دم ہے۔

امریکہ کے لیے لازم تھا کہ وہ افغانستان میں جنگ جاری رکھنے کے بجائے اپنی فوج کے انخلا پر غور کرتا۔ جس طرح ٹرمپ نے کہا ہے کہ "افغان طویل جنگ نے امریکہ کو گھبراہٹ میں مبتلا کیا ہے"۔ ہم امریکہ کو مزید گھبراہٹ میں مبتلا کریں گے۔ امریکی حکمرانوں کو یہاں کے حقائق تسلیم کرنے پر مجبور کریں گے۔ افغان مجاہد عوام اپنے استقلال اور خود داری و آزادی کے حصول اور یہاں اسلامی نظام کے نفاذ کی راہ میں جہاد سے نہ خستہ حال ہوئے ہیں اور نہ ہی تھک کر بیٹھ جائیں گے۔ اگر امریکہ اپنی فوج کو ہماری سر زمین سے نہیں نکالتا تو وہ وقت دور نہیں جب افغانستان اکیسویں صدی کی امریکی سلطنت کے لیے قبرستان بن جائے گا۔ اور یہ بات امریکی حکام تب ہی سمجھ سکیں گے!!!"۔

افغانستان میں مجاہدین کے جہاد اور مزاحمت میں اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت ڈالی ہے کہ یہ جہاد پورے امریکی طاغوتی نظام کے لیے جان کا لاگو بن گیا ہے! ۲۵ / اگست کو افغانستان میں امریکی فوج کے سربراہ جنرل جان نکلسن نے کابل میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے اس بات کا اعتراف اپنی زبان سے کیا، اُس نے کہا:

"طالبان میدان جنگ میں امریکہ سے نہیں جیت سکتے، لہٰذا انہیں چاہیے کہ ہتھیار پھینک کر امن عمل میں شامل ہو جائیں، افغانستان میں امریکہ کسی طور ناکام نہیں ہو گا کیونکہ ہماری قومی سلامتی کا دارومدار اس جنگ پر ہے"۔

ٹرمپ انتظانیہ اور پینٹاگون کے جرنیل جو بات سمجھ نہیں رہے وہ یہی ہے کہ جنگوں کی تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ایک فریق جنگ جیتنے کے قابل نہ ہو اور پھر اپنے مخالف فریق کی طرف سے بار بار مذاکرات کی دعوت کو بھی ٹھکراتا رہے... جو جنگ جیت نہیں سکتے وہ تو چند لفظی اشارے ملتے ہیں کرسی میز سجا کر مذاکرات شروع کر دیتے ہیں... یہ جنگوں کی مستقل تاریخ ہے... لیکن یہاں یہ حالت ہے کہ سات سے آٹھ سال ہو گئے کہ امریکہ 'امارت اسلامیہ افغانستان کو مذاکرات کی نا صرف دعوت دے رہا ہے بلکہ اپنے مختلف غلاموں کے ذریعے مجاہدین پر ہر طرح کے دباؤ کے ہتھکنڈے بھی آزما چکا ہے کہ کسی طرح مذاکرات کا سلسلہ شروع ہو اور اپنی رہی سہی عزت اور ساکھ کو کسی بھی طرح بچا کر افغانستان سے نکل بھاگے...

لیکن یہ امارت اسلامیہ کی بیدار مغز اور ایمانی بصیرت والی قیادت ہے کہ جو خوب جانتی ہے کہ طاغوتِ امریکہ 'افغانستان کے پہاڑوں میں جس قدر زیادہ خوار اور سوا ہو گا 'اُسی قدر تیزی سے اللہ کا یہ دشمنِ کبیر اپنے انجام بد کو پہنچے گا...اسی لیے مجاہدین 'افغانستان کے میدان میں امریکہ کو بھگا بھگا کر تھکا رہے ہیں اور تھکا تھکا کر مار رہے ہیں... اور امریکہ ہے کہ اپنی جھوٹی رعونت کو برقرار رکھنے اور اپنے مصنوعی رعب و دبدبہ کو دنیا پر قائم رکھنے کی خاطر 'مجاہدین کی اس تدبیر اور چال میں پھنستا چلا جا رہا ہے...

اپنی اسی بے بسی کی وجہ سے امریکی فوجی حکام سٹھیا کر ایسی مذموم اور ناپاک جسارتوں پر اتر آتے ہیں کہ جو اِن کے اسلام سے ازلی بغض و عناد کی عکاسی بھی کرتی ہیں اور ان کی خبیث فطرت کو واضح تر کر کے اہلِ اسلام کو اِن کے خلاف جہاد کی صفوں کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے پر بھی ابھارتے ہیں...

ایسا ہی شرم ناک اقدام امریکی افواج نے ٦ ستمبر کو صوبہ پروان میں کیا۔ جب امریکی اتحادی افواج نے ایسا پمفلٹ شائع کیا اور ہوائی جہازوں سے اُسے آبادیوں میں پھینکا جس میں امارت اسلامیہ کے کلمہ توحید والے جھنڈے کو ایک کتے پر چسپاں کر کے اُسے شیر کے آگے خوف سے بھاگتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس پمفلٹ کے شائع ہونے کے بعد افغان عوام میں شدید غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ایسا پہلی بار نہیں ہوا کہ صلیبیوں نے اسلامی عقائد و شعائر کا مذاق اُڑایا ہو، ۲۰۱۲ء میں بھی باگرام ایئر بیس میں صلیبیوں نے قران مجید کو جلا دیا تھا جس کے بعد پورے افغانستان میں شدید مظاہرے ہوئے اور اس میں کئی مسلمان شہید ہوئے۔ اس واقعے سے پہلے امریکیوں نے طالبان کے شہدا کے لاشوں پر پیشاب کر کے ویڈیو انٹرنیٹ کے ذریعے عام کی تھی۔

صلیبیوں کی اس شرم ناک جسارت کا انتقام لینے کے لیے امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہد نے صوبہ پروان ضلع بگرام میں امریکی غاصبوں کو شہیدی حملے کا نشانہ بنایا۔ ٦ ستمبر ہی کو شام چھ بجے کے لگ بھگ امریکی فوج کے سب سے بڑے اڈے بگرام ایئر بیس کے گیٹ نمبر ۳ کے سامنے امریکی فوجی قافلہ موجود تھا کہ اس دوران امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہد شہید محمد ادریس تقبلہ اللہ نے بارود بھری موٹر سائیکل سے شہیدی حملہ انجام دیا۔ اس مبارک فدائی حملے کے نتیجے میں ۲۰ امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

جہاں امریکی فوج کے ہزاروں سپاہی 'مجاہدین کی ضربوں اور حملوں کی وجہ سے ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں، وہی یہ بھی حقیقت ہے کہ امریکہ افغان جنگ پر ایک ٹریلین ڈالر سے زائد رقم خرچ کر چکا ہے... یہ جنگی اخراجات اس کی معیشت کا بیڑہ غرق کیے ہوئے ہیں... ٹرمپ چونکہ خود بھی لالچی ذہن اور حریصانہ فطرت کا حامل ہے اور اس کا داماد (جس کا

ٹرمپ کی پالیسیوں پر پورا کنٹرول ہوتا ہے) تو ہے ہی یہودی ساہوکار! اس لیے ٹرمپ کی جان صحیح معنوں میں حلق میں اٹکی ہوئی ہے کہ افغانستان سے اپنی فوجوں کا بوریا بستر سمیٹے تو امریکی نابودی مقدر ہے اور اگر جنگ کو جاری رکھے تو کھربوں ڈالر مزید اس آگ میں جھونکنے پڑیں گے... ایسے میں اُس نے جو پالیسی مرتب کی اُس کا لب لباب خود ہی بیان کیا:

"افغانستان کی مدد اور حمایت کے بدلے 'افغان حکومت سے ملک کے تقریباً ایک ٹریلین ڈالر مالیت کے قدرتی معدنی ذخائر سے حصہ طلب کیا جائے گا"...

اس جنگ کے اخراجات پورے کرنے کے لیے اب ٹرمپ کی نظریں افغانستان کے قدرتی وسائل اور معدنی دولت پر لگ گئی ہیں... اس کی ایک مثال ہی دیکھ لیجیے کہ صوبہ ہلمند میں تانبے اور دیگر قدرتی معدنیات کے بیش بہا خزانے چھپے ہوئے ہیں جنہیں امریکی کمپنیاں وہاں سے اونے پونے داموں خرید کر امریکہ کی گرتی ہوئی معیشت کو سنبھالا دے سکتی ہیں... یہ وہی ذخائر ہیں جن کی خاطر بھارت نے افغانستان تک رسائی حاصل کی اور معروف انڈین سٹیل ٹائیکون ساجن جندال 'جو کہ سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف کا فیملی فرینڈ ہے' نے نواز سے تعاون کی درخواست کی تھی' کہ وہ تانبے کے ذخائر کو افغانستان سے پاکستان کے راستے بھارت منتقل کرنے میں حکومتی سطح پر تعاون کرے...

امریکی جریدے فارن پالیسی میگزین کی رپورٹ کے مطابق معروف امریکی کمپنی 'امریکن ایلیمنٹ' کے سربراہ مائیکل سلور نے ان ذخائر سے استفادے کی تفصیلات ٹرمپ کو اپنی میٹنگ میں دیں کہ کس طرح امریکہ ان ذخائر پر قبضہ کر کے اپنا جنگی نقصان پورا کر سکتا ہے، یہ بات اب کوئی راز نہیں رہی... مسئلہ صرف یہ ہے کہ امریکی خواہش اور اس کی تکمیل کے درمیان امارت اسلامیہ حائل ہے... ہلمند صوبے پر طالبان کا قبضہ ہے اور امارت اسلامیہ کے ہوتے ہوئے 'وائٹ ہاؤس میں میٹنگیں کر کے ایسے منصوبوں کے خواب تو دیکھے جا سکتے ہیں لیکن حقیقی طور پر انہیں روبہ عمل لانا امریکہ کے لیے قطعاً ممکن نہیں!

امارت اسلامیہ کو اس وقت بھی عملاً افغانستان کے ۴۵ فی صد حصے پر تمکین حاصل ہے... ۲۰ فی صد پر افغان حکومت کا کنٹرول ہے اور بقیہ ۳۵ فی صد متنازع اور کشمکش سے لبریز علاقہ ہے جس پر بظاہر تو افغان حکومت کا قبضہ ہے مگر امارت اسلامیہ کے مجاہدین جب چاہتے ہیں وہاں پر حملہ کر کے قندوز جیسی صورت حال پیدا کر دیتے ہیں... یعنی کروڑوں ڈالر کی لاگت سے تیار کی گئی افغان سکیورٹی فورسز حملے کی صورت میں مزاحمت کی بجائے علاقہ چھوڑ کر فرار ہو جاتی ہیں...

یہ وہ مسئلہ ہے جس کا امریکہ کے پاس آج تک حل دریافت نہیں ہو سکا... قندوز میں یہی ہوا تھا، اس کے بعد پھر یہ ہوتا ہے کہ طالبان پر امریکی بم باری شروع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے مجاہدین اپنا قبضہ برقرار نہیں رکھ پاتے علاقہ خالی کر دیتے ہیں...

تانبے اور معدنی ذخائر پر قبضہ کرنے میں یہ امر بھی مانع ہے کہ افغانستان کا ریاستی ڈھانچہ اور روڈ انفراسٹرکچر تباہ ہو چکا ہے... امریکی قبضہ کے وقت جو سڑکیں بنائی گئی تھیں وہ ختم ہو چکی ہیں... ان ٹھیکوں میں کرزئی حکومت نے وسیع گھپلے کیے تھے... گویا امریکی پیسہ وہاں زیادہ تر کرپشن کی نذر ہوا جس کے نتیجے میں کرزئی جیسے خائن اور امریکی غلام ارب پتی بن گئے...

قارئین کرام! آپ میں سے اگر کسی نے ہمارے شہروں کی سڑکوں کے کنارے جابجا موجود وہ مشینیں دیکھی ہوں کہ جن سے گنے کا رس کشید کر کے بیچا جاتا ہے آپ نے اس کا بخوبی مشاہدہ کیا ہو گا کہ مشین کا مالک گنے کو ایک ہی بار مشین میں ڈال کر اُس سے نکلنے والے رس پر قانع نہیں ہوتا بلکہ اُس گنے کے بھوسے کو بار بار مشین کے آہنی 'ڈرم رولر' کے سپرد کرتا رہتا ہے... یہاں تک کہ اُس بھوسے میں ایک قطرہ بھی رس کا باقی نہیں رہتا، تب جا کر اُس کی جان بخشی ہوتی ہے...

یہی معاملہ مجاہدین 'امریکہ "بہادر" کے ساتھ کر رہے ہیں... امریکہ کو افغانستان میں اپنی شکست کا یقین بش کے آخری دور حکومت میں ہی ہو گیا تھا... اسی لیے اوباما نے اپنی انتخابی مہم ہی عراق و افغان جنگ کے خاتموں کے وعدے پر چلائی اور وائٹ ہاؤس پہنچا... اپنے پہلے دور میں وہ عراق سے امریکی افواج کو نکال لے گیا اور دوسرے دور کے لیے اُس نے دوبارہ افغان جنگ سے خلاصی کا نعرہ لگایا... لیکن امریکی جرنیل اپنی فوجی طاقت کے غرور میں ہی مبتلا رہے اور اوباما اُن کے ہاتھوں استعمال ہوتا رہا... اب ٹرمپ بھی اسی وعدے پر کرسیٔ صدارت تک پہنچا ہے لیکن افغان پالیسی کا اپنے دعووں سے متضاد اعلان کر کے وہ بھی کماد کے اُس ڈھیر جیسا ہو گیا ہے جس میں سے ایک ایک گنے کو اٹھا کر اس کا رَس کشید کرنے کے لیے بار بار "مشینی قتل" سے گزارا جاتا ہے... حتیٰ کہ وہ بالکل بھوسا بن کر رہ جاتا ہے...

ان شاء اللہ، ہمارے رب نے چاہا تو امریکہ بھی افغانستان سے ایسی حالت میں پوری طرح ذلیل و رسوا اور نحیف و نزار ہو کر ہانپتا کانپتا نکلے گا جیسے بالکل کھایا ہوا بُھس ہو!!!

☆☆☆☆☆

افغان فوج کی بڑھتی ہوئی ہلاکتیں....!!!

محمد فرہاد جانباز

افغانستان پر امریکی یلغار کے بعد امریکہ اور اتحادی ممالک کی ڈیڑھ لاکھ فوج ۲۰۱۴ءتک مجاہدین اور عوام کے خلاف جنگوں میں براہ راست ملوث رہی ہے۔ چوں کہ افغانستان سنگلاخ پہاڑوں، کھنڈر شہروں اور ویران دشتوں پر مشتمل ایک پے چیدہ جغرافیائی ملک ہے، جس کے باسی گزشتہ چالیس سال سے مسلسل ایک سپر پاور کو تاریخی شکست دینے کے بعد دنیا کی دوسری بڑی قوت سے برسرپیکار ہیں۔ بلا شبہ جنگ ان کا بہترین مشغلہ ہے۔ وہ نہ صرف عملی طور پر جنگ کا تجربہ رکھتے ہیں، بلکہ وہ مختلف ممالک کی تربیت یافتہ افواج سے زیادہ مہارت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے امریکہ گزشتہ سولہ برس کے دوران تمام تر جدید ٹیکنالوجی اور وسائل کے باوجود امارت اسلامیہ کو شکست دینے میں مکمل طور پر ناکام رہا ہے، جس کا اعتراف کئی امریکی جرنیلوں اور اہم امریکی حکام سمیت سابق امریکی صدر اوباما نے بھی بارہا کیا ہے۔ امریکہ نے چار لاکھ سے زائد افغانوں کو فوج، پولیس اور مقامی ملیشیا میں بھرتی کیا۔ پھر انہیں ڈیڑھ سال تک عسکری تربیت دے کر براہ راست جنگوں میں داخل کر دیا۔ فوج میں بھرتی ہونے کے لیے کم از کم اٹھارہ سال سے زائد عمر شرط ہے، لیکن افغان حکومت اور فوج کی بنیاد فرسودہ نظام کے تحت کرپشن، بدعنوانی اور رشوت جیسے جرائم پر رکھی گئی ہے، اس لیے ہزاروں کم عمر بچے فوج میں بھرتی ہوئے، جنہیں منشیات کا عادی بنا کر جنسی تشدد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کے اندرونی اختلافات، منشیات کے استعمال اور جنسی تشدد کے باعث ہر جنگ میں درجنوں کی تعداد میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ جب کہ زندہ بچ جانے والے اہل کار فوج سے فرار ہونے میں عافیت سمجھتے ہیں۔ اب افغانستان میں ایک نئی بحث چھڑ گئی ہے کہ اہل کاروں کی ہلاکتوں کی تعداد زیادہ ہے یا فرار ہونے والوں کی۔ سیگار رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال سات ہزار اہل کار ہلاک اور بارہ ہزار کے قریب زخمی ہوئے تھے، جب کہ رواں سال ہلاکتوں کی تعداد میں اضافہ ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اہل کاروں کی بڑھتی ہوئی ہلاکتوں کی وجوہات کیا ہیں؟ ذیل میں چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

امارت اسلامیہ نے افغانستان بھر میں منصوری آپریشن کے تحت اپنی کارروائیوں میں تیزی لائی ہے۔ مجاہدین نے گزشتہ چار دنوں کے دوران چار اضلاع اور درجنوں چوکیوں پر قبضہ کیا ہے۔ سیکڑوں اہل کاروں کو ہلاک کیا۔ ۲۳ جولائی کو مجاہدین نے صوبہ غور کے ضلع تیورہ کو مکمل طور پر فتح کر لیا۔ ضلعی مرکز، پولیس ہیڈ کوارٹر اور تمام چیک پوسٹوں کو فتح کر کے ۴۶ اہل کاروں کو ہلاک اور درجنوں کو زخمی کیا گیا۔ علاوہ ازیں غور کے ضلع شہرک میں سابق جہادی کمانڈر حاجی محسن نے دو ہزار خاندانوں سمیت امارت اسلامیہ کی حمایت کا اعلان کیا اور پورا علاقہ مجاہدین کے کنٹرول میں دے دیا۔ نیز اسی روز مجاہدین نے صوبہ فاریاب کے ضلع کوہستان بھی فتح کیا، اس لڑائی میں بھی متعدد اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے تھے۔ اسی روز مجاہدین نے قندھار کے ضلع نیش میں بھی تین چوکیاں فتح کیں، جب کہ جھڑپ میں ۲۵ اہل کار ہلاک ہوئے اور مجاہدین کو بھاری مقدار میں اسلحہ بھی ملا۔ قندوز شہر اور بالا حصار میں قائم امریکی ائیرپورٹ اور مرکز پر بھی مجاہدین نے آپریشن کا آغاز کیا، جس میں متعدد اہل کاروں کی ہلاکت کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ مجاہدین نے ضلع خان آباد میں ایک جنگی جہاز بھی مار گرایا، جب کہ قندوز کے قریب صوبہ بغلان کے دو اضلاع مرکزی بغلان اور پل خمری میں بھی مجاہدین کے ایک حملے میں ۵ کمانڈروں سمیت ۱۸ فوجی اہل کار ہلاک و زخمی ہوئے۔

مجاہدین نے صوبہ بدخشان کے ضلع تگاب میں سرکاری فورسز کے ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ پارلیمنٹ میں تگاب کے رکن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجاہدین کے حملے میں ۴۰ اہل کار ہلاک اور بیس قیدی بنا لیے گئے ہیں۔ جب کہ مجاہدین نے بھی چالیس اہل کاروں کی ہلاکت اور سولہ کو گرفتار کرنے کا دعوی کیا تھا۔ بدخشان کے گورنر احمد فیصل بیک زاد نے بھی ان ہلاکتوں کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ کمانڈر ضمیر سمیت متعدد اہل کار ہلاک اور بیس اہل کار لاپتا ہیں۔ مقامی صحافیوں کا کہنا ہے کہ فوج میں شدید اختلافات موجود ہیں۔ مجاہدین نے ضلع یمگان کی جانب سے تگاب میں درجنوں اہل کاروں کو گھیرے میں لے کر انہیں قتل کر دیا، جب کہ کچھ کو قیدی بنا لیا گیا۔

امریکی طیاروں نے ہلمند کے ضلع گریشک میں سرکاری فورسز کے ایک ٹھکانے پر شدید بمباری کی، جس کے نتیجے میں چار کمانڈروں محمد ولی، ناصر، عبداللہ جان اور محمد اویس سمیت ۱۳۰ اہل کار ہلاک اور ۳۰ سے زائد زخمی ہوگئے۔ پارلیمنٹ میں حکومتی اور حزب اختلاف کے ارکان نے اس واقعے پر شدید غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے اسے سنگین جرم قرار دیا۔

انہوں نے عالمی عدالتِ انصاف میں اس واقعے کو چیلنج کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ربڑ اسٹیمپ پارلیمنٹ میں ہلمند کی رکن حبیبہ سادات نے امریکہ کے کردار پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس واقعے میں چار کمانڈروں سمیت ۱۷ اہل کار ہلاک ہوئے ہیں۔ زلمی محمدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ پہلا واقعہ نہیں ہے، بلکہ اس سے قبل بھی اس طرح کے الم

ناک واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ یہ کوئی غلطی نہیں، بلکہ قصداً اس طرح سے حملے کیے جاتے ہیں، تاکہ سکیورٹی اہل کاروں کے حوصلے پست کیے جائیں۔ گزشتہ تین سال کے دوران یہ گیارواں واقعہ ہے، جس میں اب تک ڈیڑھ سو سے زائد اہل کار ہلاک ہوئے ہیں۔ جب کہ حکومت نے اس واقعے پر مکمل خاموشی اختیار کی ہے۔ اس نے اس کی مذمت تک نہیں کی ہے۔ امریکہ نے بھی اس واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ یہ واقعہ غلطی سے پیش آیا ہے، البتہ ہم ہلاک ہونے والے اہل کاروں کے اہل خانہ کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہیں۔ اس واقعے سے چند روز قبل نادعلی میں بھی اسی طرح کا واقعہ رونما ہوا تھا، جس میں ١٦ اہل کار ہلاک ہو گئے تھے۔

ہلمند کے مقامی لوگوں نے میڈیا کو بتایا ہے کہ مجاہدین نے گریشک میں پیش رفت کرنے کے بعد کچھ علاقوں سے پسپائی اختیار کی، لیکن وہاں بڑی تعداد میں بارودی سرنگیں نصب کر دیں۔

جب افغان فوجی اہل کار ان علاقوں میں داخل ہوئے تو مجاہدین نے انہیں گھیرے میں لے لیا۔ سرکاری اہل کاروں نے مرکزی حکومت اور امریکہ سے فضائی حملوں کے تعاون کا مطالبہ کیا، تاہم ان کے ساتھ بروقت تعاون نہ کیے جانے کی وجہ سے انہوں نے اشرف غنی اور دیگر حکام کو جی بھر کر گالیاں دیں۔ مجاہدین نے ان کی گالیاں ریکارڈ کر کے مقامی لوگوں کو سنائیں۔ سوشل میڈیا پر بھی یہ گالیاں اَپ لوڈ کی گئیں۔ جنہیں ہزاروں لوگوں نے دیکھا اور سنا۔

اقوام متحدہ کے سروے کے مطابق کبھی افغان اہل کاروں کی ہلاکتوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے اور کبھی فرار ہونے والے اہل کاروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو اہل کار جنگ کے دوران ہلاک ہو جاتے ہیں، ان کے اعداد و شمار مجموعی طور پر شائع کیے جاتے ہیں، لیکن جو اہل کار ڈیوٹی چھوڑ کر فرار ہو جاتے ہیں، اس حوالے سے امریکہ اور افغان حکومت دونوں خاموش ہیں۔ اب تک ان کی تعداد اور اعداد و شمار میڈیا میں نہیں لائے گئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حکومت کو فوج اور پولیس میں نئی بھرتیوں کے حوالے سے بھی شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ افغان اہل کاروں کی بڑھتی ہوئی ہلاکتوں اور فرار ہونے والے اہل کاروں کی تعداد میں اضافے کے پیش نظر نئی بھرتیوں کا عمل انتہائی سست رفتاری کا شکار ہے۔ افغان نوجوان فوج اور پولیس میں بھرتی ہونے سے گریز کرتے ہیں۔

امریکی فوجی اب بھی جنگ میں براہ راست حصہ لیتے ہیں۔ زمینی اور فضائی حملے کرتے ہیں۔ فضائی حملوں میں عام لوگوں کے علاوہ کبھی کبھار افغان اہل کاروں کو بھی نشانہ بنایا جاتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امریکہ غلطی سے افغان فورسز پر 'دوستانہ بمباری' کرتا ہے یا جان بوجھ کر انہیں نشانہ بنایا جاتا ہے، تاکہ وہ افغان حکومت کو مزید امریکی فوجیوں کی تعنیاتی کے مطالبے سے دست بردار کریں۔ کیوں کہ ان حملوں کی تعداد میں سابقہ ادوار کے مقابلے میں نئے امریکی صدر ٹرمپ کی حکومت کے قیام کے بعد اضافہ ہوا ہے۔ نئے امریکی صدر سے افغان حکمرانوں نے بڑی امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں۔ انہوں نے ٹرمپ سے امریکی فوجیوں کی تعداد میں اضافے اور افغانستان سے متعلق مخصوص پالیسی وضع کرنے کے علاوہ مخلوط حکومت کے ساتھ مزید تعاون کرنے کے مطالبات پیش کیے تھے۔ تاہم افغانستان میں طویل عرصے سے امریکی موجودگی، مجاہدین کے مثالی نظم و نسق اور بڑھتی ہوئی سیاسی و عسکری قوت اور مخلوط قومی حکومت میں شدید اختلافات اور ریکارڈ کرپشن نے نئی امریکی انتظامیہ کو افغانستان سے متعلق محتاط قدم اٹھانے پر مجبور کیا ہے۔ اسی وجہ سے کئی ماہ گزرنے کے باوجود بھی امریکی صدر نے افغانستان سے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان نہیں کیا ہے۔ وہ کوئی بھی پالیسی وضع کرنے سے پہلے سو بار سوچتے ہیں کہ وہ کس طرح افغان جنگ سے جان چھڑا سکیں گے۔

امریکہ خود کو سپر پاور سمجھتا ہے۔ اس لیے وہ فوجی اور سیاسی لحاظ سے سرکاری طور پر افغانستان میں اپنی شکست کا اعلان نہیں کرنا چاہتا۔ تاہم وہ افغانستان میں موجود امریکی فوجیوں کو بادی النظر میں اختیارات کے لحاظ سے یہ جرأت دے سکتا ہے کہ وہ کچھ ایسے اقدامات کریں کہ افغان حکومت خود مجبور ہو کر مزید امریکی فوجیوں کی تعیناتی کے مطالبے سے دست بردار ہو جائے۔ قندوز اور ہلمند دو ایسے صوبے ہیں، جہاں عسکری لحاظ سے مجاہدین افغان حکومت سے بھی زیادہ مضبوط ہیں۔ ان دونوں صوبوں میں امریکی فوج کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ان دونوں صوبوں میں امریکی فوج براہ راست جنگ میں حصہ لیتی ہے اور کبھی کبھار عام شہریوں، اسکولوں اور ہسپتالوں کے علاوہ افغان اہل کاروں کو بھی نشانہ بنا دیتی ہے۔

☆☆☆☆☆

"اگر آپ یہ چاہیں کہ ان ظالموں کے ساتھ آپ کی قربتیں بھی برقرار رہیں اور ساتھ ہی ساتھ آپ کی ذاتی عبادات بھی جاری رہیں، جو ان کے باطل طور طریقوں سے نہ ٹکرائیں، تو پھر یہ واقعتاً آپ کو نہیں چھیڑیں گے۔ البتہ اگر آپ کی خواہش یہ ہو کہ دین سارے کا سارا اللہ کے لیے ہو جائے تو اس کا واحد راستہ ہجرت اور جہاد ہی ہے"۔

محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ

کودے گا جو اِس آگ میں........کامراں ہو جائے گا

محمد عثمان

بڑے بڑے ''مسلم دانش ور'' معرکہ حق و باطل اور لشکرِ مہدی و لشکرِ دجال کے متعلق اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں...

کہ فلاں جنگ پٹرول کی ہے...

فلاں گیس کی...

فلاں تیل کے کنوؤں کی جنگ ہے...

فلاں معدنیات کی، وغیرہ غیرہ...

اور یہی مسلمانوں کو بے بسی کے عالم مارنے کا آسان طریقہ ہے...

کیونکہ نظریہ جہاد کے ساتھ تو کوئی مسلمان بھی بے بسی کے موت کے بجائے مزاحمت کے ساتھ...شہادت کو ترجیح دیتا ہے...اس پر تو کفریہ سپانسرڈ دانشور چیخ اٹھتے ہیں...جن کی تجزیہ کاری کا لب و لباب یہی ہوتا ہے کہ،

مرنے دو اِنہیں یہ گیم ہے ختم ہو جائے گی...یعنی طاقت ور کافر جئے...اور کمزور مسلمان مرے...

اس پر خاموش رہو...یہ دانش مندی کا تقاضا ہے...

اور جیسے ہی مزاحمت شروع ہوتی ہے...میدان گرم ہوتا ہے...

تو ان دانش خوروں کی نظر میں یہ جنگ ''گیم'' میں بدل جاتی ہے...

یعنی اسی مقام پر شوقِ شہادت، انفاق فی سبیل اللہ اور قتال فی سبیل اللہ کے سارے مفاہیم ہی تصور سے نکال دیے جاتے ہیں...

ظاہر ہے کہ ''گیم'' میں تو شہادت و جہاد کے جذبے سے کوئی نہیں کودے گا...یہ بھی ایک بہت بڑی چال ہے جو پھیلتی جا رہی ہے...

بہر حال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور قرآن و سنت سے باخبر مسلمان ضرور جانتے ہیں کہ جہاں بھی مسلمان مظلوم نظر آئے تو دوسرے مسلمانوں پر فرض ہے کہ اپنی حد تک ان مظلوموں کی مدد کرے...

اب یہ ظلم ''گیم'' ہو یا حقیقت...ایک مسلمان کو سازش گیم یا حقیقت ...اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے...کیونکہ مسلمانوں کو بے بسی کے ساتھ مرنے دینا اللہ کے ہاں اس سے بڑی پکڑ کیا ہو گی...

جب کہ اگر آپ امت کے دفاع کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ کے ہاں انعامات بھی اسی ظاہری نیت اور عمل پر ہوں گے...

مثال کے طور پر...

روس کا افغانستان کے میدان میں اترنا بھی دنیا کی نظر میں ایک ''گیم'' تھا، اور نائن الیون بھی...لیکن اللہ کے مخلص بندوں نے دین اسلام کی روشنی میں کسی ''گیم'' کی پرواہ نہیں کی اور سیدھے اور صاف منہج پر چلے...

صاف اعلان کیا کہ جو ریاست ہم نے کئی سال مال جان و اولاد کی قربانی دے کر حاصل کی تھی...یہ اللہ کے نام پر تھی اور آج اسی رب کے نام پر ایک ہی مہمان کی خاطر اس سلطنت کو بھی قربان کیا جاتا ہے...

آج الحمد للہ ''گیم'' کھیلنے والے امریکہ اور اس کے نمک خواروں کا حال دنیا نے دیکھا...''گیم'' کھیلنے والے اپنی ''گیم'' میں ناکام ہو گئے...اور کمزور مزاحمت کار بہر صورت سرخرو ہوئے...

سب سے بڑی سرخروئی یہی ہے کہ انسان اپنے جینے اور مرنے پر خوش ہو، دونوں کی حالت سامنے ہے...

خیر... جنہوں نے بدمست ہاتھی امریکہ کا اعلانیہ ساتھ دیا...افغان مجاہد عوام نے انھیں اعلانیہ سبق سکھایا...

اور جنہوں نے افغان مسلمانوں کو سادہ لوح خیال کر کے اپنی مجبوریاں بتا کر پس پشت چھوڑا...اور پشت میں چھرا گھونپنے کی کوشش کی، الحمد للہ انہی صاحبِ بصیرت مسلمانوں کے امرائے ان کے ساتھ وہی ''گیم'' کھیلا جو ان امریکی نمک حلالوں کی نسلیں یاد رکھے گی، اور اس گیم کو آج تک نہ سمجھ سکے اور نہ سمجھیں گے...رسوائی ہمیشہ انہی کھلاڑیوں کی ہو گی!

یہ تو ایک مثال ہے...لہٰذا بحیثیت مسلمان ہمیں کسی ایسے دانش ور کی ''گیم فلاسفی'' میں بھی آنے کی قطعاً ضرورت نہیں جو فلمی سٹوری کو بنیاد بنا کر بطلِ امت شیخ اسامہ رحمہ اللہ پر تبصرہ کرے...

سلام سلام...امارت اسلامی

تحریر میں اشارۃً بہت سے ''ہاٹ ایشوز'' کا تذکرہ ہے! اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

☆☆☆☆☆

مسافرانِ نیم شب

ابو عندلیب

زبیر، میرا خالہ زاد بھائی، دو بہنوں اور دو بھائیوں میں سے سب سے بڑا بھائی تھا۔اس کے والد ڈاکٹر عبادالرحمن شہر کے مشہور سرجن اور میرے اباجی کے کالج کے زمانے سے گہرے دوست بھی تھے۔ایف ایس سی کے بعد وہ تو میڈیکل میں چلے گئے لیکن اباجی کو داداجان کے اچانک انتقال کے سبب واپس گاؤں آنا پڑا لیکن دونوں کی دوستی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گہری ہوتی چلی گئی اور بالآخر رشتہ داری میں بدل گئی۔

ڈاکٹر عباد جواں عمری میں ہی کار کے حادثے میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔زبیر ان دنوں او لیول میں داخلہ لینے کی تیاری کر رہا تھا کہ گھر پر یہ قیامت ٹوٹ پڑی۔خالہ جان کے لیے یہ صدمہ اگرچہ ناقابل برداشت تھا لیکن انہوں نے خود کو اور اپنے بچوں کو ٹوٹنے بکھرنے نہیں دیا اور نہایت جواں ہمتی اور صبر کے ساتھ اپنے بچوں کو بہترین تعلیم و تربیت سے آراستہ کیا۔

ہمارے اباجی نے بھی اپنے مرحوم دوست کے خاندان کا اپنے بچوں سے بڑھ کر خیال رکھا۔یہی وجہ تھی کہ دونوں خاندانوں میں تعلق اس قدر مضبوط ہو گیا کہ زبیر بیک وقت میرا دوست بھی تھا، کزن بھی اور چھوٹا بھائی بھی...انجینئرنگ مکمل کرنے کے بعد میری ایک ٹیلی کام کمپنی میں نوکری لگ گئی اور میں اسلام آباد جب کہ زبیر ابھی یونی ورسٹی میں ہی تھا لیکن اس دوران بھی ہمارا رابطہ برقرار رہا۔میرا نوکری کے سلسلے میں اکثر لاہور جانا ہوتا تو میرا قیام زبیر کے ہاسٹل میں ہی ہوتا جب کہ مہینے میں ایک آدھ بار وہ اسلام آباد آ جاتا۔

اسی دوران میں نے محسوس کیا کہ اس کی دل چسپی کے موضوعات بدل رہے ہیں۔ایسی ہی ایک تبدیلی اس میں خالو جان کی وفات کے بعد بھی آئی تھی۔کھلنڈرا سا زبیر ایک دم بہت مذہبی ہو گیا تھا۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس یہ تبدیلی مزید گہری ہوتی چلی گئی۔اس کی دین سے وابستگی محض نماز روزے تک محدود نہیں تھی بلکہ وہ اپنا بہت سا وقت اسلام کا مطالعہ کرنے میں صرف کرتا تھا اور جو بات بھی سمجھ آتی اس کو فوری طور پر اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کرتا۔لیکن اب میں دیکھ رہا تھا کہ وہ دین کو محض انفرادی نہیں بلکہ پورے معاشرے کے حوالے سے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔اس کے ساتھ ساتھ وہ حالات حاضرہ میں بہت دلچسپی لینے لگا تھا۔

بالخصوص امت مسلمہ اور اس میں بھی خاص طور پر فلسطین، عراق، افغانستان کی صورت حال پر اس کی گہری نظر رہتی۔پھر کچھ عرصے بعد اس کی بات چیت میں جہاد کا ذکر اکثر ہونے لگا تو میں چونک گیا۔اس کے خیال میں مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل صرف جہاد میں پنہاں تھا۔اور جہاد سے بھی اس کی مراد فقط قتال ہی تھا،اس کے علاوہ وہ جہاد کی کسی اور قسم کا قائل نہیں رہا۔مجھے شک ہوا کہ کہیں وہ کسی جہادی تنظیم کے ہتھے تو نہیں چڑھ گیا۔

میرا خیال تھا کہ اگلی مرتبہ جب وہ اسلام آباد آئے گا تو اس سے بات کروں گا اور اسے سمجھانے کی کوشش کروں گا لیکن اسی دوران کمپنی کی جانب سے ٹریننگ کی خاطر ایک ماہ کے لیے دبئی جانا پڑ گیا۔میں ابھی وہیں تھا کہ مجھے زبیر کی ایک مختصر ای میل ملی جس میں لکھا تھا کہ میں کچھ عرصے کے لیے ایک ضروری کام سے کہیں جا رہا ہوں، پریشان نہ ہوں۔امی جان کا خیال رکھیے گا اور انہیں بھی نہ پریشان نہ ہونے دیں۔ساتھ ہی مجھے خالہ جان کا فون آ گیا کہ تین چار روز سے زبیر سے رابطہ نہیں ہو پا رہا۔میں نے فوری طور پر پاکستان واپسی کا انتظام کیا اور لاہور آ کر زبیر کی تلاش شروع کر دی۔لیکن اس نے اپنے پیچھے کوئی سراغ نہیں چھوڑا تھا جس کی مدد سے اس کا کچھ اتا پتا معلوم ہوتا۔میں نے اس کے تمام دوستوں، جاننے والوں سے رابطہ کیا لیکن کسی کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے۔حتیٰ کہ مجلس شریٰ اس کے تمام ارکان بھی بے خبر تھے۔

خالہ جان اپنے شوہر کی رحلت کا صدمہ تو بڑی بہادری سے جھیل آئی تھیں لیکن زبیر کی اچانک گمشدگی کا غم ان کے وجود کو گھن کی طرح لگ گیا تھا۔وہ اپنے بچوں سے چھپ کر تنہائی میں روتی رہتیں اور جب بھی ان کا اباجی یا میرے سے رابطہ ہوتا تو ان کی زبان پر ایک ہی سوال ہوتا "میرے زبیر کا کچھ پتا چلا؟"۔اور میں ہر دفعہ یہی کہہ پاتا کہ "ماں جی! آپ پریشان نہ ہوں وہ جلدی آ جائے گا"۔

اسی کرب اور نتظار کی کیفیت میں چھ ماہ گزر گئے اور زبیر کا کچھ پتا نہ چلا۔اور آج صاحب بہادر کسی نامعلوم مقام سے اچانک نمودار ہو گئے تھے۔اس کی گمشدگی سے لے کر اب تک مجھے جو اصل فکر لاحق تھی کہ کہیں وہ کسی غلط مقصد کے لیے آلہ کار بن کر اپنی دنیا و آخرت خراب کرنے کے ساتھ ساتھ قوم اور ملت کے خلاف کسی سازش کا حصہ نہ بن جائے...میں اکثر اخبارات اور ٹی وی میں پڑھتا اور سنتا تھا کہ دشمن ملک کی ایجنسیاں اس طرح کے جذباتی نوجوانوں کو ورغلا کر ان کی برین واشنگ کرتی اور ان کو مسلمانوں کے خلاف سازشوں کے لیے استعمال کرتی ہے۔انہی تفکرات میں کھوئے ہوئے نہ جانے کب میری آنکھ لگ گئی۔

آنکھ کھلی تو سات بج چکے تھے اور اچھا خاصا دن چڑھ آیا تھا۔ میں نے دل ہی دل میں منصوبہ بنایا کہ اپنے آفس میں چھٹی کی اطلاع دے کر زبیر کو ساہیوال لے جاؤں جہاں اس کا انتظار کرتے کرتے اس کی ماں کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔

یہی سوچ کر میں ڈرائنگ روم میں آیا تو بستر بڑے سلیقے سے تہہ کیا ہوا ایک کونے میں پڑا تھا اور کمرا خالی تھا۔ واش روم کو دیکھا تو وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔ شاید زبیر ایک مرتبہ پھر مجھے چکمہ دینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ میں اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا...

سر پر ہاتھ پڑتے ہی زبیر کی ٹوپی جو میں نے نجانے کب بے دھیانی میں پہن لی تھی، میرے ہاتھ میں آگئی۔ میں نے زبیر کا غصہ ٹوپی پر نکالتے ہوئے ٹوپی میز پر دے ماری۔ اسی اثنا میں گھنٹی بجنے کی آواز آئی، میں نے حیران ہوتے ہوئے دروازہ کھولا تو سامنے زبیر صاحب ایک جہازی سائز کا تربوز ہاتھ میں پکڑے کھڑے دانت نکال رہے تھے: "وہ میں ذرا باہر گیا تھا، واک کرنے تو ایک جگہ یہ تربوز نظر آ گئے، میں نے سوچا ناشتے کا انتظام کر لیتے ہیں"۔

میرے غصے میں گھورنے پر اس نے کھسیانے سے انداز میں وضاحت کرنے کی کوشش کی۔

کچھ اس کا ناشتے کا یہ اچھوتا آئیڈیا اور کچھ تربوز کا سائز... ...مجھے اپنا غصہ بھول گیا...

"ہم ایک گھنٹے بعد ساہیوال کے لیے روانہ ہو رہے ہیں"۔"تربوز کے ساتھ مکمل انصاف کر چکنے کے بعد میں نے اسے اطلاع دی۔

"ایک گھنٹے نہیں... ایک دن بعد... کیونکہ مجھے آج یہاں کچھ ضروری کام کرنے ہیں"۔ اس نے جواباً مجھے اطلاع دی۔

"وہ کون سے ایسے ضروری کام ہیں جو چھ ماہ سے منتظر ماں سے ملنے سے بھی زیادہ اہم ہیں"۔

"اگر یہ کام اتنے اہم نہ ہوتے تو یقیناً ماں کو چھ ماہ تو درکنار ایک دن کا بھی انتظار نہ کرنا پڑتا"۔

"مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تمہاری پہیلیوں کی، بہر حال جو بھی کام ہیں تمہارے، شام تک بھگتالو، ہم رات کو نکل جائیں گے تا کہ علی الصبح گھر پہنچ جائیں اور ماں جی کو بتا دوں کہ آپ کا فرزند ارجمند لَوٹ آیا ہے؟"

"نہیں! امی جان کو ابھی نہ بتائیں ورنہ ان کے لیے کل تک کا وقت گزارنا مزید مشکل ہو جائے گا۔ اور اب تربوز کی جان بخشی کر دیں اور اپنے کام پہ جائیں، میں بھی نکلتا ہوں، ان شاء اللہ شام کو ملاقات ہو گی"۔

عشاء کی نماز پڑھ کر ہم ساہیوال کے لیے روانہ ہو گئے۔ جس تفصیلی گفتگو کا زبیر نے عندیہ دیا تھا، میری خواہش تھی کہ وہ اسی سفر کے دوران ہو جائے۔ میں اپنے سوالات کو ذہن میں ترتیب دے رہا تھا کہ موبائل کی گھنٹی بجی، میں نے دیکھا تو اباجی کا نمبر تھا۔ میں نے گاڑی روکی اور فون اٹینڈ کیا تو اباجی نے سلام دعا اور حال احوال پوچھنے کے بعد بتایا کہ آنے والے مقامی حکومتوں کے انتخابات کے لیے ان کی پارٹی اور گاؤں کے لوگوں نے انہیں انتخابات میں امیدوار نامزد کیا ہے۔ علاقے کے ایک بڑے زمیندار اور ایک دینی وسیاسی پارٹی کے نمایاں فرد کی حیثیت سے اباجی کا علاقے میں تعارف اور احترام تو تھا ہی لیکن وہ الیکشن وغیرہ کے ہنگاموں سے قدرے دور بھاگتے تھے۔ اب بھی ان کا یہی کہنا تھا کہ میں اس نامزدگی سے معذرت کر لوں گا کیونکہ یہ میرے بس کا کام نہیں ہے۔ جب کہ میں ان کو قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ ضرور الیکشن میں حصہ لیں کیونکہ اس حلقے کے عوام وہاں کئی دہائیوں سے مسلط ایک جاگیردار گھرانے سے تنگ آ چکے تھے۔ لیکن مصیبت یہ تھی پورے حلقے میں ان نام نہاد وڈیروں کو چیلنج کرنے والا بھی کوئی نہیں تھا، اگر کوئی سر اٹھانے کی کوشش کرتا تو یہ لوگ یا تو اسے خرید کر اپنا ٹاؤٹ بنا لیتے اور جو بکنے سے انکار کرے اس کو جھوٹے مقدموں، دھونس دھمکیوں اور دیگر حربوں سے جھکنے پر مجبور کر دیا جاتا۔

ایسے میں اباجی کی نامزدگی میرے خیال میں اس جبر اور گھٹن کے مقابلے میں بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوتی۔ لیکن اباجی اس جھنجٹ میں پڑنا نہیں چاہ رہے تھے۔ بالآخر میں نے انہیں بتایا کہ میں ابھی کسی کام کے سلسلے میں شہر سے باہر جا رہا ہوں اور واپسی پر گاؤں آؤں گا تو بات ہو گی۔ زبیر کا ذکر میں نے دانستہ نہ کیا۔

"خالو ایک شریف النفس انسان ہیں، کیوں ان کو اس گند میں دھکیل رہے ہیں؟" زبیر چونکہ ساری بحث سن چکا تھا اس لیے اس نے بھی اپنا تبصرہ صادر کر دیا۔

"اس ملک کا ہر شریف آدمی صرف خود کو اس گند سے دور رکھنا چاہتا ہے، بھلے باقی کا پورا معاشرہ ہر قسم کے گند سے بھر جائے اسی لیے تو اس ملک پر چوروں اور ڈاکوؤں کا راج ہے اور ان کو کوئی بھی پوچھنے والا نہیں، جب سیاستدان اپنی دیہاڑی لگا لیتے ہیں تو فوجی آ جاتے ہیں، اور یہ گھناؤنا چکر اس وقت تک چلتا رہے گا جب تک اس ملک کے ایمان دار اور نیک نیت لوگ گھروں میں بیٹھے اپنے دامن کو بچانے کی فکر کرتے رہیں گے"۔

"لیکن معاذ بھائی! اگر یہ نیک اور ایمان دار لوگ گھروں سے نکلیں بھی تو کیا کریں؟ آپ تو الٹا ان کو اس نظام کا حصہ بننے کا مشورہ دے رہے ہیں جو نہ صرف خود ظلم پر مبنی ہے بلکہ انسانوں پر ایسے انسانوں کو مسلط کر دیتا ہے جو دوسروں کا خون نچوڑتے بھی ہیں، پیتے بھی ہیں اور پانی کی طرح بہاتے بھی ہیں"۔

"یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ اگر ایسے بد قماش لوگوں کی جگہ قیادت ایمان دار اور خوف خدا رکھنے والے لوگوں کے ہاتھ میں ہو تو یہ نظام بدل جائے گا"۔

"گویا آپ کے خیال میں جو ٹرین لاہور سے نکل کر کراچی والے ٹریک پر جا رہی ہے اس کا ڈرائیور 'بِلّے بدمعاش' کی جگہ 'صوفی شریف' ہو تو وہ اسی ٹریک پر ٹرین کو ملتان پہنچا دے گا؟"

"کیا مطلب؟" زبیر کی عجیب و غریب منطق میری سمجھ سے باہر تھی۔

"مطلب یہ کہ یہ نظام صرف نیک اور ایمان دار لوگوں کے قیادت میں آجانے سے نہیں بدلنے والا اور اس نظام کے اندر رہتے ہوئے اولاً تو یہ امر ہی محال ہے کہ کوئی نیک اور ایمان دار شخص جس کے دل میں اللہ کا ڈر بھی ہو وہ قیادت کے منصب تک پہنچ جائے اور اگر ایسا ہو بھی جائے تو ایسا شخص اس نظام کا کچھ بگاڑ تو نہیں سکتا الٹا اس کو مضبوط کرے گا"۔

"اگر تمہارا تجزیہ درست مان لیا جائے تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ پھر ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھ کر اس قوم کی بربادی کا تماشہ دیکھیں... کیونکہ اور تو کوئی حل ہے نہیں"۔

"حل کیوں نہیں ہے؟ اگر ہمارے پاس حل نہیں ہوگا تو دنیا میں اور کس کے پاس ہوگا... ہمارے پاس تو وہ شاہ کلید ہے جو صرف اس دنیا کی ہی نہیں بلکہ اگلے جہان کی کامیابی کی بھی ضمانت دیتی ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ مسائل کو اس کی روشنی میں سمجھا جائے اور اسی سے اس کا حل تلاش کیا جائے۔ لیکن ہمارا المیہ تو یہ ہے کہ ہمیں اپنے مسائل کا صحیح ادراک ہی نہیں ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ شاید کچھ چہروں کی تبدیلی سے یہاں دودھ اور شہد کی نہریں بہنے لگیں لیکن اس طرف ہمارا دھیان نہیں جاتا کہ ہمارا پورے کا پورا معاشرہ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے سرکشی اور نافرمانی کی بنیاد پر استوار ہو چکا ہے۔ ہماری پارلیمنٹ پوری ڈھٹائی سے قرآن و سنت سے متصادم قانون سازی کرتی ہے، ہماری عدالتیں غیر اللہ کے بنائے قوانین کی بنیاد پر فیصلے کرتی ہیں، ہماری فوج اور پولیس ہمارے ہی وسائل کو لے کر ہمارے مسلمان بھائیوں کے مقابلے میں کفار کی مدد و نصرت کرتی ہیں"

"یہ سب باتیں تو مجھے بھی پتا ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ یہ سب بدلے گا کیسے؟"

"آپ کا سوال اپنی جگہ لیکن اس سے پہلے سوال اٹھتا ہے کہ آخر ایک مسلمان معاشرے میں اللہ سے اتنی کھلم کھلا بغاوت کیونکر ہونے لگی؟ اور بات صرف اس ایک ملک کی نہیں بلکہ دنیا میں چھپن یا ستاون جتنے بھی نام نہاد اسلامی ممالک ہیں سب کی یہ کیفیت ہے۔ اور کوئی بھی ذی شعور انسان اگر کھلی آنکھوں اور اور ذہن کے ساتھ اس کیفیت کا مشاہدہ کرے تو وہ یہ جان جائے گا کہ پوری کی پوری مسلم امت درحقیقت کفار کے زیر تسلط ہے۔ کہیں تو یہ تسلط براہ راست ہے اور کفر اپنی فوجوں اور اسلحہ و گولہ بارود کے زور پر بمشکل اس تسلط کو برقرار رکھنے کی سعی ناکام کر رہا ہے، لیکن اس سے کہیں زیادہ مضبوط وہ بالواسطہ تسلط ہے جو کفر نے اپنے ایجنٹوں، خائنین امت ہمارے حکمران طبقات کے ذریعے قائم کر رکھا ہے۔ اور دلچسپ بات یہ اس طرح بالواسطہ طور پر اپنا قبضہ برقرار رکھنا کفر کو سستا بھی پڑتا ہے، آسان بھی اور ان ملکوں کے لوگ بھی اپنی آزادی کے زعم میں مبتلا غلامی کے اس نادیدہ جال سے نکلنے کے لیے کوئی ہاتھ پیر بھی نہیں مارتے"۔

"لیکن میرے بھائی آخر اس کا کوئی حل بھی تو بتاؤ؟ یہ جال کیسے ٹوٹے گا؟"

"الجہاد المسلح ھو الحل"

'جہاد المسلح ھو الحل؟؟؟' بات کو سمجھنے کی کوشش میں مَیں نے زبیر کا جملہ دہرایا۔ جملہ اگرچہ عربی کا تھا لیکن الفاظ پر غور کرنے سے مفہوم واضح ہو گیا۔ مجھے اپنے خدشات درست ثابت ہوتے نظر آ رہے تھے، زبیر یقیناً کسی انتہا پسند تنظیم یا گروہ کے زیر اثر تھا۔ لیکن میرا خیال تھا کہ اس کے جذباتی ذہن سے ان اثرات کو دلائل اور مکالمے کے زائل کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا میں نے اپنے محسوسات کا اظہار کیے بغیر بات آگے بڑھائی

"یعنی تمہارے خیال میں 'مسلح جہاد' سے یہ سب مسائل ہو جائیں گے؟؟؟"

"میرا خیال نہیں معاذ بھائی!"... زبیر نے "میرا" پر زور دیتے ہوئے میری بات کاٹی "جہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم آ جائے وہاں میرے، آپ کے خیال کی گنجائش کہاں بچتی ہے۔ قرآن کی آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہمیں بتاتے ہیں کہ جب کفار مسلمانوں پر مسلط ہو جائیں تو ان پر جہاد فرض ہو جاتا ہے"۔

"بھائی میرے! جہاد کی فرضیت سے کون انکار کرتا ہے لیکن آخر جہاد کی کچھ شرائط بھی تو ہیں کہ نہیں... پہلی بات تو یہ کہ جہاد جن دشمنوں کے خلاف کرنا ہے ان کے وسائل دیکھو اور مسلمانوں کا حال دیکھو، دوسری بات یہ کہ اگر مقابلے کے وسائل مہیا ہو بھی جائیں تو جہاد کرنا تو بنیادی طور پر اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے جب کہ یہاں تو خود حکومت ہی کفار کے ساتھ ملی ہوئی ہے، اور تیسری بات یہ کہ جہاد کے بھی تو کئی درجات اور قسمیں ہیں۔ مثلاً جہاد بالنفس، جہاد بالمال، جہاد باللسان، جہاد بالقلم، وغیرہ.. تو حالات کے مطابق جہاد کی جو بھی صورت ہو وہ اختیار کرنی چاہیے، یہ نہیں کہ بس بندوق اٹھائی اور جہاد شروع کر دیا"۔ میں نے اس کو قائل کرنے کے لیے جو دلائل سوچ رکھے تھے موقع ملتے ہی ان کی بوچھاڑ کر دی۔

"ماشاء اللہ! آپ تو اچھے خاصے عالم ہو گئے ہیں اور جہاد کے موضوع پر تو لگتا ہے آپ نے خاصی تحقیق کی ہے"۔ زبیر مسکرا کر بولا

"تم طنز کر رہے ہو؟"

"ارے نہیں... میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ نے تو اچھی خاصی علمی بحث چھیڑ دی ہے اور میں کوئی عالم تو ہوں نہیں لیکن علما کا کہا اور لکھا جو کچھ سنا اور پڑھا ہے اس کی روشنی میں آپ

کے دلائل پر بھی بات کر لیتے ہیں۔ پہلی بات وسائل کی کمی کی... تو میرے بھائی آپ کو کس نے کہہ دیا کہ وسائل ہی حتمی فتح و شکست کا معیار ہیں جب کہ قرآن کی آیت کہ 'کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله' [کتنی ہی بار ایسا ہوا کہ چھوٹے لشکروں نے بڑے بڑے لشکروں کو اللہ کے اذن سے شکست دی] فتح و شکست کو اللہ کی مدد سے منسلک کر رہی ہے۔

اگر فتح و شکست کے پیمانے محض وسائل کی دستیابی اور عدم دستیابی پر ہی قائم ہوتے تو پھر میدانِ بدر کا منظر وہ ہرگز نہیں ہونا چاہیے تھا جسے تاریخ کے صفحات نے محفوظ کیا اور جس پر قرآن مجید کی گواہی اتری۔ اور دور کیوں جائیں، یہ افغانستان کی سرزمین میں ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری 'سپر پاور' کی درگت، اور وہ بھی بوریا نشین افغانوں کے ہاتھوں کس حقیقت کو آشکار کر رہی ہے یہی نا کہ آج بھی جس قوم نے اُس ذات واحد پر توکل کر کے میدان سجائے ہیں اور اپنے کردار و عمل سے اُسی ایک ذات پر بھروسہ کی گواہی دی ہے تو پھر اُس رب نے آج بھی اُنہیں رسوا نہیں کیا اور وہی 'سپر پاور' جس کے آگے ساری دنیا پانی بھرتی نظر آتی ہے' وہ اُن کے ہاں ناک سے لکیریں نکال رہی ہے اور ذلت و درماندگی کا بوجھ کندھوں پر اٹھائے پسپا ہونے کو ہے۔

اور آپ کے دوسرے سوال کا جواب تو آپ نے خود سوال ہی میں دے دیا ہے کہ جہاد تو 'اسلامی حکومت' کی ذمہ داری ہے۔ البتہ سوال یہ ہے کہ اسلامی حکومت کہاں سے آئے گی؟ اسے کس طرح قائم کرنا ہو گا؟ تو حضرت جی! یہی تو جہاد کا اساسی مقصد ہے کہ بندوں کو بندوں کے بنائے ہوئے نظاموں کی غلامی سے نکال کر شریعت الٰہیہ کی حکمرانی میں لانا۔ 'خلافت علٰی منہاج النبوۃ' کے قیام کے لیے ہی تو جہاد کرنا ہے۔

اس کی مثال یوں سمجھیں کہ کسی بستی میں مسجد تو ہو لیکن اس میں کوئی مقرر امام نہ ہو تو کیا اس بستی کے لوگ محض اس عذر کی بنا نماز باجماعت ترک کیے گھروں میں بیٹھے رہیں گے یا ان کو گھروں سے نکل کر مسجد میں آکر اذان، اقامت اور نماز باجماعت کا اہتمام کرنا چاہیے۔

رہی آپ کی تیسری بات جہاد کی مختلف قسموں کی تو جناب یہ جہاد کی قسمیں نہیں بلکہ دراصل مسلح جہاد ہی کے مختلف شعبہ جات ہیں اور زبان، مال اور قلم کے صرف وہی مصارف جہاد شمار ہوں گے جو قتال سے متعلق ہوں۔ یہ غربت، آمریت، بیماری، تعلیمی پسماندگی، گندگی، مچھروں وغیرہ کے خلاف جو طرح طرح کے نئے "جہاد" متعارف ہو گئے ہیں' ان کا جہاد سے فی الاصل دور دور کا کوئی واسطہ نہیں"۔

"سبحان اللہ! صاحبزادے مجھے عالم بنا رہے تھے، تم تو خود اچھے خاصے عالم فاضل بلکہ خطیب بے مثل، مقرر شعلہ نوا اور پتہ نہیں کیا کیا بن گئے ہو... کسی مدرسے میں رہے ہو چھ مہینے؟"

"مدرسے میں تو نہیں لیکن اہل علم لوگوں کے ساتھ ضرور رہا ہوں اور الحمد للہ جو تھوڑا بہت جانتا ہوں، یہ انہی کی صحبت کا ثمر ہے"

"کون سے اہل علم ہیں یہ؟ کچھ ہمیں بھی تو پتہ چلے... جب سے آئے ہو تم پہیلیاں ہی بجھوا رہے ہو۔ سیدھی طرح کیوں نہیں بتاتے کہ یہ چھ ماہ کہاں رہے ہو"۔

"معاذ بھائی میں نے خود کو جہاد سے وابستہ کر لیا ہے اور یہ وقت بھی میں نے مجاہدین کے ساتھ ہی گزارا ہے اور ان شاء اللہ شہادت کی سعادت نصیب ہونے تک زندگی اسی راہ میں ہی گزاروں گا"... زبیر نے تو نہایت اطمینان سے میرے سوال کا جواب دے دیا لیکن اس کا جواب سن کر میرے ذہن میں سوالات کی آندھیاں چل پڑیں... میرے خدا! کون سا جہاد اور کون سے مجاہدین؟ یہ لڑکا کس راستے پر چل نکلا ہے؟ اس کی تعلیم ادھوری رہ جائے گی، اس کی بیوہ ماں کا کیا بنے گا؟؟ لیکن مجھے ضبط کرنا تھا سو میں نے کیا اور اپنے ذہن میں اٹھتے ان سوالوں کو ترتیب دینے لگا۔

"کون سی جہادی تنظیم ہے تمہاری؟ اور کس محاذ پر جہاد کر رہے ہو تم؟" میں نے پوچھا۔

"معاذ بھائی! یہ وہ تنظیموں والا سرکاری جہاد نہیں ہے جس میں طاغوتی نظام اور اس کی ایجنسیوں کے تابع ہو کر ان کے سہارے پر اور انہی کے مفادات کی خاطر معصوم اور مخلص پاک باز جوانوں کی بھینٹ چڑھائی جاتی ہے۔ یہ جہاد کی ایسی تحریک ہے جو ہر قسم کی تنظیمی دھڑے بندیوں، ریاستی حدود اور قومی و ملکی تعصبات سے بالاتر ہو کر فقط اعلائے کلمۃ اللہ لیے صلیبی صیہونی کفر اور اس کے آلہ کاروں کے ساتھ برسرپیکار ہے۔ رہی محاذ کی بات تو معروف جہادی قائد اور عالم دین عبد اللہ عزام شہید کے بقول "ہم لڑ تو افغانستان میں رہے ہیں لیکن ہماری نظریں فلسطین پر ہیں"۔ یعنی موجودہ محاذ تو افغانستان ہی ہے لیکن منزل قبلہ اول کی بازیابی اور خلافت کا قیام ہے"۔

وہ بڑی روانی سے مجھ پر حیرتوں کے در وا کیے چلا جا رہا تھا۔ جس قسم کی باتیں وہ کر رہا تھا وہ تقریروں میں تو بہت سنی تھیں لیکن یہ آج زندگی میں پہلی دفعہ ایسے شخص سے واسطہ پڑا تھا جو ان نعروں میں حقیقت کا رنگ بھرنے چلا تھا۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔ ماہِ جولائی میں ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے۔ یہ تمام اعداد و شمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں۔ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ http://www.urdu-alemarah.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

یکم جولائی:

☆صوبہ دائی کنڈی کے ضلع کجران میں بارودی سرنگ دھماکہ سے فوجی رینجر گاڑی تباہ اور اس میں سوار 3 اہل کار ہلاک جب کہ ایک زخمی ہوا۔

☆صوبہ بلخ کے ضلع چمتال میں مجاہدین نے مقامی جنگ جوؤں پر شدید حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 3 کمانڈروں سمیت 12 شر پسند ہلاک جب کہ ایک زخمی ہوا۔ مجاہدین نے ایک راکٹ لانچر، ایک ہیوی مشین گن، 8 کلاشنکوفیں اور دیگر فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

2 جولائی:

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر کے مربوطہ تیلاوکی اور ملا سردار کے علاقوں میں مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجوں کے ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنایا، جو بالا حصار کے قریب گر کر تباہ ہوا اور اس میں سوار تمام اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں پنجشیری کا وسیع علاقہ اور جنگ جو کمانڈر اللہ نذر کی چوکی فتح ہونے کے علاوہ 3 فوجی ٹینک تباہ اور 15 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے ایک ٹینک، ایک رینجر گاڑی اور کافی مقدار میں مختلف النوع فوجی سازوسامان و اسلحہ غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع ڈنڈ میں جارح امریکی فوجوں کا بکتر بند ٹینک بارودی سرنگ کا نشانہ بن کر تباہ ہوا اور اس میں سوار تمام صلیبی فوجی واصل جہنم ہوئے۔

☆صوبہ غور کے ضلع تولک میں کبوتر خان کے علاقے میں معروف جنگ جو کمانڈر فضل احمد نے 30 جنگ جوؤں سمیت مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے، جنہوں نے 30 کلاشنکوفیں، 4 ہیوی مشین گنیں، دو راکٹ لانچر اور دیگر فوجی سازوسامان بھی مجاہدین کے حوالے کر دیے۔ فضل احمد 3 اضلاع شہرک، تولک اور فارسی کا جنرل کمانڈر تھا۔

3 جولائی:

☆صوبہ قندھار کے ضلع خاکریز کے ڈب خاکریز اور اروغ کے درمیانی علاقے میں واقع چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، اللہ تعالی کی نصرت سے 3 چوکیاں فتح اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 3 ہلاک جب کہ دیگر فرار ہوئے۔

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں تیلاوکی، چرخاب اور ملا سردار کے علاقوں میں دشمن کے مراکز اور چوکیوں پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، جس کے نتیجے میں درجنوں اہل کار ہلاک اور زخمی ہونے کے علاوہ مجاہدین نے اللہ تعالی کی نصرت سے وسیع علاقے کا کنٹرول حاصل کر لیا اور 2 فوجی ٹینک، ایک اینٹی کرافٹ گن اور کافی مقدار میں اسلحہ غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ خوست کے ضلع مندوزئی کے مربوطہ علاقے میں فوجی کاروان پر ہونے والے حملے میں ایک رینجر گاڑی تباہ ہونے کے علاوہ 5 اہل کار بھی لقمہ اجل بن گئے۔

☆صوبہ لوگر کے محمد آغہ اور برکی برک اضلاع کے مربوطہ علاقوں میں نام نہاد قومی لشکر کے 8 جنگ جوؤں نے حقائق کا ادراک کرتے ہوئے مخالفت سے دستبردار ہو گئے۔

☆صوبہ بلخ کے ضلع چمتال میں امام صاحب کے علاقے میں مجاہدین نے مقامی جنگ جوؤں اور پولیس اہل کاروں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں معروف جنگ جو کمانڈر نجیب اللہ سمیت 8 اہل کار ہلاک جب کہ 7 زخمی اور 2 فوجی ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں جارح امریکی فوجوں اور نام نہاد افغان کمانڈوز کو عینک، امیر سالم اور آغا زیارت کے علاقوں میں ہیلی کاپٹروں سے اتارا گیا۔ جن پر مجاہدین نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں 9 کمانڈوز ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

☆صوبہ لغمان کے ضلع علینگار میں شمس خیل کے علاقے میں مجاہدین نے فوجی کاروان کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں 2 ٹینک تباہ اور 2 فوجی ہلاک ہوئے جب کہ کمانڈر شائستہ گل سمیت دو جنگ جو زخمی ہوئے۔

4 جولائی:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں نہر سراج کے علاقے یخچال اور سابینار کے مقامات پر مجاہدین کے سنائپر گن حملوں میں 2 فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں بادخواب کے علاقے میں بم دھماکہ سے فوجی ٹینک تباہ اور اس میں سوار 2 اہل کار ہلاک جب کہ تیسرا زخمی ہوا۔

5 جولائی:

☆صوبہ ہرات کے صدر مقام ہرات شہر میں مجاہدین نے انٹیلی جنس سروس اہل کار اور امریکی مخبر انجینئر عبد القادر کو حکمت عملی کے تحت موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

☆صوبہ پکتیا ضلع زازئی آریوب میں شگہ کے علاقے میں مجاہدین نے سیکورٹی فورسز کی گشتی پارٹی پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 5 اہل کار ہلاک جب کہ 3 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ میدان کے صدر مقام میدان شہر میں گورنر ہاؤس کے قریب بم دھماکہ سے فوجی رینجر گاڑی تباہ اور اس میں سوار 3 اہل کار ہلاک جب کہ ایک زخمی ہوا۔

6جولائی:

☆صوبہ ہلمند کے گریشک اور سنگین اضلاع کے درمیانی علاقے میں فوجی کانوائے پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 بڑی گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ ایک فوجی بھی مارا گیا۔

☆صوبہ کابل کے صدر مقام کابل شہر میں افضل شہرک کے علاقے میں انٹیلی جنس سروس افسر سلیمان لوگری کو مسلحانہ کارروائی کے نتیجے میں قتل کر دیا گیا۔

☆صوبہ بلخ کے ضلع چمتال میں کٹھ پتلی فوجوں نے مجاہدین پر کئی مرتبہ حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، جس کے نتیجے میں ایک چوکی فتح ہونے کے علاوہ 2 فوجی ٹینک تباہ ہوئے اور 6 فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ تخار کے ضلع درقد میں القناع کے علاقے میں مجاہدین نے جنگ جوؤں کے خلاف کارروائی کا آغاز کیا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت سے 5 چوکیاں اور آس پاس علاقے فتح ہوئے ۔

7جولائی:

☆صوبہ فاریاب کے ضلع جمعہ بازار میں مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجوں پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 4 ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ متعدد اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشین گن، ایک کلاشنکوف، 3 ایم 16 گن، ایک سنائپر گن، ایک راکٹ لانچر اور دیگر فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ بغلان کے ضلع پل خمری میں سیمنٹ بلاک کے علاقے میں بارودی سرنگ دھماکہ میں انٹیلی جنس سروس اہل کاروں کی گاڑی تباہ اور اس میں سوار مخبروں میں سے 4 موقع پر ہلاک جب کہ 2 زخمی ہوئے۔

8جولائی:

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع سرخ رود میں قلعہ بختان کے علاقے میں مجاہدین کے حملے میں 2 پولیس اہل کار قتل اور ایک کلاشنکوف غنیمت ہوئی۔

☆صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد شہر کے قریب کابل دوراہی کے مقام پر انٹیلی جنس سروس اہل کاروں کی گاڑی میں مجاہدین کی نصب کردہ مقناطیسی بم سے دھماکہ ہوا، جس سے گاڑی تباہ اور اس میں سوار سفاک وحشی افسر جاوید عرف جہنمی محافظ سمیت موقع پر ہلاک ہوا۔

☆صوبہ پروان کے ضلع سید خیل میں بم دھماکہ سے ڈسٹرکٹ پولیس چیف کمانڈر داؤد کی گاڑی دھماکہ سے تباہ اور اس میں سوار کمانڈر سمیت 3 اہل کار شدید زخمی ہوئے۔

9جولائی:

☆صوبہ پکتیا کے ضلع گردہ سیڑئی کے مربوطہ علاقے میں مجاہدین نے فوجی کارروان پر شدید حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 14 اہل کار ہلاک اور زخمی جب کہ دیگر فرار ہوئے۔

☆صوبہ پکتیا کے ضلع احمد خیل میں حسن کے علاقے میں مجاہدین نے فوجیوں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 6 اہل کار ہلاک، ایک گرفتار اور مجاہدین نے دو گاڑیاں، ایک ہیوی مشین گن، 5 ایم فور گنیں اور دیگر فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ اورزگان کے صدر مقام ترینکوٹ شہر میں خالقی اور شاہ منصور کے علاقوں میں مجاہدین اور کٹھ پتلی فوجوں کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔ جس کے نتیجے میں 6 ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ سیکورٹی افسر سمیت متعدد اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ پکتیا کے صدر مقام گردیز شہر میں بنوزئی کے علاقے میں واقع جارح امریکی و کٹھ پتلی فوجوں کے مرکز پر میزائل داغے گئے جو اہداف پر گرے، جس کے نتیجے میں **4 امریکی** اور 3 کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں قاری پوستہ کے قریب انٹیلی جنس سروس نائب ڈائریکٹر میر احمد بم دھماکہ میں ہلاک اور ان کا محافظ زخمی ہوا۔

☆صوبہ فراہ کے ضلع بالا بلوک میں تخسیرک کے علاقے میں بم دھماکہ سے فوجی ٹینک تباہ اور بعد میں تازہ دم اہل کاروں پر مزید دو دھماکے ہوئے، جس کے نتیجے میں 7 اہل کار ہلاک جب کہ 2 شدید زخمی ہوئے۔

10جولائی:

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں تیلواکی کے علاقے میں امریکی ہیلی کاپٹر جو کہ مجاہدین کے اہداف پر حملہ کر رہا تھا کو مجاہدین نے نشانہ بنایا اور قندوز ایئرپورٹ کے قریب گر کر تباہ ہوا اور اس میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع محمد آغہ میں مجاہدین نے فوجی کارروان پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 4 اہل کار ہلاک جب کہ 3 زخمی اور دیگر فرار ہوئے۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع ارگون میں مجاہدین نے پولیس کارروان پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 ٹینک تباہ ہوئے، 4 اہل کار ہلاک جب کہ 3 زخمی ہوئے۔

11جولائی:

☆صوبہ بادغیس کے ضلع آب کمری میں مجاہدین اور کٹھ پتلی فوجوں کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی، جس کے نتیجے میں 4 اہل کار ہلاک جب کہ 4 زخمی ہوئے، مجاہدین نے ایک راکٹ لانچر، دو موٹر سائیکل اور دیگر فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ لغمان کے ضلع مہترلام شہر میں فوجی کارروان پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس میں ایک ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 4 اہل کار ہلاک جب کہ 4 زخمی اور مجاہدین نے ایک راکٹ لانچر، ایک ہیوی مشین گن، اور دیگر فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ کابل کے ضلع خاک جبار میں فوجی کارروان پر بارودی سرنگ بم حملہ ہوا، جس سے ایک ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ اس میں سوار 5 اہل کار بھی لقمہ اجل بن گئے۔

☆صوبہ خوست کے ضلع صبری میں مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجوں اور سریع فورس اہل کاروں کے کاروان پر میچی اور سربیہ کے علاقوں میں ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 8 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے

12 جولائی:

☆صوبہ زابل ضلع شاہ جوئے میں فوجی کاروان پر مجاہدین نے حسن کاریز اور بازر گان کے علاقوں میں ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 16 اہل کار ہلاک جب کہ 6 زخمی ہونے کے علاوہ ایک ٹینک اور ایک بڑی گاڑی بھی تباہ ہوئی۔

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں اعلیٰ سیکورٹی افسر محمد عظیم کو مسلحانہ کارروائی کے نتیجے میں قتل کر دیا گیا اور اس کی گاڑی اور دیگر فوجی ساز و سامان کو غنیمت کر لیا گیا۔

☆صوبہ کابل کے ضلع خاک جبار میں فوجی کارون پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں 12 ٹینک اور رینجر گاڑیاں تباہ، جب کہ 3 ٹینک اور 4 رینجر گاڑیاں اور دیگر فوجی ساز و سامان غنیمت ہونے کے علاوہ 15 اہل کار بھی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ شہر میں شال گاہ کے علاقے میں مجاہدین اور کٹھ پتلی فوجوں کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں جس کے نتیجے میں 14 فوجی ہلاک جب کہ 16 زخمی، 5 اہل کار گرفتار اور دیگر فرار ہو گئے، 2 فوجی ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆صوبہ بادغیس ضلع قادس میں مجاہدین نے کارروائی کرتے ہوئے 6 معروف ڈاکوؤں کو گرفتار کر کے ان کے مقدمات کو شرعی عدالت کے حوالے کر دیا۔

13 جولائی:

☆صوبہ اروزگان کے صدر مقام ترینکوٹ شہر میں چولنگر اور کوٹوال کے علاقوں میں کٹھ پتلی فوجوں پر شدید حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں 15 اہل کار ہلاک اور زخمی اور فرار کے دوران ایک ٹینک دھماکہ سے تباہ اور اس میں سوار اہل کار بھی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ بغلان کے ضلع پل خمری میں چشمہ شیر کے علاقے میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ایک فوجی ٹینک اور 2 آئل بھرے ٹینکر جل کر خاکستر ہونے کے علاوہ دشمن کو ہلاکتوں کا سامنا بھی ہوا۔

☆صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب میں قورغل کے علاقے میں فوجی کاروان پر حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں ایک ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 4 اہل کار بھی ہلاک ہوئے۔

14 جولائی:

☆صوبہ پروان کے ضلع بگرام میں چار قلعہ کے علاقے میں بم دھماکہ سے امریکی بکتر بند ٹینک تباہ اور اس میں سوار 3 امریکی فوجی واصل جہنم ہوئے۔

☆صوبہ قندوز کے ضلع خان آباد کے رہائشی 52 فوجیوں، پولیس اہل کاروں اور مقامی جنگ جوؤں نے امارت اسلامیہ کہ مخالفت سے دستبرداری کا اعلان کیا۔

15 جولائی:

☆صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد شہر کے قریب انٹیلی جنس سروس اہل کاروں کی گاڑی دھماکہ سے تباہ اور اس میں سوار 3 مخبر ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد شہر میں اکمالاتی بیس کے علاقے میں اسی نوعیت دھماکہ سے پولیس رینجر گاڑی تباہ اور اس میں سوار 4 اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع گومل میں فوجی کاروان پر ہونے والے یکے بعد دیگرے دھماکوں سے ایک رینجر گاڑی تباہ اور اس میں سوار 3 اہل کار موقع پر ہلاک جب کہ 6 زخمی ہوئے۔

16 جولائی:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں لوئی گاؤں کے علاقے میں فوجیوں، پولیس اہل کاروں اور مقامی جنگ جوؤں نے امریکی طیاروں ہمراہ آپریشن کا آغاز کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، جس کے نتیجے میں لوئی گاؤں کے پولیس اسٹیشن کے اہم اور ظالم کمانڈر حاجی غنی سمیت 11 اہل کار ہلاک، 16 زخمی اور ایک ٹینک تباہ ہوا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں امریکیوں اور ان کے کٹھ پتلیوں نے مجاہدین کے مورچوں پر حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، جس کے نتیجے میں ایک امریکن ٹینک مجاہدین کی نصب شدہ بم سے ٹکرا کر تباہ اور اس میں سوار 4 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع ازرہ میں اور کٹھ پتلی فوجوں کے درمیان چھڑنے والی لڑائی میں یونٹ کمانڈر سمیت 6 فوجی ہلاک جب کہ 4 زخمی اور ایک ٹینک بھی مکمل طور پر تباہ ہوا۔

☆صوبہ کابل کے ضلع دہ سبز میں بختیارو کے علاقے میں مجاہدین نے وزارت داخلہ اکیڈمی افسر محمد باز محمد کی گاڑی کو حکمت عملی کے تحت بم دھماکہ سے تباہ کر دیا اور اس میں سوار باز محمد موقع پر ہلاک اور اس کی گاڑی تباہ ہوئی۔

17 جولائی:

☆صوبہ پکتیا کے ضلع پٹھان میں زیری سرنامی فوجی چوکی پر مجاہدین نے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا، اللہ تعالی کی نصرت سے چوکی فتح اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 8 ہلاک جب کہ 5 زخمی ہوئے۔ 3 امریکی ہیوی مشین گنیں، 3 امریکی گنیں، 3 راکٹ لانچر، ایک دوربین اور دیگر فوجی ساز و سامان غنیمت کر لیا گیا۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع شاہ ولیکوٹ میں مقامی جنگ جوؤں کی چوکیوں پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں 2 چوکیاں فتح، 9 جنگ جو قتل، جب کہ 10 گرفتار ہوئے۔ مجاہدین نے 16 عدد ہلکے وبھاری ہتھیار بھی غنیمت کر لیے۔

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں دشمن کے مراکز اور چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس میں خان آباد مرکز کو ملانے والے شاہراہ مکمل طور پر فتح ہونے کے علاوہ ایک ٹینک تباہ اور 3 جنگ جو ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں وبلولہ، اور تبلاق اور امین آباد کے علاقوں میں مجاہدین نے امریکی اور کٹھ پتلی فوجوں کے کاروان پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا، دشمن کو فضائی تعاون بھی حاصل رہا اور اس دوران **امریکی جنرل سمیت 3 صلیبی فوجی** اور 14 کٹھ پتلی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہونے کے علاوہ ایک **امریکی ٹینک** اور ایک کٹھ پتلی فوجوں کا ٹینک بھی تباہ ہوا۔

18جولائی:

☆صوبہ فاریاب کے ضلع لولاش میں چشمہ سنگین کے علاقے میں واقع چوکیوں پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے ایک چوکی اور وسیع علاقہ فتح، پولیس چیف (وثیق اللہ) سمیت 5 اہل کار ہلاک، جب کہ 7 مزید زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے 3 کلاشنکوف بھی غنیمت کر لیے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع واشیر میں شوراب ایئر بیس پر مجاہدین نے میزائل داغے، جو امریکی کیمپ میں نشانے پر گرے، جس سے متعدد **امریکی فوجی ہلاک اور زخمی** ہوئے۔

19جولائی:

☆صوبہ زابل کے ضلع ارغنداب میں واقع چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے 2 ٹینک تباہ، 2 چوکیاں فتح، اور وہاں تعینات 10 اہل کار ہلاک ہوئے۔ مجاہدین 10 دکلاشنکوف، 3 راکٹ لانچر اور 3 ہیوی مشن گن غنیمت کر لیے۔

☆صوبہ بغلان کے ضلع مرکزی بغلان میں ضلعی مرکز کے شہر جدید ٹاؤن پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت سے تمام علاقہ اور آس پاس چوکیاں فتح ہونے کے علاوہ مجاہدین شہر جدید چوک پہنچ گئے، ان معرکوں کے دوران 3 ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع شلگر میں علاقوں میں مجاہدین نے چوکیوں اور تازہ دم اہل کاروں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 4 اہل کار ہلاک جب کہ 7 زخمی اور ایک ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ مجاہدین نے 3 کلاشنکوفیں اور دیگر فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع قرہ باغ کے ملوک گاؤں کے رہائشی نام نہاد قومی لشکر کے جنگ جو محمد جان ولد احمد شاہ نے مخالفت سے دستبرداری کا اعلان کیا۔

☆صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد شہر کے قریب مقناطیسی بم دھماکہ سے مخبروں کی گاڑی تباہ اور اس میں سوار اعلیٰ افسر سرفراز سمیت 3 اہل کار ہلاک ہوئے۔

20جولائی:

☆صوبہ فاریاب کے ضلع جمعہ بازار میں دشت بز کے علاقے میں فوجی قافلے پر حملہ ہوا، جس کے نتیجے میں 10 ٹینک تباہ، اور 5 اہل کار ہلاک، جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں دشمن کے مورچوں پر امارت اسلامیہ کے 2 فدائی مجاہدین نے بارود سے بھری گاڑیوں کے ذریعے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں اللہ کی فضل سے دشمن پسپائی پر مجبور ہوگئے، اس کے بعد مجاہدین نے چوکیوں اور فوجی یونٹوں پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں دو اہم یونٹوں سمیت 20 چوکیاں فتح، کمانڈر بصیر، کمانڈر فہیم اور کمانڈر نبی جان سمیت متعدد اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے۔

☆صوبہ بغلان کے ضلع پل خمری میں واقع جنگ جو کمانڈر علی خان کے بیس پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا گیا، اللہ تعالیٰ کی نصرت سے بیس فتح اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 12 ہلاک جب کہ متعدد زخمی اور دیگر فرار ہوگئے۔ مجاہدین نے ایک رینجر گاڑی، دو ہیوی مشین گن، 6 کلاشنکوف اور دیگر فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

21جولائی:

☆صوبہ ہرات کے ضلع شینڈنڈ میں فوجیوں اور پولیس اہل کاروں کے کارروا ں پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 ٹینک تباہ، 6 اہل کار ہلاک، جب کہ 5 زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے 2 ہیوی مشن گنوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرمسیر میں 11 فوجیوں اور جنگ جوؤں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔

☆صوبہ فاریاب کے ضلع بلچراغ میں واقع چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے مذکورہ دونوں علاقوں سمیت 4 چوکیاں فتح اور کمانڈر علی محمد 4 اہل کاروں سمیت زخمی ہو جب کہ 2 جنگ جو سرنڈر اور باقی فرار ہوگئے۔ مجاہدین نے 5 موٹر سائکل اور ایک رائفل گن سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں مجاہدین نے امریکی وکٹھ پتلی فوجوں پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا اور اس دوران عربان کے علاقے میں **امریکی ٹینک دھماکہ سے تباہ اور اس میں سوار ایک امریکی ہلاک جب کہ دوسرا زخمی ہوا**۔ اسی طرح اور تبلاقی کے علاقے میں لڑائی کے دوران 10 کٹھ پتلی بھی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ بدخشان کے ضلع تگاب میں مجاہدین نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر اور آس پاس چوکیوں پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، اللہ تعالیٰ کی نصرت سے 12 بڑے اور اہم گاؤں سے دشمن کو مار بھگایا گیا۔ آپریشن کے دوران 46 فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی اور 14 گرفتار ہونے کے علاوہ مجاہدین نے 25 کلاشنکوفیں، 3 ہیوی مشین گنیں، 2 راکٹ لانچر اور کافی مقدار میں مختلف النوع اسلحہ وفوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ بدخشان کے ضلع تگاب میں ضلعی مرکز اور آس پاس چوکیوں پر مجاہدین نے وسیع حملہ کیا گیا، اللہ تعالیٰ کی نصرت سے بڑے گاؤں اور بستیاں فتح ہونے کے علاوہ 32 اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے اور مجاہدین نے 25 کلاشنکوفیں، 3 ہیوی مشین گنیں، 2 راکٹ لانچر اور کافی مقدار میں مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

22جولائی:

☆صوبہ فراہ کے ضلع پشتکوہ میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر مجاہدین نے ہلکے بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، جس کے نتیجے میں اللہ کے فضل سے ضلعی مرکز فتح اور 16 اہل کار قتل، 8 زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے 2 کلاشنکوف، 3 ہیوی مشن گن، ایک پستول اور ایک بم آفگن سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں امریکی فوجوں نے افغان فوجیوں کے ہمراہ مجاہدین کے خلاف آپریشن کا آغاز کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، جس کے نتیجے میں **2 امریکی فوجی** 7 سپیشل فورس اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

☆صوبہ پکتیا کے ضلع زازئی آریوب میں پٹلاؤ گاؤں کے باشندوں 13 پولیس اہل کاروں نے حقائق کا ادراک کرتے ہوئے مخالفت سے دستبردار ہوئے۔

☆صوبہ سمنگان کے ضلع درہ صوف میں زیرکی کے علاقے میں مجاہدین نے کابل انتظامیہ کے سپیکر پارلیمنٹ ابراہیم کی چوکیوں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 12 چوکیاں فتح ہونے کے علاوہ جنگ جو کمانڈر گل پی قتل جب کہ 3 زخمی ہوئے اور مجاہدین نے مختلف النوع اسلحہ اور فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ پروان کے ضلع بگرام میں ملکی سطح پر جارح امریکی فوجوں کے سب سے بڑے اڈے بگرام ایئربیس کے قریب مجاہدین نے امریکی فوجیوں کو لے جانے والے ٹرانسپورٹ طیارے کو نشانہ بنا کر مار گرایا اور طیارہ ایئربیس کے اندر گر کر تباہ ہوا اور اس میں سوار تمام امریکی فوجی واصل جہنم ہوئے۔

23 جولائی:

☆صوبہ ہرات کے ضلع شینڈنڈ میں جیش مہ کے علاقے میں افغان فوجیوں سے مجاہدین کی جھڑپیں ہوئیں، جس سے 3 ٹینک تباہ، 5 اہل کار قتل، جب کہ 4 مزید زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن، ایک جلسئی بندوق اور ایک بم آفگن غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ قندوز کے ضلع خان آباد کے مرکز میں کٹھ پتلی فوجوں کے ہیلی کاپٹر کو مجاہدین نے اس وقت مار گرایا، جب وہ بمباری کر رہا تھا اور ہیلی کاپٹر مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔

☆صوبہ غور کے ضلع تیورئی میں مجاہدین نے فوجی ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنا کر مار گرایا۔ ہیلی کاپٹر میں سوار اہل کار عملہ سمیت ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ غور کے ضلع تیورئی میں مجاہدین نے ضلعی مرکز اور چوکیوں پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 3 چوکیاں فتح، 28 اہل کار ہلاک، 18 زخمی، جب کہ مجاہدین نے مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ غور کے ضلع شہر کے باشندوں نے امارت اسلامی کے مجاہدین کی حمایت کا اعلان کیا۔ 2000 گھرانوں کے عوام مختلف النوع فوجی سازوسامان سمیت مجاہدین کے صفوف میں شامل ہوگئے۔ ان افراد نے 1000 کلاشنکوف، 30 ہیوی مشن گنیں اور 15 راکٹ لانچر سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان مجاہدین کے حوالے کر دیا۔

☆صوبہ فاریاب کے ضلع قولاش میں مجاہدین نے اہم حکومتی مراکز پر حملہ کیا جس سے ضلعی مرکز، پولیس ہیڈکوارٹر اور 11 دفاعی چوکیوں سمیت وسیع علاقے فتح، کمانڈر محمد نبی اور کمانڈر محمد رحیم موقع پر ہلاک، 3 اہل کار زخمی، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے 9 رینجر گاڑیاں، 10 موٹر سائکل، ایک مارٹر توپ، ایک ہیوی مشن گن، ایک راکٹ لانچر، 2 کلاشنکوف، ایک ایم 16 بندوق، 2 بڑے وائرلیس سیٹ اور 8 چھوٹے وائرلیس سیٹوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع نیش میں ضلعی مرکز، پولیس ہیڈکوارٹر اور آس پاس چوکیوں پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے 3 چوکیاں فتح، 25 اہل کار قتل، متعدد زخمی، 2 ٹینک و رینجر گاڑی تباہ ہوئے۔ مجاہدین نے 2 ہیوی مشن گن، ایک راکٹ لانچر اور 7 کلاشنکوفوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ پروان کے ضلع بگرام میں جارح امریکی فوجوں کے بکتر بند ٹینک پر بارودی سرنگ حملہ کیا گیا، جس سے ٹینک تباہ اور اس میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں بالاحصار نامی فوجی مرکز پر مجاہدین نے میزائل داغے، جس کے نتیجے میں **3 امریکی فوجی قتل** جب کہ متعدد کٹھ پتلی ہلاک اور زخمی ہونے کے علاوہ مرکز کو بھی نقصان پہنچا۔

24 جولائی:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں مجاہدین نے فوجیوں اور جنگ جوؤں پر لیزر گن کا حملہ کیا، جس سے اہم کٹھ پتلیوں کمانڈروں سمیت 18 فوجی ہلاک، جب کہ 9 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ فاریاب کے ضلع لولاش میں کمانڈر سمیت 14 اہل کاروں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ سرنڈر ہونے والوں نے ایک ہیوی مشن گن اور 12 کلاشنکوف بھی مجاہدین کے حوالے کر دیے۔

☆کابل شہر کے حلقہ نمبر 3 میں دہبوری کے علاقے میں امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہد نے کابل انتظامیہ کے انٹیلی جنس سروس اہل کاروں کی گاڑیوں کے کاروان کے درمیان بارود بھری گاڑی سے شہیدی حملہ سرانجام دیا، جس کے نتیجے میں 2 کوسٹر گاڑیاں مکمل طور تباہ ہوئیں اور ان میں سوار 37 مخبر اور انٹیلی جنس سروس اہل کار موقع پر ہلاک ہوئے

☆صوبہ غور کے ضلع شہر میں ایک ہزار خاندانوں نے مجاہدین کی حمایت کا اعلان کیا۔ ان باشندوں نے حاجی عبد الناصر کی سربراہی میں امارت اسلامیہ سے بیعت کا اعلان کیا۔

عبدالناصر نے 300 کلاشنکوف، 20 ہیوی مشن گن اور 2 مارٹر توپوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان بھی مجاہدین کے حوالے کر دیا۔

25 جولائی:

☆صوبہ بغلان کے ضلع مرکزی بغلان میں کٹھ پتلی فوجوں اور مجاہدین کے مابین جھڑپیں ہوئی، جس کے نتیجے میں 2 فوجی ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ سفاک جنگ جو کمانڈر زہر خور سمیت کئی جنگ جو ہلاک جب کہ متعدد زخمی اور دیگر فرار ہوئے۔

☆صوبہ پکتیا کے ضلع جانی خیل میں مجاہدین نے ضلعی مرکز، آس پاس چوکیوں اور پولیس ہیڈ کوارٹر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، اللہ تعالی کی نصرت سے تمام مراکز اور چوکیاں فتح ہونے والے وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 19 ہلاک جب کہ 16 گرفتار ہوئے۔ 7 فوجی ٹینک، 7 فوجی رینجر گاڑیاں، 40 کلاشنکوفیں، 7 راکٹ لانچر، 6 ہیوی مشین گنیں، 2 اینٹی ایئر کرافٹ گنیں، 30 گاڑیاں فوجی سازوسان وغیرہ غنیمت کر لیا گیا۔

26 جولائی:

☆صوبہ بدخشان کے ضلع تگاب میں ڈسٹرکٹ ہیڈ پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں متعدد اہل کار ہلاک اور زخمی، جب کہ 15 گرفتار ہوئے۔ 3 فوجی ٹینک، ایک رینجر گاڑی، 2 ہیوی مشین گنیں، ایک اینٹی ایئر کرافٹ گن، ایک ہینڈ گرنیڈ اور دیگر فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا گیا۔

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں امارت اسلامیہ کے رابط مجاہد نے امریکی غاصب فوجوں پر شب خون مارا، جس کے نتیجے میں 3 امریکی فوجی واصل جہنم ہوئے اور رابط مجاہد کو کٹھ پتلی غلاموں نے شہید کر دیا۔ تقبلہ اللہ

☆صوبہ قندہار کے ضلع خاکریز میں کرزال کے علاقے میں واقع اہم اور بڑے یونٹ پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ ہوا، جس سے یونٹ فتح، 4 ٹینک، 3 رینجر گاڑیاں تباہ، 70 اہل کار قتل، جب کہ 6 گرفتار ہوئے۔ مجاہدین نے ایک ٹینک، ایک اس پی جی 9 توپ اور 60 عدد ہلکے بھاری ہتھیار سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ میدان کے ضلع چک میں مجاہدین اور کٹھ پتلی فوجوں کے درمیان چھڑنے والی لڑائی کے نتیجے میں 3 ٹینک تباہ اور کمانڈر سمیت 7 اہل کار ہلاک جب کہ 5 زخمی ہوئے۔

27 جولائی:

☆صوبہ فاریاب کے ضلع جمعہ بازار میں جنگ جوؤں پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا گیا جس سے 2 ٹینک تباہ، اعلیٰ افسر سمیت 7 اہل کار قتل، پولیس چیف سمیت 15 اہل کار زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے ایک گاڑی، 2 اینٹی ایئر گرافٹ گن ایک مارٹر توپ، ایک راکٹ لانچر اور ایک کلاشنکوف سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ قندہار کے ضلع ڈنڈ میں امریکی ٹینک مجاہدین کی نصب شدہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ اور اس میں سوار غاصبین موقع پر قتل ہوئے۔

☆صوبہ پروان کے ضلع سیاہ گرد میں فوجی کارروان پر حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں 9 اہل کار ہلاک جب کہ 8 زخمی اور دیگر فرار ہونے کے علاوہ ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

28 جولائی:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں نہر سراج کے علاقے کے وزیر ماندہ کے مقام پر کٹھ پتلی فوجوں اور پولیس اہل کاروں کی چوکیوں پر حملہ ہوا، جس سے 3 ٹینک ایک موٹر سائیکل تباہ، 14 اہل کار قتل، جب کہ 9 مزید زخمی ہوئے۔

29 جولائی:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں فوجیوں، پولیس اہل کاروں اور سنگور جنگ جوؤں کے مراکز اور چوکیوں پر حملہ ہوا، جس سے اہم مرکز اور 2 چوکیاں فتح، 3 ٹینک، 2 گاڑیاں تباہ، 25 اہل کار ہلاک ہوئے۔ مجاہدین نے 4 راکٹ لانچر، 4 کلاشنکوف، ایک ہیوی مشن گن، ایک اینٹی ایئر گرافٹ گن، ایک رائفل گن، 2 کار مولی بندوق، ایک مارٹر توپ، 3 رات والے دوربین اور 6 وائرلیس سیٹوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

30 جولائی:

☆صوبہ قندہار کے ضلع خاکریز میں واقع اہم مرکز پر مجاہدین نے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، کرزال نامی یونٹ فتح، 5 ٹینک 2 رینجر گاڑیاں تباہ اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 70 ہلاک، جب کہ 6 گرفتار ہوئے۔ ایک ٹینک، 2 رینجر گاڑیاں، ایک ایس پی جی 9 توپ، 12 ہیوی مشن گن، 4 راکٹ لانچر، ایک مارٹر توپ، 25 کار مولی بندوق، 8 بم آفگن اور 3 وائرلیس سیٹوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا گیا۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع قرہ باغ میں مقامی جنگ جوؤں کی چوکیوں اور تازہ دم اہل کاروں پر مجاہدین نے حملہ کیا گیا، اہل کار ہلاک جب کہ 5 زخمی، ایک ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ ایک اینٹی ایئر کرافٹ گن، دو کلاشنکوفیں اور دیگر فوجی سازوسامان مجاہدین نے غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ غور کے ضلع تیورہ میں ضلعی مرکز کے قریب ہونے والے بم دھماکہ سے رینجر گاڑی تباہ اور اس میں سوار 15 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

31 جولائی:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں واقع کمانڈوز کے اہم مرکز پر حملہ ہوا، جس کے نتیجے میں یونٹ فتح اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 10 ہلاک ہوئے۔ ایک رینجر گاڑی، 2 ہیوی مشن گن اور 3 کلاشنکوفوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا گیا۔

☆صوبہ بغلان کے ضلع دوشی میں مجاہدین نے دشمن کے مراکز اور چوکیوں پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، جس میں 9 اہل کار ہلاک جب کہ 13 زخمی ہونے کے علاوہ 2 فوجی ٹینک بھی ہوئے۔

☆☆☆☆☆

زاہد مصطفیٰ

سعودی شاہ نے تعطیلات منانے پر سو ملین ڈالر زاُڑا دیئے۔ وزراء، مشیروں اور عزیزوں سمیت ایک ہزار افراد کے ہمراہ مراکش پہنچے تھے۔ فائیو سٹار ہوٹلوں میں کمروں کا یومیہ کرایہ دو لاکھ چالیس ہزار ڈالر، سومر سڈیز اور رینج روور کے علاوہ ایک سوستر لگژری گاڑیاں بھی کرائے پر لی گئیں۔

یہ آل سعود ہی ہیں جن کی بدبختی اور شقاوت قلبی کا شکار اہل ایمان ہی ہیں۔اہل صلیب سے ملکر مجاھدین اسلام کے خلاف ریشہ دوانیاں اور علمائے حق کو مسلسل اذیت میں مبتلا رکھنا ان بدبختوں کی سرشت میں ہے۔یہ 'قابضین حرمین شریفین' ہی ہیں جو اسلام کے خلاف چھڑی موجودہ صلیبی جنگ میں صلیبی لشکر کی صفِ اول میں کھڑے نظر آتے ہیں۔عالم اسلام کے کوچے کوچے سے صلیبی درندوں کے بھنبھوڑے ہوئے مسلمانوں کے جگر گوشے العطش و الاماں کی صدائیں دیتے دیتے لقمہ اجل بنتے رہے اور حرمین شریفین پر قابض ان مکروہ کرداروں کو اپنی عیاشی کی پڑی رہی۔ ان شاءاللّٰہ وہ دن دور نہیں جب حرمین شریفین ان بدبختوں سے پاک ہوں گے اور امت محمد علی صاحبھا السلام' ان چوروں اورلٹیروں کے مکر و فریب سے آزاد ہوکر فرائض اسلام اورامور دینیہ کما حقہ سرانجام دے سکے گی۔

''دہشت گردی'' کے خلاف امریکی جنگ کے دوران پاکستان کی قیادت کرنے والے دو جرنیلوں نے سوئٹزرلینڈ کے بنک میں کئی ملین ڈالر جمع کر رکھے ہیں۔ یہ انکشاف معروف تحقیقی صحافی جیمز ڈی کرکٹن نے کیا ہے۔ جیمز ڈی کرکٹن نے بتایا ہے کہ نواز شریف کی آف شور کمپنیوں کی تحقیق کے دوران اس پر یہ حیران کن انکشاف ہوا کہ سوئس بینک 'جولیس بیئر' میں اشفاق پرویز اور پرویز مشرف کے علیحدہ علیحدہ اکاونٹ ہیں۔ جنرل (ر) پرویز مشرف کا اکاونٹ 'سٹار ٹرسٹ کمپنی' چلاتی ہے۔ اکاونٹ میں اس وقت ۲۰ لاکھ ڈالر کی رقم جمع ہے۔ جب کہ اشفاق پرویز کیانی کے اکاونٹ میں کئی ملین ڈالر جمع ہیں۔ کرکٹن کے ذرائع نے اسے بتایا ہے کہ جنرل کیانی کے اکاونٹ کا نمبر ۵۸۳۱۰۶ ہے جب کہ پرویز مشرف کے سوئس اکاونٹ کا نمبر ۳۸۶۱۳۳۷ ہے۔

برطانوی سامراج ہندوستان سے جاتے جاتے مسلمانوں کے ساتھ ایک ایسا بھیانک مذاق کرگیا کہ وہ دن اور آج کا دن اہل ایمان ہیں کہ مرتے ہیں نہ جیتے ہیں۔سرکار انگلشیہ جاتے جاتے اقتدار کا ہما اپنے بٹ مینوں،جاسوسوں اور ٹاؤٹوں کےحوالے کرکے اس پروپیگنڈے کے غبارے میں ہوابھر گئی کہ''اب یہ دونوں خطے آزاد ہیں''۔ اہل بصیرت بخوبی جانتے ہیں کہ اس دن مسلمان آزاد نہیں ہوئے بلکہ یہ برطانوی سامراج سے ان کے دُم چھلوں کواقتدار کی منتقلی تھی۔خطہ پاکستان میں شروع دن سے بیورو کریسی نے جو کیا سو کیا مگر پاکستانی فوج نے جو اہل پاکستان پر مظالم کی تاریخ رقم کی وہ شاید ہی کوئی ہوشمند فراموش کرسکے۔طرفہ تماشا یہ کہ اپنے کو اس ملک کا محافظ اور سب سے بڑا خیرخواہ گردننے والے ان غداران اسلام اور غداران وطن نے آدھا ملک گنوا دیا اور باقی ماندہ سسک سسک کر جی رہا ہے

وفاقی وزیر داخلہ احسن اقبال نے عہدہ سنبھالتے ہی کالعدم شیعہ دہشتگرد تنظیم تحریک جعفریہ اور سپاہ محمد کے رہنماوں سے ملاقات کی۔

ملاقات میں سنی رہنماوں کی ٹارگٹ کلنگ،پولیس مقابلوں،شیعہ دہشتگردوں کے تحفظ اور عراق و شام میں فدائی بھجوانے جیسے معاملات زیربحث آئے۔ وفاقی وزیر نے ہر قسم کی شیعہ دہشتگردی سے آنکھیں چرانے اور ٹارگٹ کلرز کی رہائی سے متعلق یقین دہانی کرائی۔ ملاقات کے آخر میں نیشنل ایکشن پلان زندہ باد کے نعرے لگائے گئے اور پارہ چنار میں کسی بھی قسم کے آپریشن نہ کرنے کے مطالبات مان لیے گئے۔

برطانوی گورکھے جاتے جاتے اقتدار کا ہما اپنے ان دم چھلوں

کر سر پر بٹھا کر چلتے بنے کہ ان کے برطانوی راج میں گھوڑوں کے لید اٹھانے والے یہ چاکر کہیں ان کے اس نظام شیطنت کے خلاف بغاوت پر آمادہ نہ ہوجائیں۔ ۱۹۴۷ء سے لیکر آج تک اسٹیبلشمنٹ اور بیوروکریسی کے ان برطانوی غلاموں نے اسلام کے نام پر ہمیشہ اہلیان پاکستان کو ایک ایسے فریب میں مبتلا کیا کہ وہ دن اور آج کا دن اس بد نصیب خطے میں اسلام کیا غالب آتا، ایسے حالات پیدا کیے گئے کہ حقیقی اسلام کا نام لینا بھی جرم بن گیا۔ملک میں فحاشی اور گمراہ فرقوں اور ان کے غلیظ افکار کو پنپنے کےلیے بے پناہ سہولیات فراہم کی گئیں اور سرکاری سرپرستی کی گئی۔سیاسی جماعتوں کےہاتھوں کھلونا بنےہمارےاسلام پسند طبقات کو نہ جانے کب ہوش آئے گا کہ اسلام کی سربلندی کےلیے وہ اس دلدل سے نکل کر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے راستے پر گامزن ہوں گے۔

ترک اور چینی وزراء خارجہ کی ملاقات کے بعد ترکی نے شام میں برسرپیکار ترکستانی مجاہدین کی تنظیم 'حزب اسلامی الترکستانی' کو دہشت گرد قرار دے دیا۔

اس تنظیم میں تمام مجاہدین چین کے مقبوضہ مشرقی ترکستان سے تعلق رکھتے ہیں جس پر چین نے غاصبانہ قبضہ جما رکھا ہے۔المیہ یہ رہا ہے کہ ہمیشہ امت مسلمہ کواقتدار پر براجمان اہل ہوس نے اپنے شاطر دماغوں سے ایک گمراہ کن پراپیگنڈے کے ذریعے امت کی خیرخواہی چاہنے والوں اور اعلائے کلمتہ اللہ کی سربلندی کےلیے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کردینے والوں کودہشت گرد باورکرایا ہے۔یہ کوئی نئی بات نہیں،ہاں مگردکھ کی بات ضرور ہے کہ امت محمدیہ علی صاحبہا السلام کے سر پر مسلط بدبختوں کو تو اسلام کا خیرخواہ اور ہیرو بنا کر پیش کیاجائے اورجوشرق تاغرب اس امت کےدفاع اور اعلائے کلمتہ اللہ کےلیے مارے مارے پھرتے ہیں انھیں ''اسلام دشمن'' لکھا پڑھا اور پکارا جائے۔

بلوچستان میں پاکستانی فوج بنگلہ دیش کی تاریخ دہرا رہی ہے۔بی این ایم

قیام پاکستان کے ساتھ ہی پاکستانی فوج نے اہالیان پاکستان کے خلاف اپنی طاقت و گھمنڈ کا استعمال شروع کردیا۔ کبھی نفاذ شریعت کے داعی فقیر ایپیؒ و دیگر قبائل کے خلاف اس نوزائیدہ ریاستی فوج نے لشکر کشی کی تو کبھی اپنے حقوق کےلیے آواز اٹھاتے غیرتمند بلوچ قبائل پر چڑھ دوڑی۔تاریخ عالم نے ایک ایسا وقت بھی دیکھا کہ نہتے بنگالیوں پر توپیں اور ٹینک لیے،ان کی عفت مآب بیٹیوں کے سینے چاک کرتی یہ سپاہ مشرک ہندو فوج کے آگے ہتھیار ڈال دیتی ہے۔اور یوں عالم اسلام کی ایک بڑی ریاست اپنی ہی فوج کے ہاتھوں بخرے بخرے ہوگئی۔باقی ماندہ پاکستان میں بھی اب تک قبائل و بلوچوں کے ساتھ اس مکروہ کردار کی حامل سپاہ کا وہی رویہ ہے جو قیام پاکستان کے ساتھ ہی اس نے روا رکھا ہے۔گھامڑ دماغوں کے اس جیش نے قبائل و بلوچستان میں اپنی وحشت و سربریت کا جو ثبوت حالیہ عرصے میں دیا ہے اس کی مثال شاید ہی کہیں ہی ملے۔ صلیب کی حفاظت پر مامور اس بدبخت جیش ہی کا یہ مکروہ کردار ہی کے اثرات بد ہیں کہ آج لا الہ الا اللہ کے نام پر حاصل ہونے والا ملک دوسری بار ٹوٹنے کے قریب ہے۔جب کہ ان گھامڑ دماغوں کی گردن ہے کہ تنی ہی ہوئی ہے۔شایدیہ بھول گئے ہیں کہ ماضی قریب میں ان کے تکبر و اہل ایمان پر ظلم و ستم اور اسلام سے غداری کی سزا دیتے ہوئےاللہ رب العزت نے ان کو مشرک ہندوؤں کے تلوے چاٹنےپرمجبور کردیاتھا۔

فحاشی کو فروغ دینے کے لیے چینل خواتین کو میسج بھیجنے لگے۔ تعلیمی اداروں میں لڑکیوں سے ملاقاتیں۔اسلام آباد ہائیکورٹ میں مس ویٹ سمیت دیگر غیر اخلاقی پروگرامز کے خلاف درخواست سماعت کے لیے منظور

موجودہ دور میں میڈیا کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے

لگایا جا سکتا ہے کہ سوات میں کوڑے مارنے والی جعلی ویڈیو کوبنیادبناکرمیڈیانے اہل ایمان کے خلاف جس سطح پر پروپیگنڈہ کیا اور ذہن سازی کی کہ پوری دنیا میں ایک شور اٹھ کھڑا ہوا کہ فوری آپریشن کرو۔یوں ایک جعلی ویڈیو کی بنیاد پر سوات کے مسلمین کا قتل عام کیا گیااور ان کو گھربدرکردیاگیا۔یہ سارا کچھ محض ایک جعلی ویڈیوکی بنیادپرمیڈیائی پروپیگنڈےکاہی نتیجہ تھا۔ پاکستانی میڈیا ابتداسے ہی اسلام دشمنی میں پیش پیش ہے بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ میڈیا اسلام کےخلاف صف اول کا اتحادی ہے۔مسلمان معاشرے کی بنیادوں کو ہلانے کے لیے فحش وبےحیائی کافروغ بھی اس میڈیاکی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔اسی سلسلے میں اب مغربی این جی اوز،ملٹی نیشنل کمپنیوں اورمیڈیا کے ذریعے''مس ویٹ''نامی مہم شروع کی گئی ہے۔جس کےتحت عصری ودینی اداروں میں زیر تعلیم طالبات،گھریلو خواتین اورروزگارکے لیے باہر نکلنے والی خواتین کوخصوصی ٹارگٹ کرکے اُنہیں اس مہم میں شامل کرنے کی کوششیں ہورہی ہیں۔اس پروگرام کے منتظمین نے پاکستانی موبائل کمپنیوں کی ملی بھگت سے لاکھوں خواتین کے موبائل نمبرزحاصل کیے اوراُن پر اپنے پروگرام کی پروموشن کے لیے رابطے کیے جارہے ہیں۔ پاکستانی میڈیا کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اسلام کے خلاف اہل صلیب کی موجودہ صلیبی جنگ سے پاکستانی مسلمین کی توجہ ہٹا کر انھیں فحاشی و بےحیائی میں لگادیاجائے اوریہ سچ ہے کہ کسی حد تک میڈیااپنی اس اسلام دشمنی میں کامیاب نظر آتا ہے۔اہل بصیرت مومنین کو یقیناً اس کا احساس ہوگا۔میڈیا کو اس شیطنت سے فقط اسی طریقے سے ہی روکاجا سکتا ہے کہ اس کے مقابل ان پر اسی زور سےوارکیاجائے۔

سی پیک کے سیکورٹی اخراجات عوام برداشت کریں گے۔

جاہلیت جدیدہ میں جس طرح ملکوں پر قبضے اور انکے وسائل لوٹنے کے نئے نئے طریقے وضع ہورہے ہیں اور ان کےلیے راہ ہموار کرنے کے جو نت نئے بہانے تراشے اور پروپینگڈے کیے جارہے ہیں،پاکستان وچین کامجوزہ منصوبہ جو سی پیک کے نام سے ابھر کر سامنے آیا ہے یہ بھی انھی میں سے ایک ہے۔فرق صرف اتنا ہے کہ اب امت کے وسائل لوٹنے کاٹھیکہ یورپ و امریکہ سے واپس لےکر چین کو دیاجارہا ہے۔جہاں تک اس منصوبے سے ترقی کے گنوائے گئے ثمرات کی بات ہے اور جس کاسرکاری سطح پراتناشورمچایاگیا ہےکہ ایک عام آدمی کی عقل دنگ رہ جاتی ہے،سوائے اس کے اورکچھ بھی نہیں کہ یہ فقط جھاگ ہے اور پاکستانی عوام کواس کی حقیقت کا ادراک اس وقت ہی اب ممکن ہوپائے گاجب یہ ترقی و خوش حالی کاجھاگ بیٹھےگامگر اس وقت بہت دیر ہو چکی ہوگی اور ٹھیکےدارسب لےجا چکاہوگا۔

کوئی سیاست دان، کوئی حکمران اس وقت تک ملکی خزانہ نہیں لوٹ سکتا،جب تک پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ اور بیوروکریسی تعاون نہ کرے۔مولانا فضل الرحمان

یہ ایسے فردکی گواہی ہے جو امت کے وسائل پر قابض چوروں اور لٹیروں کا شروع دن سے حامی ومددگار رہا ہے۔ عوامی خیرخواہی کا طفلانہ نعرہ لیے چہرہ بدل کر پاکستانی تاریخ میں جو بھی چور اور لٹیرا مسند اقتدار پر قابض ہوا ہے ان صاحب نے سب سے پہلے اسے صادق و امین کا لقب دیا ہے۔گوکہ مولانا نے سچائی بیان کی ہے کہ ریاست پاکستان کےکرتا دھرتا اصل میں اسٹیبلشمنٹ اور بیوروکریسی ہی ہیں اور آج تک اس ملک کے وسائل لوٹنے سے لےکرعامتہ الناس کے سرکاری سطح پر قتل عام اور ملک دو لخت کیے جانے میں بنیادی کردار اسی اسٹیبلشمنٹ اور بیوروکریسی کا ہی ہے مگر یہ بھی سچ ہے اور پوراسچ یہی ہے جو مولانا نے جان

بوجھ کر نہیں بولا کہ یہ سیاست دان ہی ہیں جو اس لوٹ مار میں ان کے ممد ومعاون بنتے ہیں اور خود مولانا ان چوروں اور لٹیروں کے دائیں بازو بنتے اور انھیں سند جواز بخشتے ہیں۔

امریکی ریاست ٹیکساس کے میئر نے کہا ہے کہ طوفان کی تباہ کاریوں کے ازالے کے لیے ۱۸۰ ارب ڈالر کی ضرورت ہے۔خادم الحرمین شریفین نے کہا ہے کہ ہر قسم کی امداد دینے کے لیے تیار ہیں۔قطر نے امریکہ کو ۳۰ ملین ڈالر اور عرب امارات نے ۱۰ ملین ڈالر امداد دینے کا اعلان کیا۔

قابضین حرمین شریفین اورعرب شاہوں کی شقاوت قلبی ایسی کہ امت صلیبیوں کے لگائے گئے زخموں سے چُور چُور ہے اور ان بدبختوں کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی،الٹا اہل اسلام کو مزید کچوکے اور انھیں کاری ضربیں لگانے کےلیے اہل صلیب سے گاڑھے یارانے اور انھیں ہر سطح پر زمینی و فضائی سہولیات سے لیکر کرائے کے مفتیوں سے فتاوی تک مہیا کیے جارہے ہیں۔اور سخاوت ایسی کہ مسلم سرزمینوں پر بھوک و افلاس کا عفریت ہے کہ تھمنے میں نہیں آتا الا یہ کہ معاشی طور پر مضبوط ممالک ان کی مدد کو آگے آئیں تاکہ امت مسلمہ خوشحالی کے ساتھ زندگی بسر کرسکے مگر عالم اسلام کے وسائل پر جونک بن کر پلنے والے ان قابضین حرمین شریفین کو اگر امداد کا خیال آتا بھی ہے تو ان یہود و ہنود اور بدبخت نصاری کےلیے کہ جو اسلام پر مدت گزری ایک نئی صلیبی جنگ چھیڑ چکے ہیں

یہودی مذہبی پیشوا نے کہا ہے کہ اردگان ہمارے لیے "بن گوریان" (سابق صیہونی قائد) سے بہتر ہے کیونکہ اس نے القدس پر ہمارے حق کا اعتراف کیا ہے۔

اس سے بڑھ کر امت کی بدنصیبی اور کیا ہوگی کہ امت کی ترجمانی کے دعوے دار اور اس کے سروں پر مسلط ان صلیبی ٹاوٹوں کو امت اپنا ہیرو گردانتی پھرے۔پھر یہ ان اسلام پسند اورامت کو "جگانے" کے دعوے داروں کے منہ پربھی ایک زناٹے دارتھپڑ ہے کہ جس کےدفاع میں اور جسے ہیروبناکر پیش کرنےمیں انھوں نے کوئی کسرنہ اٹھا رکھی ،وہی اس امت کا سب سے بڑا خائن نکلا۔بھلا ارض بیت المقدس اور خودالقدس پر منحوس یہودیوں کی جو اجارہ داری تسلیم کرے اس سےبڑھ کر بھی امت کے سینے میں خنجر اتارنےوالا کوئی ہے؟

الجزائری ریٹائرڈ فوجی افسر نے اعتراف کیا ہے کہ ہم خود دھماکے اور قتل وغارت کرتے تھے اور اس کا الزام اسلام پسندوں پر لگا کر ان کو پکڑتے تھے۔

گو کہ یہ انکشاف نیا نہیں،ایسے حیرت انگیز انکشافات مسلم سرزمینوں پر قابض طواغیت کے کچھ پرزے جب تھک ہارکرگھربیٹھتے ہیں تو ان کے مردہ ضمیر میں غیرت وحمیت اورسچائی کےکچھ جرثومے انھیں اس بات پر مجبورکر دیتے ہیں کہ وہ امت کے ساتھ کیے گئےطاغوت کے اس مکروہ کھلواڑکوبے نقاب کردیں۔مگر یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ کسی کام کے نہیں رہتے اور میڈیا تک انھیں ایک چلا ہوا کارتوس سمجھ کر ان پر تھوک دیتا ہے۔ایسے ہی انکشافات پاکستانی فوج کے کچھ افسران بھی کرچکے ہیں۔اورایسا ہی انکشاف پاکستانی فوج سے بغاوت کرنے والے ایس ایس جی کمانڈو مدثر اقبال نے بھی گزشتہ دنوں کیا۔جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی۔ مدثر اقبال نے اعتراف کیا کہ وہ اُن کمانڈوز میں شامل تھا جنہوں نے آرمی پبلک سکول پشاورمیں حملے کے بعد وہاں جوابی کارروائی کی اوراس جوابی کارروائی کے دوران جب تمام مجاہدین کو شہید کردیاگیا تومشن کمانڈر میجر جواد کے حکم پر ہم نے وہاں موجود تمام بچوں کو بھی خود ہی قتل کیا۔تاکہ اس کا الزام مجاہدین پر لگایا جائے اوراے پی ایس میں بچوں کا قتل عام میڈیا کے ذریعے جہاد اور مجاہدین کوبدنام کرنے کی بھیانک سازش ہی تھا۔

☆☆☆☆☆

محبت کی ہوا بن کر، کرم کے پھول برساؤ

محبت کی ہوا بن کر، کرم کے پھول برساؤ!
چمن والو! بہارِ جاں فزا کی رُت میں ڈھل جاؤ
خزاں ہے، ہر طرف صیّاد ہیں، سازش کے جالے ہیں
سبھی ہیں منتظر، اے پنچھیو! تم کب پھسل جاؤ
کرشمے بجلیوں کے، عکس اور آواز کے جادو
کہ چھوڑو شہہ سواری، بس کھلونوں سے بَہل جاؤ
زماں بدلا، زمیں بدلی، مکاں بدلے، قَریں بدلے
مرے دل کے مکینو! یہ نہ ہو، تم بھی بدل جاؤ
اندھیرا چھا گیا اک مغربی برقاب سے مَن میں
بڑھا دو ذِکر کی لو، نُور کی رَہ پر نکل جاؤ
اگر شفاف ہے آئینہ دِل، پھر فِتن کیسے؟
زمیں سے باعمل گزرو، فلک کو باأمل جاؤ
جو خود گرداب ہیں وہ کشتیاں کو کیا ترِائیں گے؟
کہ موجِ صدق بن کر ساحلوں پر تم اُچھل جاؤ
صلیبی جنگ سے غافل بھی، محوِ شُغل بھی، گویا
کہ مچھر چھان لو، اُونٹوں کو سالم ہی نِگل جاؤ؟!
بُجھانا چاہتی ہیں آندھیاں جس شمعِ ایماں کو
تمھیں اُس کی حفاظت کے لیے بِالشّوق جل جاؤ
برائے غاصباں اک سنگِ آتش ریز ہو رہنا
برائے عاصیاں لیکن... بنو شمع، پگھل جاؤ
رہیں جذبات تابعِ عقل کے، اور عقل شَرع کے
ہے اک سازش کہ تم جذبات میں بہہ کر کچل جاؤ
تمھیں پھسلے اگر تو قافلے والوں کا کیا ہو گا؟!
امیرِ کارواں! اَوروں کی خاطر ہی سنبھل جاؤ
شکاری ہو مجھے گر تم، تو تاکو ہاتھی والوں کو
کہ کچلو سانپ کو سر، مَت لکیروں پر مچل جاؤ
شریعت جب نہ ہو تو پھر یہ طبلِ جنگ فتنہ ہے
کہیں بہتر ہے ریوڑ لے کے جنگل کو نِکل جاؤ!

انجنیئر احسن عزیز شہید رحمہ اللہ

ہمیں زندگی اتنی عزیز نہیں کہ اس کے لیے اپنے دین کو چھوڑ دیں

”دس سال ہو چکے ہیں، ہمارے غیور مجاہدین ایک مقدس ہدف کے لیے ظالم اور قابض دشمن کے ساتھ جہاد میں مصروف ہیں اور ہر روز قربانیاں دے رہے ہیں۔ انہوں نے مادی لحاظ سے دنیا کی سب سے بڑی اور مغرور طاقت کو اللہ تعالیٰ کی نصرتِ کاملہ کے ساتھ شکست کے دہانے پر کھڑا کیا ہوا ہے۔ مجاہدین نے ان کے ہزاروں فوجیوں کو قتل، زخمی اور بے شمار کو دائمی اپاہج بنادیا ہے اور نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا کیا ہے، نتیجتاً ان کے اپنے عوام ان کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور اب امریکی اور یورپی عوام اس بات کے لیے تیار نہیں کہ وہ افغان جنگ کو طول دیں اور اپنے مارے جانے والے فوجیوں کے مزید تابوت دیکھیں!!

یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ افغانستان اورامت مسلمہ کے مستقبل کے بارے میں اس اہم موقع پر ہم سے اور آپ سے خدمت لی گئی اور اسلام کے بہت بڑے دشمن کو ہمارے ہاتھوں سے زیر کیا گیا۔ ان تمام حساس حالات اور مواقع پر مجاہدینِ اسلام کو یہ پیغام ہے کہ وہ ان تمام کامیابیوں کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی مدد اور اپنی قوم کی بے پناہ قربانی کا نتیجہ سمجھیں۔ کسی کے ساتھ ظلم نہ کیا جائے، اسلحے کے زور پر کسی کو دھمکی نہ دی جائے، بیت المال کی پوری احتیاط کی جائے، اپنے بڑوں کی مکمل اطاعت کی جائے اور وہ کام جن کا مطالبہ نفس اور خواہشات کرتے ہیں، ان سے اجتناب برتا جائے۔

ہمارے دشمنوں کو اچھی طرح یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہم اُن کے سامنے ہوائی باتیں نہیں کررہے ہیں اور نہ ہی کوئی بڑھک مار رہے ہیں، بلکہ ہم واقعتاً ان کو مسئلے کی حقیقی اور سچی راہ کی طرف بلا رہے ہیں، اور وہ راہ یہ ہے کہ: جب تم نے پہلے دن افغانستان پر حملہ کیا تو ہماری بات کو یا تو تم نے سنا نہیں یا پھر اسے دشمن کے موقف سے تعبیر کرکے اس سے اعراض کیا، لیکن اب تم نے دیکھ لیا کہ دس سال تک تم نے بے منزل سفر کیا ہے، اپنے وسائل ضائع کیے ہیں، خون بہایا ہے، لیکن کوئی پیش قدمی نہیں کر سکے۔ اب تم امریکہ اور افغانستان کے موجودہ حالات کا دس سال پہلے والے حالات سے کس طرح موازنہ کرو گے؟ اگر اپنے آپ کو اور دنیا کو دھوکا نہ دو تو یقیناً اس بات کو مانو گے کہ یہ دونوں ممالک سابقہ ادوار کے برعکس بہت زیادہ تنزلی کا شکار ہوئے ہیں، اور اگر افغانستان کے حوالے سے تم اب بھی بون کی طرح کی بے فائدہ کانفرنسوں اور اپنے جرنیلوں کی بڑھکوں کو سنو گے تو یقیناً مزید تباہی کی طرف گامزن رہو گے!

ہماری قوم اغیار کے سامنے سرنگوں ہونے والی قوم نہیں، اپنے عقیدے اور موقف سے پسپائی اُسے قبول نہیں، ہمیں زندگی اتنی عزیز نہیں کہ اس کے لیے اپنے دین کو چھوڑ دیں، بلکہ ہماری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے تھی اور ہے۔ ہم اللہ کی راہ میں قربانی پر خوشی اور فخر محسوس کرتے ہیں، لیکن تم وسعت طلبی، مال اور پیسوں کے لیے لڑتے ہو۔ تمہارے فوجی لڑتے ہیں مگر ان کے پاس قوتِ ارادی نہیں، وہ جلد ہی اپنا مورال گرادیتے ہیں کیونکہ ان کا تمام تر بھروسہ اسلحے اور وسائل پر ہے۔

مصدقہ معلومات کی رو سے گزشتہ دس برسوں میں تمہارے لاکھوں فوجی افغانستان آئے اور گئے لیکن ان کے مقابلے میں وہی پہلے دن والے طالب اور مجاہد لڑ رہے ہیں، وہ ابھی تک تھکے نہیں اور نہ ہی حواس باختہ ہیں۔ تو اب تمہارے پاس ایک ہی راستہ ہے، اور وہ یہ کہ یہاں سے اپنے تمام فوجیوں کو جلد از جلد نکال لو، یہی تمہارے مفاد میں ہے، یہ ملک اور یہ سرزمین اس قوم کے بچوں کے لیے چھوڑ دو، یہ سرزمین افغانوں سے تعلق رکھتی ہے، یہاں پر نظام بنانا اور اس کی تشکیل افغانوں کا کام ہے“۔

عید الاضحیٰ ۱۴۳۲ھ کے موقع پر امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ کے جاری کردہ پیغام سے اقتباس